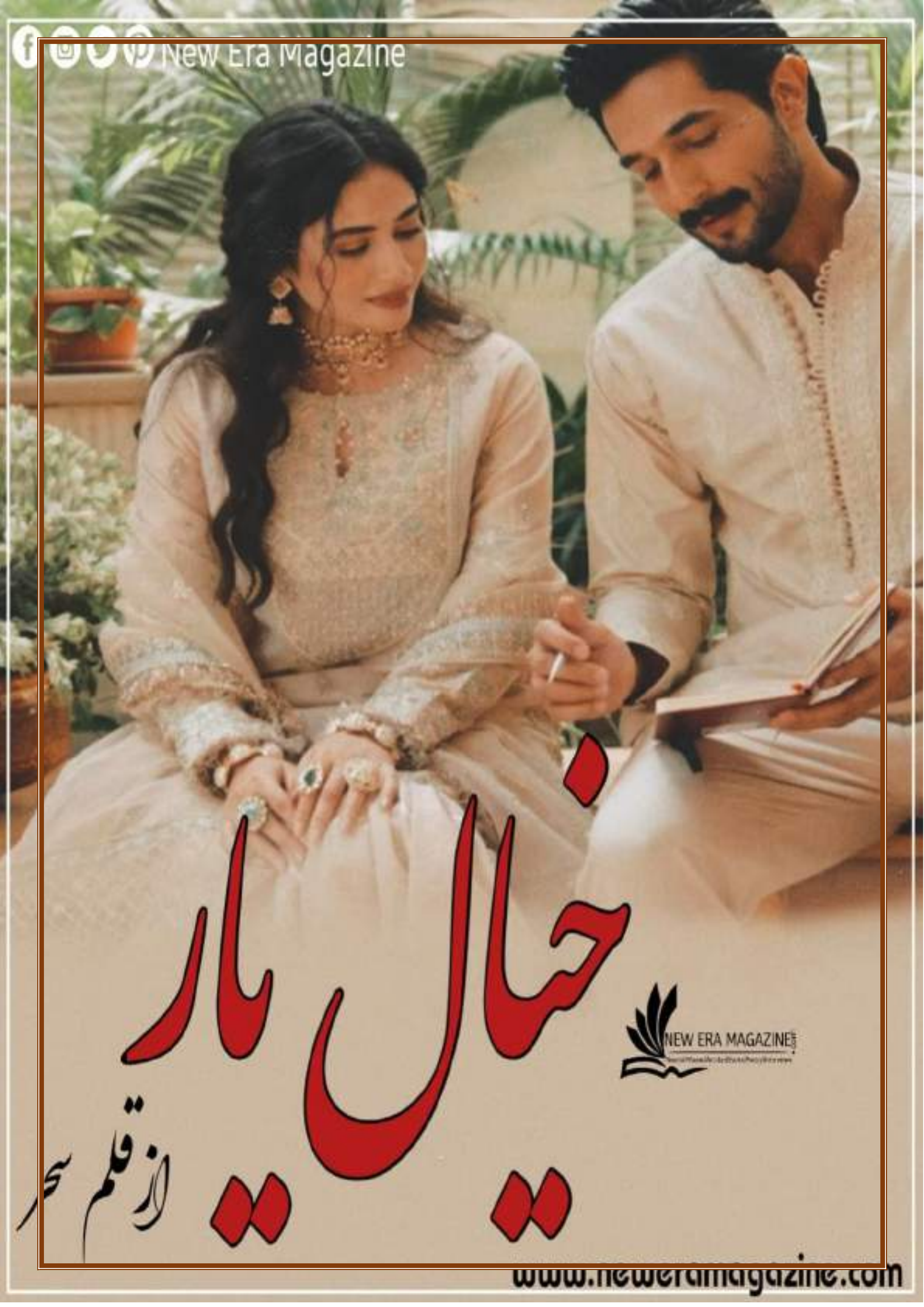
New Era Magazine
خیال یار
از قلم سحر
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

خیال یار

از سحر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یار کیا مسئلا ہے سونے دے مجھے اس نے غصے سے کہا کوئی اسکو گہری نیند سے اٹھائے

اسکو پسند نہیں تھا

ابے یار اُٹھا جا دیر ہو گئی ہے کالج سے آج پہلا دن ہے کالج کا تیمور نے کہا

وہ اٹھنے کا نام ہے نہیں لے رہا تھا اُٹھا رہا ہے یا میں پانی ڈالوں تم پہ اب کی بار تیمور نے

غصے

سے کہا

اچھا نہ اٹھا رہا ہوں وہ منہ بنا کے اُٹھا اور چلا گیا واش روم میں وہ اپنے والدین کی اکوتی اولاد

تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ جہاں وہ خوبصورت تھا ہینڈسم بھی تھا جہاں بھی جاتا تھا

ہر نظر اسکو ہی دیکھتی تھی اور وہ کس کو بھی اپنے خاطر میں نہیں لیتا تھا

پر ایک کمی تھی اس میں وہ پڑھانے میں اچھا نہیں تھا

دو سال سے فیل ہو رہا تھا اور اسکو کس بات کی پرواہ نہیں تھی

سارے کالج کی لڑکیوں کا وہ آئیڈیل تھا کرش تھا پر وہ بے نیاز تھا

وہ اپنی ہی دنیا میں رہتا تھا جہاں بس وہ تھا اور اُسکی بے نیازے

پر وہ نہیں جانتا تھا اُسکی لیے اوپر کچھ اور ہے فیصلہ ہو چکا ہے

وہ باہر آیا نقل کر کے بولا پہلا دن ہے کالج کا ہو و تیرا ہو گا میرا نہیں گدھے

اری ہاں یار میں تو بھول گیا تھا 2 سال سے فیل ہو کے تو تو وہیں کا چوکیدار بن گیا ہے

تیمور نے کہا بس اب چُپ زیادہ نہ بول اب شاہ جہان نے کہا

ہاہا تیمور ہنسا اس پہ ناشتا کر کے چلیں تیمور بولا

نہیں وہاں جا کے کریں گے یار شاہ جہان بولا

اری ہاں

یار وہ بچاری لڑکیاں تو رو رہی ہو گی یار تیمور بولا

بھڑ میں جائے مجھ کیا اُن سے اس نے بے نیاز سے کہا اور گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھ گیا

عجیب انسان ہے یار تو بھی سمجھ نہیں آئی تیری مجھ لڑکیا تم پہ مرتی ہیں تم گاس بھی نہیں ڈالتے اُن پر عجیب بے

نیازے ہے تیری لڑکے تو ٹائم پاس کرتے مزے کرتے تو تو اپنی ع دُنیا میں رہتا ہے

اتنے سال سے وہاں ہے تو ایک گرل فرینڈ نہیں تیری میں ہوتا تو اب تک سنچری کر چکا ہوتا

گرل فرینڈ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی تیمور نے کہا

یار مُجھ نہیں شوق ان فضول کام کا میں اپنی لائف میں ایسے ع خوش ہوں کھاؤ پیوں

مستی کرو سکون سے رہو بس 4 دن کی زندگی ہے عاش کرو یہ لڑکی بازی یہ ٹائم پاس

میں کیا رکھا ہے شاہ جہان بولا

یار تو کہیں کس سے محبت تو نہیں کرتا تیمور نے کہا

پاگل سمجھا ہے کیا مجھے تم نے میں اور محبت ان سب فضول کام کی کوئی جگہ نہیں ہے

میری لائف میں سمجھا تو شاہ جہاں نے کہا

اگر کبھی بھی تُجھ ہو گئی تو پھر کیا کرے گا تو تیمور نے کہا

میری شکل پر کیا تُجھ لکھا ہوا نظر آ رہے ہے کے میں پاگل یا بے وقوف ہو بتا ذرا شاہ

جہان بول

یار محبت کہیں بھی کبھی بھی ہو سکتی یار اور تیمور نے کہا

میں بس چُپ تو تو ایسے کہے رہا ہے جیسے تو واقعی کس سے پاگلوں کی طرح کر چکا ہے

محبت جیسے مُجھ تیرا پتہ نہیں نہ روز تو تو نئی لڑکی ساتھ ہوتا ہے شاہ جہان بولا

یار میں نے کب کہا میں محبت کرتا ہوں کس سے میں تیری بات کر رہا ہوں کے کیا پتہ تجھ ہو جائے کس سے اور کل جو ہوا تھا میں بہت ڈر گیا ہوں یار اگر جو کچھ اس فقیر نے کہا تھا وہ سب سچ ہو گیا تو تیمور بولا

کچھ میں نہیں ھوتا یار ایسے فضول لوگ بہت ھیں اس جہان میں شاہ جہان نے کہا

ڈارمے باز تھا کوئی چھوڑ اس بات کو پکڑ کر ہی بیٹھ گیا ہے شاہ جہاں نے کہا

تو نہیں یار وہ کوئی ایسا ویسا تو نہیں لگا رھا تھا کم سے کم مُجھ تیمور نے کہا

چھوڑ نہ ختم کر اب شاہ جہاں نے کہا گاڑی کالج کے قریب تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

=======//========

بابا یہاں کیوں آ گئے آپ عائزہ نے کہا بیٹا آج تمھارا پہلا دن ہے کالج کا تو دعا کرا لیں بابا جی سے رحمن صاحب نے کہا پر بابا میں جب بے آئی ہو

وہ ہوتی نہیں ہیں عائزہ نے کہا

ہاں بیٹا وہ گئے ہوئے تھے نہ حاضری پر رحمان صاحب نے کہا

بابا وہ نے حاضری دیتے ہیں عائزہ نے کہا

ہاں بیٹا تم نہیں سمجھ گئی ابھی چلو اب اُن سے دعا کریں تمہارے لئے وہ بولے

جی بابا اس نے کہا

اور اندر چلے گئے حاضری دے کر وہ بابا جی کے پاس آئے

السلام علیکم بابا جی

وعلیکم السلام کیسے ہو رحمان بابا جی نے کہا

میں اللہ تعالی کا کرم ہے آپکی دعا ہے سب ٹھیک ہے بس اسکا پہلا دن تھا کالج کا تو آپ

سے دعا کرنے کی آیا اسکو سلام کرو بیٹا بابا جی کو رحمان صاحب نے کہا

السلام علیکم بابا جی وہ بولی

وعلیکم سلام بیٹا کسی ہو کیا نام ہے آپکا بابا جی بولے عائزہ

نام ہے اسکا بابا جی دو بار پہلے بھی لیا تھا آپ تھے نہیں یہاں پر

آج اسکا پہلا دن ہے کالج میں آپ دعا کریں اسکو کے اسکا نصیب اچھا ہو لوگ تو عیب

دیکھتے ہیں میری بیٹی کا دل نہیں

آج یہ کہہ رہی تھی کہ میں پہلے بھی آئی ہو پر تھے ہی نہیں رحمان صاحب بولے

بیٹا ہر چیز کا ہر ملاقات کا وقت ہوتا ہے آپکا تو نام ہی اتنا پیارا ہے جتنی آپ خود آپکو وقت

وہ دیگا بیٹا کے آپ نے سوچا بھی نہیں ہوگا

اب ہر آنکھ مجنوں تو نہیں ہوگی نہ رحمان لیلا کو تو بس مجون ہی عشق کرتا ہے نہ بابا جی

نے کہا

اوپر دیکھنے لگ گئے بابا جی

آپ اسکو دعا کر دیں رحمان صاحب نے کہا

اسکو کیا ضرورت دعا کی یہ خود کس کی دعا ہے پھر اسکے سر پے ہاتھ رکھ ک کچھ پڑھا جائو

بیٹا وہ انکو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

اسکے بابا بھی چُپ ہو گئے تھے

جی کہے کے وہ دونوں باہر چلے گئے

اتنے میں ایک شخص آیا وہ سلام بابا جی

وعلیکم اسلام دو خبر کیسا ہے اب وہ طبیعت سہی ہوئی اُسکی بابا جی نے پوچھا

اس سے کچھ تو سہی ہیں پر غصہ نہیں جا رہا ہے انکا ہر وقت بول رہے ہیں

ایسے تو وہ ہیں اب کیا ہوا انکو وہ در گزر کرنے والے ہیں بابا جی مُجھ ڈر لگ رہا ہے اس

لڑکے کا کے کہیں وہ واقعی نہ برباد ہو جاے اس آدمی نے

پریشان ہو کے کہا

ہر بات میں اُسکی رضا ہوتی

ہے ہری چیز میں اُسکی کوئی نہ کوئی مصلحت ہے کوئی پتہ نہیں ہیل سکتا اُسکی مرضی کے

بنا بابا جی اسکو دور جاتے دیکھا اور کہا

عشق لیلیٰ وچّ مجنوں کامل کھڑا لیلیٰ یاد کریندا

بارہ سال جنگل دے وِچ چَم بدن کھڑا سُو کیندا

سگ لیلیٰ دا جاں باہر آیا پَیا مجنوں پَیر چُمیندا

صادق عشق فرید جنہاں دا جیندیں موئیں توڑ نبھیندا

)خواجہ غلام فرید(

ترجمہ:

لیلیٰ کے عشق میں مکمل طور پر فنا مجنوں (قیس) لیلیٰ کو یاد کرتا رہتا

بارہ سال اسی طرح جنگل میں کھڑے اس کے بدن کی کھال سوکھ گئ

جب لیلیٰ کا کتا باہر آتا تو مجنوں اس کے پیر چومتا

اے فرید! جس کا عشق سچا ہوتا ہے وہ زندگی اور موت دونوں میں ساتھ نبھاتا ہے

اس نے پیچھے مڑ کے بابا جی کو دیکھا وہ مُسکرا رہے تھے

کچھ تھا اُنکی باتیوں میں اُنکی سکراہٹ میں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی پھر آگے چلی گئ

بابا جی نے اوپر دیکھا ایک ٹھنڈائی آہ بھری اور اس شخص کو کہا جو ہوتا سب اُسکی رضا ہے

ہم تو بس ایک تماشائی ہیں ہم نے بس دیکھنا ہے اور راستہ دیکھنا ہے پھر ذکر کرنے لگیں

وہ

اُس شخص نے دور جاتی لڑکی کو دیکھا پھر بابا جی کو اور سوچا کچھ تو ہے جو ہونے والا ہے پر میری سمجھ سے باہر ہے ابھی

""""""""""""""""+++++++""""""""""""""""""""

وہ اپنی سوچ میں گم جا رہی تھی کل جو ہوا وہ سوچ پھر بابا جی نے بولا بات سمجھ میں اسکو کچھ نہیں آرہا تھا

دماغ کہیں تھا وہ خود کہیں

اور تھی ہوش اسکو تب آیا جب اُسکی ٹکر ہوئی اف اللہ کہے کر اس نے یہاں وہاں دیکھا پھر نیچے اپنی بوکس اُٹھانے لگ گئی

وہ بوکس اُٹھا کے اُس نے ایک نظر اُس لڑکے کو دیکھا جو اسی کو ہی دیکھا رہا تھا غلطی اُسکی تھی سوری کہا

اور اپنی کلاس کی طرف چلی گئی وہ پر وہ نہیں جانتی تھی وہ کس کے ہوش اُڑا کے آئی ہے

شام تک وہ اُن ہے خیال میں گم تھی

+++++++++++++++++

اوئے کیا ہو گیا کہاں کھو گیا تو تیمور نے اسکو ہلا کے پوچھا

وہ کھویا ہوا سا تھا میں تم سے بات کر رہا ہو شاہ جہاں کہاں ہو تم وہ جیسے اس سے دنیا سے باہر آیا تھا

ہاں میں یہی ہو یار وہ کون تھی ویسے شاہ جہاں نے کہا

پتہ نہیں شاید کوئی نئی ہے پر تم کیوں پوچھ رہے ہو یار اور حیرت ہے تم نے اسے کچھ کہا

کیوں نہیں تم بہت بے عزت کرتے ہو اُس جیسی لڑکیوں کو آج کیا ہوا پھر بھائی میرے تیمور نے کہا

وہ خود حیران تھا اس میں کیا چیز تھی اُس میں جو اسکو اپنی طرف کھینچ رہی تھی وہ کھویا ہوا تھا

تیمور گھور کر اسکو دیکھا وہ سہی نہیں لگا اسکو یار کیا ہو گیا ہے تجھے سہی تو ہے تو تیمور نے کہا

ہاں سہی ہو ہوں میں یار بس عجیب سی نہیں وہ یار چادر میں یہاں کون آتی ہے ایسے چادر میں شاہ جہان نے کہا

اُوئے ہو گئی کوئی غریب گھر کی مڈل کلاس کی

ہمیں کیا یار تیمور نے کہا

ہاں پھر یہاں کیس آ گئی وہ لگ بھی ایسی رہی تھی وہ شاہ جہاں نے کہا

چھوڑ نہ یار کیوں سوچ رہا ہے اسکا اتنا چل کلاس میں چلے ہم اور اسکو ہاتھ سے پکڑ کے لے گیا

وہ پر شاہ جہان کے خیال سے گئی نہیں وہ لڑکی سارا دن اسکا چہرہ اُسکی آنکھوں میں رہا سانولی سی پر عجیب سی ایک کشش تھی

اُس میں آنکھیں جیسے کچھ کہہ رہی ہوں پر سمجھ نہیں آیا ایسا تھا کیا اُسکی آنکھوں میں سارا دن وہ کھویا سا رہا ہے بات تیمور نے بھی نوٹ کے پر چُپ رہا وہ

++++++++++

اسلام علیکم جناب بابا جی نے اندر آ کے کہا

وعلیکم اسلام آپ نے کیوں تکلیف کی مجھ کہتے اپ میں حاضر ہو جاتا سرکار الٰہی بخش نے کہا اور اُٹھا بیٹھا

ارے نہیں آرام کرو تم بھائی ہم تو تمہاری طبعیت پوچھنے آئے ہیں کیسے ہو اب تم زخم سہی ہوا تمھارا بابا جی بولے

کچھ زخم کبھی نہیں بھرتے بابا جی اُسکی بات کا زخم نہیں بھر سکتا اسکا چہرہ آ جاتا ہے سامنے جب بھی زخم میں درد اُٹھتا ہے تو الٰہی بخش نے کہا

ہر چیز میں ایک مصلحت ہوتی ہے یار کیا پتہ یہ چوٹ تیری بھی آزمائش ہو اُسکی بھی تیرے لیے بھی کچھ رکھا ہو اس درد میں اسکے لیے بھی وہ کس نے خوب کہا ہے

،-----)جی ڈوہلا میرے دکھ وچ

++++راضی تی میں سکھ نوچو لہے پاوان

درد بے شک انسان دیتا ہے پر آزمائش ربّ کی طرف سے ہوتی ہے یار

سب اسکا ہے ہم بس ایک کٹ پُتلی ہیں ڈورِ اسکے ہاتھ میں ہیں

یہ سب ایک مصلحت ہے ایک رضا ہے ایک بہت بڑی کہانی ہے

تو اس کردار کیا حصہ ہے بس اب یہ تُجھے سوچنا ہے کے تو کیا کردار ادا کرے گا ابھی تو کچھ نہیں سمجھ رہا پر وقت آنے پر سمجھ جائے گا پر ایک بات یاد رکھنا

طاقت پر کبھی غرور مت کرنا جو بھی آئے مانگے دے دینا منع نہیں کرنا جو بن سکے دے دینا اسکو بابا جی نے کہا

الٰہی بخش سوچ میں پڑ گیا اچھا اب ہم چلتے ھیں ہمارا جو کام تھا کر دیا ہم نے بابا جی نے کہا

اور اُٹھا کھڑے ہوئے

وہ بابا جی آپ کچھ لیں تو میں کھانا تیار کرتا ہو الٰہی بخش نے کہا

نہیں ہم تم سے وقت آنے پر لیں گئے پر ایک سوالی آئے گا اسکو لوٹا مت دے دینا اسکو

بابا جی نے کہا اور چلے گئے پیچھے الٰہی بخش کو سوچ میں ڈوب کر چھوڑ گئے وہ

++++++++++++

پندرہ دن ہو گئے تھے پر وہ اسی حالت میں تھا

کالج ہوتا تو وہی ہوتا جہاں وہ ہوتی تھی

کالج سے وہ تب ہی جاتا تھا جب اسکے بابا آتے تھے اور چلی جاتی تھی

تو اسکو ایسا لگتا تھا کہ جیسا سب کچھ چلا گیا ہو ہر طرف جیسے اندھیرا سا ہو گیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

اُسے ہوا کیا ہے آخر سب نے نوٹ کیا پر کس میں ہمت نہیں تھی

کے اُس سے پوچھے وہ جانے کے بعد بھی اسکے خیالوں میں رہتا تھا

رات کا سونا اسکا جیسے ختم ہی ہو گیا تھا وہ اپنی حالت پے خود پریشان تھا

آج تیمور نے سوچ تھا کہ اُس سے پوچھے گا کیا ایسا ہوا کیا ہے اسکو کیونکہ وہ ایسا تھا نہیں

جیسا پچھلے پندرہ دن سے وہ ہو گیا تھا گم سوم چُپ سا ہر وقت کھویا سا تھا رہتا تھا

اب وہ جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو یہ صرف تیمور نے نہیں کافی لوگ نے نوٹ کیا تھا وہ بلکلونی میں بیٹھا

سورج کو دیکھا رہا تھا

تیمور اسکے پاس آیا کیا ھوا ہے یار ایسے کیوں بیٹھا ہے تو تیمور نے کہا

اُس نے ٹھنڈی سانس بھری کچھ نہیں یار کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ مُجھ ھوا کیا ہے کہیں سکون نہیں مجھے کوئی چیز ہے جو اندر ہی اندر کھا رہی ہے

مجھے جہاں بھی جاؤں مُجھ وہ نظر آتی ہے ہر طرف اسکا چہرہ آجاتا سامنے کوئی چیز جو مجھے کھچتی ہے اپنی طرف شاہ جہان نے کہا

تیمور کو لگا وہ خود نہیں ہے شاید ایسا تو وہ کبھی نہیں تھا

کس کی بات کر رہا ہے تو یار تیمور نے کہا اُس نے خالی نظروں سے اسکو دیکھا عائزہ کی بات کر رہا ہوں یار میں شاہ جہاں نے کہا

تیمور ایک دم کھڑا ہو گیا پاگل ہے تو کیا یار وہ کالی لڑکی اس میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو ایسے بات کر رہا ہے

مُجھ تو لگ رہا ہے تُجھے اس بابا کی بد دعا لگ گئی ہے یاد ہے اُس نے کیا کہا تھا تیمور نے کہا اور شاہ جہاں کے سامنے وہ منظر آگیا

++++++++++++++++

عائزہ کہاں ہے بچے نرگس بیگم نے آواز دی

وہ جو ابھی نماز سے فارغ ہوئی تھی اپنی ماں کی آواز سن کے باہر آئی جی امی اپنے بلایا

ہان بیٹا وہ تیری می آرہی ہے آج تو کچھ بنا لو اچھا سا اور تیار بھی ہو جانا اچھے سے

اُس نے اپنے بھائی کو دیکھا جو اسی کو دیکھا رہا تھا رنگ تو دونوں کے چہرے

کا اڑ گیا تھا

پھر وقاص بولا امی کیوں آرہی ہیں مامی خیر ہے

مجھے کیا پتہ بیٹا صبح تمھارے ابو نے کہا تھا کہ وہ آ گئی آج فون کیا تھا انکو بھابی نے نرگھس

نے کہا

اچھا کہے کہ وقاص بھی چُپ ہو گیا وہ بھی جانے ہی لگی تھی

کہ امی کی بات پر اُسکی قدم روک گئے مُجھ تو لگا رہا ہے شاید دن رکھنے آرہی ہیں عدنان

بھی تو آرہا ہے نہ اگلے ہفتے نرگھس نے خوش ہوتے ہوئے کہا اُسکی نظریں پھر وقاص

سے ملی دونوں چُپ تھے بولے کچھ نہیں وہ واپس مڑ کے کچن میں چلی گئی اور کام میں

لگ گئی اور سوچنے لگ گی

یہ ماں باپ

بھی نہ ہر بات میں نہ جانے کیوں اپنی اولاد کی خوشی ہی دیکھتے ہیں وہ سوچ ہی رہی تھی

کہ وہاں وقاص آگیا بولا کیا سوچ رہی ہو تم بھائی میں سوچ رہی ہوں کے اگر امی نے

آ کے سب بتا دیا امی ابو کو تو کیا ہو گا کتنا دُکھ ہو گا انکو مجھے اُنکی ٹینشن ہو رہی ہے وہ بولی

آج نہیں تو کل پتہ تو چلنا ہے نہ یار سچ کب تک چھپے گا بتاؤ

تم ساری زندگی کہ دُکھ سے چار دن رو لے بہتر ہے جو ابھی پتہ چلا ہے اگر بعد میں چلتا تو

کیا کرتے ہم یا تم وقاص نے کہا

بھائی آپکی بات ٹھیک ہے پر امی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی آپکو پتہ ہے اور ابو پہلے ہی

پریشان لگ رہے مُجھ وہ فکر مندی سے بولی

اللہ تعالیٰ بہتر کرے گئے تم پریشان نہ ہو میں ہوں نا اور تم بھی تو ہو نہ ہم دیکھ لیں گئے

وقاص نے کہا

جی بھائی اب میں اتنی بھی کمزور نہیں ہوں کے امی ابو کو نہ سمبھال سکو گی وہ بولی

اسکو کام کرتا دیکھ کے وقاص نے سوچا اچھا ھوا میں ابو کو پہلے ہی بتا دیا کم سے کم اب اُنکی

ٹینشن نہیں ہے پر یہ بات وہ بتا نہیں سکا اپنی بہن کو

+++++++++++++

اے یار تو پاگل ہے کیا آرام سے چلا یار کس کو لگ نہ جائے یار تیمور نے کہا

یار نہیں لگتی کس کو کیوں ڈر رھا ہے تو اسکو دیکھتے ہوئے بولا وہ

اب سامنے دیکھ تیمور زور سے چلایا

اتنے سامنے کوئی آگیا تھا اور بوکھلا گیا بہت کوشش کی پر اُس بزرگ گاڑی لگ گئی بڑی

مشکل سے اُس نے گاڑی روکی دونوں جلدی سے باہر نکلے اور پاس جا دیکھا تو انکے ساتھ

جو تھا

وہ انکو اُٹھا رہا تھا وہ نہیں پاس گیا

انکے ساتھ جو تھا وہ بولا تم دیکھ نہیں چلا سکتے ہو کیا

اسکا دماغ گھوم گیا تم دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا اور اس عمر میں گھر بیٹھو نہ یہاں وہاں

کیوں رل رہے

ہو تم لوگ شاہ جہان نے کہا

رولے گا تو اب تو

اُس بزرگ نے غصے سے

ایک دم وہ بزرگ بولے

میں رولوں گا میں تم نے سمجھا کیا ہے مجھے ہاں تم نے بولا اور میں رول جائو گا

ہو کون تم ہاں اوقات کیا ہے تمہاری شاہ جہان نے کہا

میری اوقات پر نہ جا میں ہوں ہی گنہگار اِنسان اپنی اوقات دیکھ غفلت میں جی رہا ہے تو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس دن تیری آنکھ کھلی نہ بہت روئے گا

تو بہت تڑپے گا سکون کے لیے مارا مارا پھرے گا تو

پر تُجھے سکون نہیں آئے گا

اگّ میں جلے گا تو جب تک جلے گا نہیں تب تک تو نہیں سدھر گا نہیں جلے گا تو

سکون کے لیے تڑپے گا بزرگ نے جلال میں کہا

جاؤ اُو بابا جاں چھوڑ ہماری جیب سے نوٹ نکل پھینک کے دیے اسکو شاہ جہان نے کہا

بہت گھمنڈ نہ تُجھے اس پیسے پے یہ بھی کام نہیں آئے گا تیرے بزرگ نے کہا

اُس پہلے کچھ اور کہتا تیمور اسکا ہاتھ پکڑ کے لے آیا گاڑی میں اور خود چلانے گا وہ

+++++++++++++++++

آج اسکو یاد آیا وہ دن جو اُس بزرگ نے کہا تھا وہی ہو رہا تھا وہ ڈوبتا سورج دیکھ رہا تھا

وہ سورج کو ڈوبتا ہوا دیکھ رہا تھا پر آنکھوں کے آگے ایک ہی چہرہ تھا

اسکا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا یہ ہے

کیا واقعی اسکو بددعا لگ گئی ہے

ایسا کیا اُس میں جو وہ مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے وہ اپنی سوچ میں گم تھا کے

تیمور نے کہا کیا واقعی تمہیں اُس سے کالی لڑکی سے عشقِ تو نہیں ہو گیا ہے

وہ چونکا اور اس نے تیمور کو دیکھا اُس نے عشقِ ایسے ہوتا ہے کیا یار شاہ جہان نے کہا

اور نہیں تو کیا اثرات سارے وہی ہیں یار پر تو پاگل ہے اتنی خوبصورت لڑکیاں مرتی

ھیں

تم پہ اور تو اُس کالی کے پیچھے پاگل ہو رھا ہے تیمور نے کہا

اسکا بار بار کالی بولنا بہت برا لگا رہا تھا میں نے ہمیشہ اپنے آس پاس حسین اور میک اپ

بولڈ فیشن دیکھا ہے

اُسکی سادگی میں عجیب کشش ہے اسکے چہرے پے ایک نور سا ھے جو اپنے طرف کھیچتا

ہے

یار ایسا نہیں ہے کہ میں اسکو بھلانے کی کوشش نہیں کرتا بہت کرتا ہوں پر وہ ہر وقت

چھائی رہتی ہے

میں کیا کروں بتا شاہ جہان نے کہا تیمور اسکو دیکھ کے سوچ میں پڑ گیا

+++++++++++++++++++

میں ویکھاں، میرا یار نہ ویکھے، میں نہ ویکھاں، تے او ویکھے

ایڈے بخت میں کیتھوں لیانواں کہ میرے ویکھن دے وچ ویکھے

ماہی تیرے اندر وسدا تینوں ایویئں پہن بُھلیکھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار فرید ابو ہے یار دے مریئے، بھانویں ویکھے یا نہ ویکھے

خواجہ غُلام فرید رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

بابا جی نے کھوئے انداز میں بیٹھے تھے جیسے کہیں دور کچھ دیکھ رہے ہوں

کیا دیکھ رہے آپ بابا جی ایک بندے نے پوچھا

دیکھ رہا ہوں اسکے رنگ کیا کرتا ہے کیسے بناتا ہے کیسے جوڑتا ہے ہاں جوڑنے پہلے انسان

کو انسان کے ہاتھوں توڑتا پھر اِنسان آتا ہے اُسکی در پے روتا ہے گڑ گڑتا ہے

اور وہ ایک آنسوں سے اسکو دے دیتا ہے بابا جی نے کہا

اب دوسرے بندے نے کہا پر بابا جی اِنسان تب ہی جاتا ہے اُسکی در پے جب انسان سے

ٹوٹتا ہے

اِنسان مٹی کا پتلا ہے دوسرا اِنسان بھی مٹی کا پتلا

اور وہ ستر ماں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے بچے

کو درد ہو گا

تو ماں کے پاس ہی جائے گا نہ ایک اُسی کا در ہے جو دے سکتا ہے

اگر وہ نا دینے پر آئے تو بھٹکتا رہتا پھر پھر بابا جی نے کہا

اُسی بندے نے کہا بابا پھر کیا آپ بھی نہیں لے دے سکتے اُن سے آپ انکے پیارے ہیں نا

بابا جی نے کہا پیارے تو تم بھی ہو اسکے مانگ تو تم بھی سکتے ہو نا کیا وہ دیتا نہیں جب بھی تم نے کچھ مانگا بابا جی اس سے پوچھا

دیتا ھے بابا جی اسکا کرم ہے ہم گنہگار پے اور آپکی دعا ہے بابا جی وہ بندہ بولا

مجھے دعا کی توفیق بھی تو وہی دیتا ہے نہ اگر نا دے تو نہ مانگ سکوں گا میں

ہر لفظ جو ہم کہتے ہیں یہ بھی اسی کی عطا ہے بے شک بابا جی نے کہا

بے شک بابا جی سب نے ایک ساتھ کہا حق اللہ ھو حق اللہ بابا جی نے جوش میں کہا اور آنکھیں بند کر لیں سب اُٹھا کے جانے لگے

++++++++++

یا اللہ تعالٰی مُجھ مانگنا نہیں آتا پر آپکو تو دینا آتا ہے نہ پیارے مولا

آپکی رحمتوں میں کوئی کمی نہیں میں نے تو اپنا آپ کو دے دیا جو آپکی رضا ہو گی میں اُس میں راضی ہوں پاک پروردگارِ

میں آپ سے بس اپنے امی ابو کی زندگی مانگتی ہوں اُنکی صحت مانگتی ہوا نکو کچھ نہ ہو کبھی بھی آج انکو صبر دینا ہمت دینا وہ دونوں بہت کمزور ھیں

آپ طاقت والے ھیں انکو طاقت دینا میرے مولا

وہ رو رہی تھی دعا مانگ رہی تھی دروازہ بجا اسکے بابا گئے تھے اور اُس نے دعا ختم کی اور

اُٹھا کے چلی گئی اسکا روز کا معمول تھا

وہ عصر کی نماز پڑھ کے فارغ ہوتی اور اسکے بابا آجاتے تھے

وہ انکو پانی دیتی پھر چائے رکھتی تھی اسکا باپ ایک اسکول میں پڑھتا تھا پھر شام کے ٹائم

ٹیوشن پڑھتا تھا ایک سنٹر میں

بھائی بھی پڑھتا تھا اور ساتھ میں ٹیوشن دیتا تھا ایک جگہ پہ

ماں گھر میں کپڑے سلائی کرتی تھی انکا گزر بسر اچھا ہوتا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا میں

راضی رہنے والے تھے

+++++++++++++++++

میں نے اُس لڑکی کا پتہ کیا ہے تیمور نے کہا

وہ ایک غریب گھر سے ہے باپ پڑھتا ہے

بھائی بھی پڑھتا ہے اور خود بھی پڑھتا ہے اسکا رشتے داروں میں رشتہ بھی پکا ہے

اور وہ کوئی ٹائم پاس والی لڑکی نہیں ہے

ایسے گھر کی لڑکیاں ہوتی بھی اسے ھیں

اُس نے دیکھا تیمور کو اور بولا کیا آج تک میں نے کیا کس کے ساتھ ٹائم پاس جو ایسا بول

رہا ہے تو شاہ جہان نے کہا

پھر کیا چاہتا ہے تو یہ تو بتا نہ تیمور نے کہا

مجھے نہیں پتہ یار میں کچھ بھی نہیں چاہتا میری سمجھ سے باہر ہے

یہ سب ایسا لگتا ہے جیسے کس نے مجھے جکڑ لیا

ہے میں صحار میں ھوں کسی کی شاہ جہاں نے کہا یار اگر تو کسی اور لڑکی کے پیچھے پاگل ہوتا

تو میں بھی سمجھتا پر اُس کالی میں تُجھے نظر کیا آتا ہے تیمور نے تنگ آ کر کہا

وہ بیزار ہو گیا تھا اُسکی اس باتوں سے اُسکی حالت سے

یار تو کیوں بار بار اسکو کالی کہتا ھے مجھے تو وہ کالی نہیں لگتی ھے

شاہ جہان نے کہا

واقعی صحیح کہا ھے کس نے عشقِ اندھا ھوتا ھے یہ آج تیری بات سن پکا ہو گیا ہے مجھے

تیمور نے کہا تُجھے کس نے کہا کہ مجھے عشقِ ہے اُس سے ہاں

شاہ جہان نے کہا

یہ جو سب تیری حالت ہے نہ اسکو عشق ہی بولتے ہیں مان لے کیا پتہ کچھ ہو ہے جائے کیون کہ جتنا انکار کرو گے تو اتنا ہی جا لے گا تو یار تیمور نے کہا اور مان لینے سے کیا ہو گا بتا شاہ جہاں نے کہا

مجھے نہیں پتہ یار کیا ہو گا کیا نہیں پر ایسا کوئی راستہ بھی نہیں نظر آرہا مجھے تیمور نے کہا

شاہ جہاں خاموش تھا کوئی چیز نے اُس کو اندر سے ہلا دیا تھا جب تیمور نے کہا تھا کہ اسکا رشتا پکا ہے

کسی سے اُس نے ٹھنڈی اہ بھری اور لیٹ گیا بیڈ پر

دروازے پے دستک ہوئی وقاص نے جا کے دروازہ کھولا اسلام علیکم مامی وقاص نے سلام کیا وعلیکم اسلام بیٹا وہ جواب دے کے اندر آ گئی کہاں بھائی تمھارے امی ابو فاخرہ نے پوچھا اندر ہیں آئے آپ وہ انکو اندر لے گیا

اسلام علیکم بھائی صاحب فاخرہ نے سلام کیا اور نرگھس سے ملنے لگی وعلیکم اسلام رحمان صاحب نے جواب دیا اور سب خیریت ہے گھر میں وہ بولے جی بھائی سب خیریت ہے آپ بتائیں طبعیت صحیح ہے آپکی اور آپکی آپا نرگھس سے پوچھا ہاں میں تو صحیح ہوں بس کرم اللہ تعالیٰ کا تم سناؤ کیسے آنا ھوا آج اور عدنان کیسا ہے کب آرہا ہے وہ نرگسی بولی فاخرہ نے کہا مجھے بھائی سے نے کہا آنے کہ اور عدنان ٹھیک ہے اگلے ہفتے آرہا ہے وہ

بھی خوش کے بتا رہی تھی وہ فاخرہ انہون بلایا آپکو بھابی نرگھس نے کہا اور اپنے شوہر کو دیکھا ان میں ہی کہا ہے آنے کا وقاص جائو بہن کو کہو چاۓ لائی بھابی کے لیے رحمان صاحب نے کہا اپنے بیٹے کو وہ جی کہے کر چلا گیا وہ بورچی خانے کی طرف گیا جہان وہ سب پہلے ہے تیار کر کا بیٹھی تھی لے آؤ آ گی ہیں وہ وقاص نے بہن کو کہا جی بھائی کہا اور سامان سیٹ کرنے لگ گئی ٹر میں وقاص نے بھی ساتھ سامان اٹھایا اور دونوں اندر چلے گئے اسلام علیکم مامی کہا اُس نے وعلیکم اسلام بیٹا کسی ہو تم فاخرہ نے کہا میں ٹھیک ہو مامی آپ کسی ہیں وہ بولی میں ٹھیک ہو میری جان بس تیری کمی ہے گھر میں بس عدنان آئے اس بار تو تُجھے لائی جاؤ گئی میں فاخرہ نے کہا اُس نے نظر اُٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا جو ضبط کر کے بیٹھا تھا نرگھس یہ بات سن کے خوش ہو گئی اور بولی کیو نہیں بھابی آپکی امانت ہے جب چاہے لے جاۓ بس اس بار تو لے جاؤ گئی میں میں اپنی بیٹی کو مجھے سے نہیں سنبھلتا گھر اب یہ آکے دیکھے اپنا گھر وہ جوش سے بولی بھائی صاحب اپنے خیر سے بلایا مجھے وہ رحمان صاحب کو بولی عائزہ نے چونک کے اپنے باپ کو دیکھا پھر بھائی کو بھائی بھی اسے کو دیکھ رہا تھا ان سب خیر ہے رحمان صاحب نے کہا اور اپنی بیٹی کو کہا بیٹا مغرب ہونے والی ہے تم جاکے نماز کی تیاری کرو جی ابو کہا اور اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے چلی گئی

++++++++++++

آج دوسرا دن تھا وہ نہیں آئی تھی کالج وہ بہت بے چین تھا اسکو سکون نہیں تھا کوئی چیز اسکو کٹ رہی تھی اندر سے اسکو دیکھے بنا چین تھا اسکو وہ ابھی تک انتظار میں تھا شاید اب آ گی وہ وہ کالج کے مین گیٹ کو دیکھ رہا تھا اتنے میں ایک لڑکی آئی ہیلو honey baby تم ادھر کیا کر رہے ہو

وہ ایک انداز سے بولی مسئلہ کیا ہے تمھارا کیوں گلے پڑ رہی ہو اور تم ہو کون ہاں شاہ جہان نے غصے میں کہا

بے بی میں ہو ہو نتاشا کیا ہو گیا ہے تمہیں وہ اسکے کندھے پے ہاتھ رکھ کے بولی

نکلو دفاع ہو یہاں سے میں تو نہیں جانتا تمہیں شاہ جہان نے کہا

تو کیا ہو گیا جان تو جان لیں گئے نہ ایک دوسرے کو وہ اپنے بالوں میں ہاتھ گھما کر بولی

اُو میڈیم معاف کرو جان چھوڑو میری پتہ نہیں کہاں سے آجاتی ہیں شاہ جہان نے کہا اور چلا گیا وہ اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

+++++++++++++++

فاخرہ بھابی میں نے آپکو اس لیے بلایا تھا کے ہم نے کچھ سنا ہے رحمان صاحب نے کہا

فاخرہ کی سیٹی گم ہو گئی تھی تھوک نگلتے ہوئے پوچھا کیا بھائی صاحب

عدنان نے وہاں کب سے شادی کی ہوئی ہے سچ بولنا جھوٹ نہ بولنا رحمن نے صاف

بات کہے دی تھی آپکو کس نے کہا یہ سب بھائی کون یہ جھوٹ بول رہا ہے آپ سے وہ

بن تو پکی رہی تھی پر صحیح میں اسکے پیر کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی فاخرہ نے کہا

جھوٹ نا بولو میں سب سچ جانتا ہوں بھابی رحمان نے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ایسا

کیسے ہو سکتا ہے بھلا نرگس نے کہا تمہیں نہیں پتہ نرگس عدنان نے یہاں سے جاتے

چار مہینے بعد شادی کرلی تھی رحمان صاحب نے کہا جیسے بم دھماکہ کیا تھا نرگس کے سر

پہ وہ بے یقینی سے اپنی بھابی کو دیکھنے لگی تھی

بھابی کے اپنے ہوش اُوڑ گئے تھے آپکو کس نے غلط کہا ہے بھائی ایسا تو کچھ نہیں ہے فاخرہ

نے کہا میں سب جانتا ہوں اُس نے وہاں جاکے شادی کرلی ایک انگریز امریکی سے پتہ

نہیں مسلم بھی ہوئی ہے کے نہیں یہ تربیت کی آپ نے اپنے بیٹے کی بھابی کیا سوچ کے

آپ نے اپنے بیٹے سے میری بیٹی کا رشتا کیا ہیں

یہ سوچ کے بیٹا تو آئے گا نہیں اب باہر سے ہماری بیٹی لے جاکے آپ اُس اپنی خدمات

کرتی ہماری بیٹی بوج نہیں ہم پر

کے ایک شادی شدہ اِنسان کو اپنی بیٹی دیں ہم رحمان صاحب نے غصے میں کہا

تو کیا کر لیا اُس نے وہاں جاکے شادی ہی کی نہ گناہ تو نہیں کیا نہ

اب کے اُس نے بھی ساری مٹھاس ختم کر کے کہا فاخرہ نے میرے بیٹے کی تربیت کی
بات مت کرو آپ اپنی بیٹی کی شکل دیکھی ہے اپنے کالی داس ہے وہ
یہ میرا دل تھا جو میں لے جا رہی تھی اور کوئی آیا آپکی درا بھی تک ہاں ایسی کالی لے گا بھی
کون تھوڑا سا پڑھا کیا لیا اپنی بیٹی کو تو اچھل رہے آپ فاخرہ نے کہا
نرگھس نے حیرت سے اپنی بھابی کو دیکھا اور دروازے کے اُس پار کھڑی عائزہ کے جسم
سے جان نکل گئی تھی اور سنی کی ہمت نا تھی اُس میں اذان ہو رہی تھی وہ چلی گئی وہاں
سے
میری بیٹی ہیرا ہے اسکو آپکے بیٹے سے اچھے ملے گئے انشاءاللہ رحمان صاحب نے کہا
لو ہے کیا آپکی بیٹی میں جو لوگ آپکے در پے آئے گئے ہاں پڑھا کے کوئی تیر نہیں مر لیا
اپنے آپ نے ایسا نہ ہو پڑھنے کے بہانے کوئی چکر ہی چلا کے نہ لے آئے کس کو پھر اُس
بات پر نہ اُچھلنا آپ فاخرہ نے کہا
بس مامی اتنی دیر سے چُپ کر کے سن رہا ہوں میں بڑی عزت کرتا ہوں آپکی پر میری
بہن کے بارے میں ایک لفظ نہیں اب وہ بہن ہے میری اور اسکو عزت رکھنا آتی ہے
ہماری بھتر ہو گا آپ جائے اب وقاص نے کہا
جا رہی ھوں دیکھتی ہوں بھی کون بہا کے لے جائے گا اس ہور پری کو

+++++++++++++++++++++++

یااللہ تعالیٰ میرا کیا قصور ہے اپنے اگر یہ رنگ مجھے دیا ہے تو لوگ کیون ایسے کہتے ہیں

حضرت بلال بھی تو کالے تھے پر آپکے بہت پیارے تھے کیا میں آپکو پیاری نہیں ہوں

مولا پاک پروردگار میں تو اپنا آپ آپکو دیا ہے جو آپ

جو آپکی رضا یااللہ تعالیٰ میں راضی ہو بس میرے امی ابو کو کچھ نہ ہو وہ دعا مانگ رہی تھی

جب اسکے بھائی نے آواز دی جلدی آؤ اُس نے دعا ختم کی اور بھاگی باہر کی طرف

++++++++++++++

عشق تے وسدا دل دے اندر

دل تے گہرا اونگ سمندر

اندروں باروں اکو ورگا

جو کج باہر او ہیو اندر

سوہنا روپ بساون اکھیاں

دل نوں روگ لگاون اکھیاں

جیہڑہ روپ اکھیاں نوں جچدا

او ہیو وسدا دل دے اندر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکھیاں دی جھیلاں تو لگ کے

وسدا دل دا سوھنا مندر

اکھیاں دین گواہی حسن دی

تاں او وسدا دل دے اندر

عشق تے وسدا دل دے اندر

دل تے گہرا اونگ سمندر

وہ اکیلا سمندر بیٹھا تھا آج چار دن ہو گئے تھے وہ نہیں آ رہی تھی اور وہ جیسے خود میں نہیں تھا عجیب بے بسی آ گئی تھی دل کے اندر وہ خاموش تھا دل خاموش ہو گیا تھا کیا واقعی مجھے اس سے محبت ہو گی ھے کیوں ایسا ہو رہا میرے ساتھ یہ کیا ہو گیا ھے مجھے میں ایسا تو نہیں تھا وہ سوچ ہی رہا تھا جب آواز آئی اسکو ہارمان لو کب تک لڑو گئے خود سے تم اُس نے پیچھے دیکھا وہ خود ہی اپنے سامنے تھا کون ہو تم شاہ جہاں نے کہا میں شاہ جہاں ہون تم میں ہوں اور میں تم ہوں ہار مان لو تم شاہ جہان تمہیں اس سے محبت کرتے ہو ضد چھوڑ دو اپنے دل کو ہاں کر دو تم وہ بولا میں ایسا تھا تو نہیں یہ کیا ہو گیا ہے مجھے شاہ جہان نے کہا

یہ محبت ھے اسکو عشقِ کہتے ہیں مان جاؤ اور جل جاؤ اس آگ میں وہ بولا

میں جل جاؤ گا شاہ جہان نے کہا

ہاں یہاں جل جانا بھی پار لگنا ہے اپنی آگ میں خود جلتے جاؤ

ہاں پانے حواس نہ کرنا یہ توہین ہے پانے کی ہمت تو سب کرتے ہیں کھونے کوئی نہیں کرتا وہ بول رہا تھا اور شاہ جہان سن رہا تھا اتنے میں کس نے ہلایا اسکو اُو بھائی کون ہو کیا کر رہے ہو یہاں کیوں سو گئے ہو تم شاہ جہاں کی آنکھ کھلی دیکھا کوئی آدمی کھڑا ہے یہاں وہاں دیکھا کچھ نہیں تھا اُس آدمی نے شاہ جہان کو پاگل سمجھا اُو بھائی کیا ہو گیا کس کو ڈھونڈ رہے ہے تم

شاہ جہاں ابھی تک خواب میں تھا ہان کچھ نہیں ہوا دوسرا بولا یار مجھے تو کوئی پاگل لگتا ہے چھوڑ چل ہم چلتے ھیں

پر یار لگ تو نہیں رہا ایسا کسی اچھے گھر کا لگ رہا ہے وہ دونوں جاتے ہوئے بول رہے تھے

شاہ جہان نے سنا ہی نہیں وہ کیا بول رہے تھے وہ ابھی تک خواب میں تھا

ہاں میں مانتا ہوں مجھے عائزہ سے کرتا ھوں محبت ہے مجھے اُس سے عشقِ ہاں ہاں مان لیا میں نے بس مان لیا وہ چیخ کے کہے رھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور جاتے اُن لوگ نے سن لیا ایک بولا ہاں واقعی پاگل ہے لگتا کس کے عشقِ میں اتنا

اچھا لڑکا تباہ ہو گیا وہ افسوس کرتے ہوئے جارہے تھے

++++++++++++++++++++

چار دن وہ بہت مصروف رہی امی کی طبیعت بہت خراب تھی

لوگ آجارہے تھے اُنکی باتیں سن سن کے سوچ سوچ کے اسکا سر درد کر رہا تھا

وہ باہر تخت پے بیٹھی تھی ہوا اچھی چل رہی تھی اتنے میں وقاص بھی وہاں آگیا کیا سوچ

رہی ہو تم میری بہن وقاص بولا

کچھ نہیں بھائی ایسے ہی سر درد ہے بس وہ بولی لوگوں کی باتین اور امی کی باتیں سوچ

نے سے کچھ نہیں ہو گا ایک کان سے سنو اور دوسرے نکل دو

دیکھنے والے خوبیاں دیکھتے ہیں اور اندھے کو دیکھتا ہی نہیں تو وہ کیا بولے گا میری بہن

میرا مان ہے

میرا ہم پر بوج نہیں تم یار جو ہم اُجیسے اِنسان کو تُجھے دے دیتے بس خوش رہا کر وہ اسکے

گال کھینچ کے بولا

وہ مسکرادی اذان ہونے لگی تو وہ اٹھ کے چلی گئی اذان کی آواز سن کے

وقاص نے دل سے اسکے نصیب کی دعا کی دور کہیں آسمان پے وہ دعا جا پہنچی

+++++++++++++++

میں شور زدہ اِک خاک تھا، میرا مرشد مجھ میں آ بسا

میرے آنسو میٹھے ہو گئے میں اتنا رو یا عشق میں

عشقِ میں اِنسان آتا نہیں ہے لایا جاتا اور یہ ربّ العالمین کی مرضی سے ہوتا ہے یہ انعام ہوتا جو ہر کس کو نہیں ملتا پہلے جلاتا ہے اسکو پھر اپنا بناتا ہے بابا جی نے کہا

ایک بندہ بولا بابا جی بے شک اسکے راز وہی جانے ایک جگہ میں دیکھا ایک بہت پیارا سا لڑکا تھا سمندر کے کنارے پے بیٹھا تھا اپنے آپ میں نہیں لگا وہ مجھے وہ آدمی بولا

بابا جی مسکرائے پہلے درد سے گزرے گا تو عشقِ میں آئے گا نہ ابھی تو خیال یار میں وہ بابا جی نے کہا

بابا جی آپ جانتے ہیں کیا اسکو وہ آدمی بولا

بابا جی نے اسکو دیکھا اور کہا جو اس راہ کا مسافر ہو گا وہ آئے گا ہی ہم تک نہ پیاسا خود آتا نہیں آتا کنواں کے پاس

وہ خود بے بولا تا ہے پیاسے کو آنکھیں بند کر کے کہا حق اللہ ھو حق

جان لے گا آجائے گا یہی تو آئے گا وہ

حق اللہ ھو حق

آج وہ سوچ کر آیا تھا اگر وہ نا آئی تو اُسکے گھر جا کے دیکھے گا کالج میں وہ کس سے پوچھ نہیں سکتا تھا

وہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا نظر اُسکی مین گیٹ پر تھی جب وہ نظر آئی تو اسکو یقین نی آرہا تھا کہ وہ سامنے ہے اُسکے ایک عجیب سا سکون اتر آیا تھا دِل میں پورے وجود میں وہ اُسکے قریب آ گئی تھی

اُسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی وہ اُس سے ہوتی ہوئی کلاس روم میں چلی گئی وہ اب اسکو جاتے دیکھ رہا تھا وہ مُسکرا رہا تھا

جب پیچھے سے تیمور آیا ہاں بھائی ہو گیا ہے دیدارِ آپکا تو چلنے کلاس میں اُس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا وہ اسکو دیکھ حیران ہو رہا تھا کہاں شاہ جہان اور کہاں وہ مڈل کلاس گھر کی لڑکی چلو حسین ہوتی تو سمجھ بھی آتا

پر وہ سانولی سی ہے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسکو تیمور کا صبر جواب دے گیا تھا اب چل یار دیر ہو رہی ہے وہ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ کر لے گیا اپنے ساتھ

+++++++++++++++

اسکو اسکرشپ ایڈ مشن ملا تھا تب اُسکی ایک کزن آئی تھی

سائرہ مُبارک دینے وہ بچپن کی دوست تھی اُسکی ایک ہی دوست تھی بس وہ ہی باقی کوئی اُس سے دوستی نہیں کرتا تھا

اُسکے رنگ کے وجہ سے اُسی نے اسکو سب سچ بتایا تھا عدنان کا اور مامی کا اور اُنکی سوچ کا مامی اُنکی گھر گئی تھی

تب انکو اُسی ٹائم کال آگئی تھی عدنان کی وہ اٹھ کے باہر گئی بات کرنے اپنے بیٹے سے اتفاق سے وہ بھی باہر بیٹھی تھی

پر مامی نے اسکو دیکھا نہیں تھا ہاں عدنان ہاں وہ میں نازو کی طرف چلی آئی تھی تو بتا تیری بیوی کیسی ہے کیا ہوا لڑکا یا لڑکی بتا تو کچھ دیر خاموشی رہی پھر بولی ارے نہیں میں اُس کالی طرف نہیں آئی آج بتایا ہے نازو کی طرف ھوں تو ہاں ہاں مجھے پتا ہے تو نے میرے بولنے پہ کی ہے منگنی تجھے نہیں پسند وہ پر تُجھے کچھ کرنا ہے ہی نہیں ہے میں ہونہ بس تو اسکو ایک بار نکاح کر کے لے آئے گا تو میرے پاس چھوڑ جانا میں اپنے پاس رکھ لوں اسکو تو وہاں جا کے جیسے رہے تیری مرضی بس میرے بس اب گھر نہیں سنبھلا جاتا ہے

چل ٹھیک ہے جیسا تو کہیے گا میری جان وہی ہو گا

سائرہ نے سب سن لیا تھا پر چُپ تھی مام نہ ں دیکھ لیں اسکو مامی نے بات کی اور یہاں
وہاں دیکھا کہ کوئی ہے تو نہیں پھر اندر چلی گئی
یہ پوری بات اُس نے آ کے عائزہ بتا دی تھی
وہ سن پریشان ہو گئی تھی دیکھ جو سچ تھا
میں نے بتا دیا تُجھے میں پہلے ہی شک میں تھی کے مامی جو اتنے ناز سے کہتی تھی
میں اپنے بیٹی لیے کوئی چاند سی دلہن لاؤ گئی وہ تم سے کیسے کرا رہی اپنے بیٹے کا رشتا سائرہ
بولی اُس نے چوک کے اسکو دیکھا سائرہ بھی پریشان ہو گئی
میرا مطلب تمھارا دل نہیں دکھنا نہیں تھا یار جو سچ تھا بتا دیا میں نے اتنے میں وہاں
وقاص بھی آ گیا تھا اُسے نے ساری بات بتا دی وقاص کو اسکو یقین نہیں آیا
پر اب شک میں تھا اُس نے بھی پتہ کر یا وہاں اسکا ایک دوست تھا
اُس سے اُس نے سب پتہ کر کے وقاص کو بتا دیا اور پکس بھی کے جھج دیں اسکو وقاص
پہلے اسکو بتا یا پھر اپنے باپ کو بتا یا تھا
مامی کے اتنا کچھ بولنے کے امی کی طبعیت خراب ہو گئی تھی

آج بھی وہ صحیح نہیں تھیں پر وقاص میں اسکو بھیج دیا تھا کالج وہ اُسی سوچ میں تھی کے
اسکو اپنے اوپر کس کی نظرن محسوس ہوئی اُس نے یہاں وہاں دیکھا سب پڑھنے میں لگے
تھے تب اُسکی نظر شاہ جہان پڑی وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا
دونوں کی نظر آپس میں ملے کچھ عجیب سا تھا اُسکی آنکھوں میں وہ ایک پل کے لیے
روک گئی
ایک لڑکی نے جو اُسکے ساتھ بیٹھی تھی اُس نے ٹوکا تو اُس نے آگے دیکھنے لگی پر پورا ٹائم
اسکو اپنے اوپر اُسی نظریں محسوس کرتی رہی

+++++++++++++++++++++

آج اُس نے اکیلے گھر جانا تھا ابو نے امی کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا تھا وقاص اپنے سنٹر تھا
وہ رکشہ ڈھونڈ رہی تھی جب شاہ جہاں نے اس کو دیکھا وہ رکشے والی پاس گئی اور بیٹھ گئی
آج گھر جانے سے پہلے وہ درگاہ جانا چاہ رہی تھی اُس نے وہاں جانے کہا اور بیٹھ گئی
شاہ جہان نے بنا تیمور کا انتظار کرے گاڑی میں بیٹھا اور اُسکے پیچھے جانے لگا
وہ بھی نہ جانے کیا تھا وہ کھیچا چلا جا رہا تھا اُسکی طرف رکشا ایک درگاہ پے جا کے رک
گیا
وہ بھی وہیں روک گیا وہ اُسکے پیچھے نہیں گیا تھا پر اسکو سکون نہیں آیا وہ بھی چل پڑا اندر

میں شور زدہ اِک خاک تھا، میرا مرشد مجھ میں آبسا

میرے آنسو میٹھے ہو گئے میں اتنا رویا عشق میں

وہ اندر سے دعا کر کے باہر آئی دیکھا وہ وہی کھڑا ہے باہر کے گیٹ پر اُس نے ایک منلگ

سے بابا جی کا پوچھا

اور اُس طرف چلی گئی جہاں بابا جی تھے سلام کیا بابا جی کو بابا نے جواب دیا کیسے آنا ھوا

بیٹی آج تمھارے بابو نہیں آئے بابا جی نے کہا

وہ امی ٹھیک نہیں ہیں انکو ڈاکٹر کے پاس لے گئے ہیں

میرا دل کیا آج آنے کا تو آگئی دعا کرنے پھر آپکو

سلام کرنے آگئی آپ دعا کریں امی ٹھیک ہو جاے

بابا جی اُس نے کہا اللہ تعالی رحم کرنے والا ہے بیٹا ہو جاے ٹھیک تو پریشان نہ ہو آتی رہا

کر تو نے بھی تو یہی آنا ہے نہ آج تو کس کو تم نے راستہ دیکھا دیا ھے بیٹا بابا جی اُس کے سر

پے کچھ پڑھ رہے تھے

جب اُنکی نظر شاہ جہان پے پڑی وہ دور کھڑا اُن ہی کو دیکھا رہا تھا

بابا جی اسکو دیکھ کے مسکرائے پھونک ماری اور کہا کہ جا بیٹا اب گھر جا

اُس نے شکریہ کیا اور اٹھ گئی وہ مڑی اُسکی نظر شاہ جہان پر پڑی ایک پل کے لیے وہ رک گئی پھر آگے چلی گئی رکشے میں بیٹھی اور گھر چلی گئی اُس نے پیچھے دیکھا تھا وہ پیچھے نہیں آیا تھا اُس نے شکر ادا کیا

شاہ جہان کو بابا جی آنکھوں میں کچھ ایسا دیکھا تھا جو بہت عجیب تھا وہ باہر تو آ گیا تھا پر اُسکے پیچھے نہیں گیا وہ وہی بیٹھا رہا چُپ چاپ درگاھ کی سیڑھیوں پر کافی دیر بیٹھا رہا

پھر اسکا فون بجا تیمور کی کال تھی وہ اُسکی بولا رہا تھا اُس نے کال کٹ کی اور ایک نظر درگاھ کو دیکھا اور چلا گیا

دور کھڑے بابا جی کی نظر اُس پر تھی اسکو جاتا دیکھ رہے تھے وہ

عجیب بندہ تھا بابا جی اندر بھی نہیں آیا اور باہر ہی بیٹھا رہا وہ ایک آدمی بولا

کوئی نہیں اگر یہاں تک آ گیا ہے تو اندر بھی آ جائے گا بابا جی نے کہا جن کو بلایا جاتا ہے وہ آ ہی جاتا ہیں کبھی پہلے کبھی بعد میں

++++++++++++++++++++++++

وہ گھر جا کے بھی اسی خیال گم تھی یہی سوچے جا رہی تھی تھی

کے وہ ہے کون اور اسکو کیوں دیکھا رہا تھا کچھ عجیب سا تھا اس کی نظر میں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

اتنے میں اُسکی کزن سائرہ آگئی اسکو کھویا ہوا دیکھا کے بولی کیا ہو گیا ہے بھائی عدنان کا

صدمہ تو نہیں لے لیا نہ تم

نے وہ ہنسی لگی سائرہ نے کہا

نہیں یار وہ

بولی پھر کیا ہوا ہے سائرہ نے کہا

یار آج ایک عجیب بات ہوئی ہے کالج میں ایک لڑکا جو ہر وقت مجھے دیکھتا رہتا ہے آج

جب میں درگاھ گئی تو وہاں بھی آگیا تھا وہ بولی

ارے واہ پیار و یار سائرہ نے کہا

ارے نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے فضول باتیں نہ کرو وہ بولی

کالج میں وہ تُجھے دیکھتا رہتا ہے درگاھ بھی تیرے ساتھ ہی گیا نہ مجھے تو لگ رہا ہے وہ تُجھے

پسند کرتا ہو گا یار سائرہ نے کہا

چھوڑ فضول باتین چل چائے بنتے ہیں یہ بول کے وہ اسکو اپنے ساتھ لے گئی کی کچن میں

+++++++++++++

غلام فرید اُٹھے کجھ نی بچدا

جتھے عِشق نے لا لے ڈیرے ❤️

توکہاں تھا اتنی دیر سے میں یہاں کب سے کھڑا ہوا ھوں تو غائب ہو گیا تیمور نے کہا

کہیں نہیں گیا تھا کام تھا ایک اُدھر گیا تھا وہ اسکو نہیں بتانا چاھتا تھا کے وہ اُسکے پیچھے گیا تھا

شاہ جہان نے کہا

اگر کام سے گیا تھا تو ساتھ لے جاتا نہ مجھے بھی اور ایسا کونسا کام تھا جو یوں اچانک تو چلا گیا

تھا مجھے چھوڑ کر ہاں تیمور بولا

یار بولا نا کام سے گیا تھا پیچھے کیوں پڑ جاتا تو ہر بات کے شاہ جہان نے کہا

تیمور اسکا غصّہ دیکھ کر چُپ ہو گیا وہ سمجھ گیا

تھا وہ گیا تو کہیں اور تھا پر جھوٹ بول رہا ہے وہ

اور شاہ جہاں کے دماغ میں وہ باباجی آنکھیں تھی اور اُنکی مسکراہٹ ایک عجیب سی

کشش تھی اُنکی آنکھون میں وہ پورا راستہ چُپ رہا تھا

❤بلھے شاہ اوہدیاں او جانے ✨-"

✨مینوں اپنی توڑ نبھاون دے ✨

کالج میں ٹرپ پہ جانے کا پروگرام بن رہا تیمور نے اسکو بھی کہا

کے چلے پر مانہ کے کر رہا تھا وہ خاموش ہو گیا تھا بس جب بھی کالج آتا تو اُسکی نظر اُسی پے

ہوتی تھی یار ایسا کر تو اسکو بول دے تیمور نے کہا

کیا بول دوں شاہ جہان نے کہا

یار اتنا ننھا کاکا تو بھی نہیں ہے جو تُجھے میں بول رہا ہو تو سمجھ ہی نہیں رہا ہو

معصوم نہ بن اتنا سمجھا ہے نہیں تو معصوم بڑا آیا معصوم کی دوکان بن والا تیمور نے منہ بنا کے ایسے کہا کہ شاہ

جہان کو ہنسی آ گئی شکر ہے یار تو ہنسا تو سہی تیری سری شکل دیکھ کے تو میرا دل ہی خراب ہو گیا ہے

بھائی میرے اب اللہ کو مان بول دے اسکو اور اپنا دل ہلکا کر لے تو تیمور نے بولا

یار تم ہی تو بتایا تھا نہ اُسکی منگنی ہو گئی ہے پھر بولنے کا کیا فائدہ یار شاہ جہان نے ٹھنڈی سانس بھری کے کہا

پھر تو کیا ایسے ہی اسکو دیکھ کے گزرا کرے گا کیا چل فلرٹ ہی کر لی اُسکے ساتھ

تو ٹائم پاس ہی کر لے کیا پتہ مان جائے وہ بھی تیمور نے کہا

نہیں میں ایسا نہیں کروں گا آج تک میں نے ایسا کیا ہے کیا کو اب کروں گا

اور نہ وہ ایسی ہے تو نے غور کیا ھے وہ بہت معصوم ھے اسکی دوست بھی صرف ایک ہی پورے کالج میں اور تنہائی پسند ہے

شاہ جہان کی نظر اُس پے تھی وہ اپنی دوست کے ساتھ کینٹن میں تھی وہ دونوں بات کر رہی تھیں تیمور نے پیچھے دیکھا اُن دونوں کو اور مسکرا دیا وہ لڑکی تیمور کی دوست تھی اور اُسکے بولنے پہ وہ اُس سے دوستی کی تھی اس سے تیمور جان گیا تھا محبت واقعی بہت الگ چیز ہے اُن دونوں میں کچھ بے میچ نہ تھا نہ خوبصورتی میں نہ سیٹس میں پھر بھی عجیب رشتا تھا اسکا اور شاہ جہاں کا وہ خاموش سے شاہ جہان کو دیکھ رہا جو اسکو دیکھا رہا تھا کیا کچھ نہیں تھا شاہ جہاں کی آنکھوں میں بے انتہا محبت بے چینی تڑپ اتنا کچھ تھا کے تیمور پریشان ہو گیا تھا اُسکے لیے

++++++++++++++

وہ خاموش تھی آج کل یہ بات وقاص نے نوٹ کی تھی امی بھی ٹھیک تھی اب پھر کیوں چُپ ہے وقاص نے آج پوچھا کیا ہوا ہے گڑیا کوئی بات ہوئی ہے کیا جو اتنی چُپ ہو نہیں بھائی کوئی بات نہیں ہے بس پڑھنے میں لگی ہوتی ہوں وہ کیا کہتی اپنے بھائی کو کے وہ وہاں تو بھی اُسکے نظر ہوتی ہے اور یہاں ہو تو بھی اسکو اپنے اوپر اُسکی نظر محسوس کرتی ہے

اچھا تو تم بتا رہی تھیں نہ کالج والے جا رہے ہیں گھومنے تو تم بھی چلی جائو نہ اچھا ہے نہ تمھارا دل بہل جائے گا بیٹا جاؤ میں بابا کو بول دوں گا نہ وقاص نے کہا

بھائی بابا کی بات نہیں ہے بس میرا دل نہیں ہے جانے کا وہ بولی

کیون نہیں دل وقاص نے کہا اب وہ کیا کہتی اگر گئی تو وہ وہاں ساتھ ہو گا جس وہ بھاگ رہی ہے وہ خود ابھی اپنی سمجھ سے باہر تھی

کیوں بیٹا کیا ہوا ہے کوئی پریشانی ہے کیا بتاؤ بھائی کو وقاص بولا

وہ اپنی سوچ میں تھی کے وقاص نے کہا نہیں بھائی کوئی بات نہیں ہے ٹھیک ہے چلی جاتی ہو جیسے آپ بولو وہ بولی

++++++++++++++++

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے مجنوں را نجھے ایک نیوز ہے تیرے لیے ایک نہیں بلکہ دو دو ہیں تیمور نے کہا

کیا نیوز ہے شاہ جہاں نے کہا ایسے تو نہیں بتاوں گا تمکو ایک شرط ہے میری پھر بتاؤ گا اور ہے بھی تیری لیلٰی کی نیوز تیمور نے کہا

اور وہ چونک گیا کیا ہوا ہے بتا نہ شاہ جہان بے چین ہو گیا تھا

نہ نہ ایسے نہ پہلے تو مجھے آج ڈنر پے لے جائے گا میری پسند کی جگہ پے تو بتاؤ گا تیمور نے کہا

اچھانہ لے جاؤ گا بس نہ بتا اب شاہ جہان نے کہا تیری لیلیٰ کی جو منگنی ہوئی تھی نہ وہ ٹوٹ گئی ہے تیمور نے اُسکے چہرے کو کھوجتے ہوئے بتایا

وہ خاموش تھا اور دوسری خبر یہ ہے کہ وہ ٹرپ پے جا رہی ہے تیمور نے کہا

اچھا شاہ جہان نے صرف اتنا کہا اور چپ ہو گیا تھا تجھے خوشی نہیں ہوئی یہ سن کے اُسکے منگنی ٹوٹ گئی ہے تیمور نے کہا

نہیں میں نے کبھی بھی اسکو پانے کا سوچا نہیں یار میں خود کو اُسکے لائک نہیں سمجھتا ہوں بھلے میں لڑکی بازی نہیں کی پر میرے میں ایسا کچھ نظر نہیں آتا مجھے کے جو اچھا ہو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ میں اسکو چاہتا ہوں پر میں کبھی بھی اسکو بول نہیں سکتا یہ بات میرے میں اتنی ہمت نہیں ہے شاہ جہاں نے کہا

یار تو پاگل ہے کیا کمی کیا ہے تجھے میں یہ بتا مجھے تو ہر طرح سے تو پرفیکٹ ہے شاہ جہاں ایسے نہیں سوچا کر

اور میں نے سوچ لیا ہے تو اسکو سب بولے گا تو بھی جا رہا ہے ٹرپ پے بس بول دیا میں نے تیمور نے کہا پر یار میری بات تو سن نہ شاہ جہاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کے وہ اٹھ گیا تیار رہنا رات کو پک میں کر لونگا تجھے اوک اب جا تیرے آج درگاہ جانے کا ٹائم ہو گیا ہے وہ ہنس کے بولا

اور چلا گیا شاہ جہان بھی ہنس نے لگا وہ سمجھ گیا تھا کے اُسکی نظر ہے اُس پر وہ اب ہر جمعے کو

عائزہ کے پیچھے درگاہ تک جاتا تھا

وہاں جا کے وہ اندر نہیں آتا جاتا تھا باہر ہی کھڑا ہو کر اسکا انتظار کرتا تھا وہ چلی جاتی تھی تو

وہ وہی بیٹھا رہتا تھا

یہ بات عائزہ کو پتہ تھی وہ اُسکے پیچھے آتا آتا ہے پر شکر کرتی تھی کہ وہاں ہی رہتا ہے گھر

تک نہیں آتا تھا

تیمور اور شاہ جہاں اس بات سے انجان تھے کے کوئی تیسرا اُنکی باتین سن چکا ہے ایک

خاموش سا رشتہ تھا دونوں کا بنا کچھ بولے بھی آنکھوں نے سب کہہ دیا تھا

اگر شاہ جہاں بے چین تھا تو عائزہ بھی بے چین تھی وہ سامنے ھوتا

تو بھی اسکی نظریں اس پہ ہوتی تھی اگر نا بھی ہوتا تھا تو بھی اسے یہ لگتا تھا وہ اس کو دیکھ رہا

وہ دعا کر کے باہر آئی بابا جی کو سلام کیا

بابا جی اس کے سر پر ھاتھ رکھا دعا دی اور ان کے سامنے ایک اپنی کا پیالا پڑا تھا اس کو دیا

بیٹی یہ لو پر آدھا بچانا اس سے بابا جی نے کہا

اس نے جی کر کے پی لیا تو بابا جی بولے

محبوب کا جھوٹا بھی عاشق کے لیے شفا ہوتا ہے بابا جی نے کہا

عاشق وہ نہیں ہوتا جو پانے کی چاہ کرے عاشق تو وہ ہے جو محبوب کی رضا میں راضی

رہے بابا جی کہا

جی ڈھولا میرے دکھ وچ راضی

تے میں سوکھ نو چوھلے پاواں

حق اللہ ھو

حق اللہ

جا بیٹا اب گھر جا تو وہ عائزہ کو بولے

وہ آ رہی تھی جب اسکی نظر شاہ جہاں سے ملی وہ وہی کھڑا تھا اس کے انتظار میں وہ نظر

جھکا کر آگے نکل گئی اور چلی گئی وہ وہی تھا اس کو اچانک سے پیاس لگی عائزہ کی نظر ملانے

سے اس کی پیاس بڑھ گئی تھی

وہ گاڑی میں آیا وہاں پانی تھا

پھر یہاں وہاں دیکھا ایسی کوئی دکان نہیں جیسے سے پانی مل جائے پر نہیں تھا

اس نے درگاہ کی طرف دیکھا وہاں اس کو ایک مٹکا نظر آیا وہ وہاں گیا

بابا جی سر پر چادر ڈال کر تسبیح پڑھ رہے تھے

اس مٹکے کا ڈھکنا اُٹھایا وہ خالی تھا

تب بابا جی بولے پیاس لگی ہے پانی چاہیے بابا جی نے کہا

جی پیاس لگی ہے بہت پر آپ کو کیسے پتہ شاہ جہاں نے کہا

یہ آگہی بھی نا کبھی اچھی ہوتی ہے کبھی نہیں آگہی آجائے تو پھر انسان دکھی رہتا ہے

بابا جی نے چادر ہٹا کر دیکھا اور کہا

وہ انکی آنکھوں میں جیسے کھو گیا تھا جہاں تھا وہی بیٹھا تھا وہ پھر بولے

پیاسا اگر کنویں کے پاس نہیں آ گیا تو کسی کے پاس آئے گا ادھر آؤ پانی ہے اس میں آکے

پی لو تم بابا جی بولے

وہ اٹھا اور انکے پاس گیا انہوں نے پیلا دیا اسکو اس لیا اور پی لیا پانی اسی پانی کے بعد ایسا لگا

جیسے کوئی ٹھنڈک سی اسکے سینے میں اتر گئی

ہے

وہ پانی پی کے اپنے سینے پر ہاتھ گھومار ہا تھا کے بابا جی بولے

محبوب کا جھوٹا بھی جیسے آب حیات ہوتا ہے اتنے دن کی جلن دردمٹ گیا نا سارا بچے

بابا جی بولے

ہاں پر آپ کو کیسے پتا شاہ جہان نے کہا

سکون آ گیا ہے نا اب گھر جاؤ اگر پھر کبھی بے چین ہو تو یہاں آ جانا بچے بابا جی نے کہا اس سے

وہ اٹھا کر جانے لگا تو بولے

محبت میں کبھی حوس مت لینا اور نا صلے کی امید کرنا محبت ملے یا نا ملے بس کرتے جانا وہ

علامہ اقبال رح نے کیا خوب کہا ھے نا

مجھے عاشقوں میں شمار کر مجھے عاشقی کا صلہ نہ دے

عاشقوں میں شمار ھو جا بس صلہ اس پہ چھوڑ دے بابا جی نے کہا

وہ انکو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا کے میرے اندر کی بات وہ کیسے جانتے ہیں تب وہ پھر سے بولے

یہ نا سوچ کے میں کیسے کیوں کیا جانتا ہوں میں تو بس ایک انسان ہوں کھیل تو وہ کھیلتا ھے میں تو

راستہ دیکھتا ہوں بچے کا اب گھر تو اور پھر سے اپنے اوپر چادر ڈال لی

وہ کچھ دیر ان کو دیکھتا پھر چلا گیا

میم مست رہواں میں مستی وچ

من مندر عشق دی بستی وچ

عین عشق دا سجدہ کر مستم

رب مل دا عشق پرستی وچ...

بابا جی یہ عشق کا سجدہ کیا ہوتا ہے ایک آدمی نے پوچھا

سجدہ ہوتا ہی عشق کا ہے اگر عشق نہیں ہے پھر وہ سجدہ بھی نہیں سجدہ نہیں۔ہے وہ

علامہ اقبال رح نے کیا خوب کہا ہے

سجدہ عشق ہو تو عبات میں مزا آتا ہے

خالی سجدوں میں دنیا بسا کرتی ہے

خالی سجدے پتا ہے کیا ہوتے بابا جی نے کہا

کیا بابا جی اس آدمی نے کہا

خالی سجدہ وہ ہوتا ہے جس میں سجدے میں تو ہیں پر ہم اس ذات سے آشنا ہی ہیں کے وہ ہے کیا

کیسا ہے وہ کیا چاہتا ہے وہ ہم اس کو سجدہ تو کرتے ہیں پر دنیا کے اپنے کام کے لیے

یہ چاہیے وہ چاہیے یہ مسئلہ وہ مسئلہ اپنے ہی مطلب کے جاتے یہ دنیا کا سجدہ بابا جی نے کہا

پھر عشق کیا سجدہ کیا ہے بابا جی اس آدمی نے پھر کہا

عشق کا سجدہ جو اس دیکھ کر کیا جائے جو اس جان کر کیا پھر وہ ہر پل سامنے ھوتا تو جو ہم

پلک جھپکتے ہیں ناہیں وہ بھی سجدہ ہوتا ہے بابا جی نے کہا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

یہ الہی بخش نہیں آیا اتنے دن سے خیر ھے بابا جی نے وہاں بیٹھے ایک آدمی سے پوچھا

پتہ نہیں بابا جی میں پیغام بجھواتا ہوں ان کو وہ آدمی بولا

نہیں جب بلاوا آئے گا تو خود ہی آجائے گا وہ ابھی اس کا بلاوا نہیں آیا ہے بابا جی نے کہا

اور پھر لیٹ گئے وہی زمین پر اور آسمان دیکھنے لگے اور بولے بہت بدنامی اور رسوائی ہے

اس عشق میں کچھ بھی نہیں کرتا انسان پھر بہت کچھ کر جاتا ہے آگ یہ آگ بابا جی نے

کہا

+++++++++++++

آج ایسا کیا کھا کے سویا تھا تو کے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا تو تیمور نے کہا

کچھ بھی نہیں یار میں کیا کھاؤ گا ایسے ہی سو گیا تھا شاہ جہاں نے کہا

آج تو تیرے چہرے پہ رنگ ہی اور ہے کیا بات ہے خیر ھے کہیں خواب میں تو یار

دیدار نہیں ھو گیا تمھارا تیمور نے کہا

اس نے حیرت سے اس کو دیکھا اس نے واقعے خواب میں دیکھا تھا کے وہ اور عائزہ ایک ساتھ ہیں

آسمان پر بادل ہیں ہلکے ہلکے اور وہ آسمان کو دیکھ رہی ھے وہ اس کے پاس جاتا ہے اس کو کہتا کچھ نہیں بس اسکو دیکھ رہا ہوتا ہے وہ پیچھے مڑتی ہے اور اس کو کچھ کہتی ہے پر وہ سن نہیں۔ پایا پھر اس کو آواز آئی کہیں دور سے کوئی دھن تھی وہ

دونوں اس طرف دیکھنے لگے

اللہ ھو

اللہ ھو

تن من ڈوبے عشق میں

اور ایک سجدہ تب ملتا ہے وہ

اللہ ھو

اللہ ھو

اس نے اتنا ہی سنا تھا کے تیمور نے اس کو اٹھا دیا اور پھر یہاں آ گیا تھا

چپ کیوں ھو گیا بتا نا نا کیا ھوا تیمور نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں دیکھا یار تو آڈر نہیں دیا کیا ابھی تک کچھ تو مانگا لے آج مجھے بھوک لگی ہے بہت

شاہ جہاں نے اس کی بات کٹ دی اور کھانا منگوانے لگا

وہ آج سکون میں تھا اور اس کو سکون میں دیکھ کر تیمور بھی خوش تھا وہ اس کو دیکھ سوچ رہا تھا محبت بھی کیا چیز ہے کیا سے کیا بنا دیتی انسان کو یہ وہ شاہ جہاں نہیں تھا جو پہلے تھا یہ تو کوئی اور ہی تھا کھانا آ گیا تھا اور وہ کھانے لگے

+++++++++++++++++++++++++

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وہ گہری نیند تھی اس نے خود دیکھا کے وہ آسمان کو دیکھ رہی ھے شاہ جہاں اس کے پیچھے کھڑا تھا اس کو ہمیشہ کی طرح دیکھ رہا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس آنکھوں میں اور بولی کیا ہے تمہاری آنکھوں میں ایسا جو ہر وقت بے چین رکھتا ہے ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے اس نے آواز سنے پھر دونوں وہاں دیکھنے لگے

اللہ ھو

اللہ ھو

اللہ تو ھے جس کے دھیان میں

تیرے اندر وہ او یار ڈھونڈے تو جس کو

اللہ ھو

اللہ ھو

ابھی وہ آواز آرہی تھی کے اس کی امی نے اس کو ہلایا عائزہ عائزہ کیا ہوا بیٹا ٹھیک تو ھو تم مغرب ہو رہی ھے تم سو رہی ہو اب تک طبعیت ٹھیک ہے نا بیٹا وہ بولی

وہ غائب دماغی سے دیکھتی رہی ان کو پھر سمجھ آیا اس کو کے خواب تھا جی امی سہی ہوں بس نیند آگئی مجھے اس کہا اور اٹھ بیٹھی وہ

اس کی امی چلی گئی تھی وہ ابھی تک ایسے ہی بیٹھی تھی خواب میں گم وہ درگاہ سے آ کے
سو گئی تھی اتنی گہری نیند اس کو کبھی نہیں آئی تھی اور خواب نے اس کو اور الجھا دیا تھا
آذان ختم ہوئی تو وہ اٹھ کر نماز پڑھنے چلی گئی

+++++++++++++++

یار کیا بات کر رہی ہو تم کہاں شاہ جہاں اور کہاں گوار لڑکی ایک لڑکی بولی
یار میں سچ کہہ رہی ہوں میں نے خود سنا اس کی اس کے چمچے کی باتیں نتاشا نے کہا جو اس
دن شاہ جہاں اور تیمور کی باتیں سن کے آئی تھی
شاہ جہان کو اس کو میں ایسا نظر کیا آیا یار ہے تو کچھ نہیں اس ماسی ٹائپ کی تو ہے وہ مجھے
نہیں یقین اس بات پر یار دوسری لڑکی بولی
اگر میں ثبوت لا کے دو تو نتاشا نے کہا
ہاں پھر مانے گئے ہم تو یار وہ تو کسی لڑکی کو منہ ہی لگتا اور تم نے بھی تو شرط لگائی تھی نا
اس کو سیٹ کر لو گئی ہار گئی تھی تم اس لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا
ہاں کہیں تم اس صدمے میں تو ہل گئی نا کے تم شرط ہار گئی بڑے شوق سے گئی تھی تم پر
اس نے گھس بھی نہیں ڈالی دوسری لڑکی بولی

مجھے کوئی صدمہ نہیں لگا سمجھی تم اور شاہ جہاں میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا اس

اچھے تو میرے دوسرے بوائے فرینڈز ہیں نتاشا نے کہا

تو پھر تم کیوں دل پہ لی رہی ہو اس کو اور عائزہ کو اگر تمہیں فرق نہیں پڑتا تو لڑکی بولی

تم نے ثبوت مانگا ہے نا وہ تو اب لا کے دوں نتاشا نے کہا اور آٹھ کے چلی گئی وہاں سے

وہ گئی تو وہ دونوں بہت ہنسی اس پہ میرے بوائے فرینڈز اچھے ہیں ہاہاہاہاہاہا اس نے ان

دونوں کی ہنسی سن لی تھی اب وہ مڑ کے دیکھ رہی تھی ان دونوں کو اور کچھ یاد گیا

اس کو کے سب لڑکیاں آپس بیٹھی تھی اپنے اپنے منگیتر اور بوائے فرینڈز کا ذکر چل

رہا تھا تو ایک لڑکی بولی

یار سارے لڑکے دل پھینک ہوتے ہیں کالج میں سارے لڑکے ایک سے بڑھ ایک ہیں

پر ایک لڑکا تو عجب ھے کسی لڑکی کو منہ ہی لگتا ہے بھی امیر زادہ پر میں اس کو فلرٹ

کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس کو

کون ہے وہ نتاشا نے پوچھا

شاہ جہان کی بات کر رہی ہوں یار وہ لڑکی بولی

تو اس میں ایسی کیا بات ہے میں اس سیٹ کر کے دیکھاؤ تمہیں نتاشا نے کہا

ہو ہی

نہیں سکتا یہ وہ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا کیسی سے وہ لڑکی بولی

اس کو آج تک نتاشا نہیں ملی نا اس لیے اور میں جب منسٹر کے بیٹے کو اپنی انگلیوں پر چلا سکتی ہوں تو یہ شاہ جہاں کیا چیز ہے میرے سامنے نتاشا نے کہا

کر کے دیکھا اگر تم سے وہ سیٹ ھو گیا نا تو میں اپنا بوائے فرینڈ چھوڑ دوں گئی بس وہ لڑکی بولی

اوکے ڈن میں کر لو گی میرے لیے مشکل نہیں ہے نتاشا کہا

اور اگلے دن جب اس نے کوشش کی تو سب نے دیکھا تھا کے شاہ جہان نے اسکو بہت ذلیل کیا تھا اور سب بہت ہنسی تھی اس پہ

اس نے سوچ لیا تھا کے وہ اپنی ذلت کا بدلا ضرور لے گئی

اور اس نے شاہ جہاں اور تیمور کی باتیں سن لی پھر آگے کیا کرنا ہے وہ اب یہ سوچتے ہوئے جانے لگی

+++++++++++++++++

وہ اپنی دوست کے ساتھ بس میں بیٹھی تھی

اور شاہ جہاں تیمور کے ساتھ بیٹھا تھا

نظر اسکی عائزہ پر تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا کے وہ کالج ٹرپ گیا تھا

عائزہ کے دماغ میں وہ خواب گھوم رہا تھا وہ شاہ جہاں کو دیکھ تو نہیں رہی تھی پر اس نظریں اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی

بس ایک جگہ رک گئی تھی سب نیچے اتر گئے تھے تیمور نے شاہ کو وہی روک کر کہا

آج بول دے عائزہ کو جو وہ محسوس کرتا ہے

نہیں یار وہ کیا سوچے گئی میرے بارے میں اور اگر وہ ناراض ھو گئی تو کیا ھو گا شاہ جہان نے کہا

کچھ نہیں کہی گئی وہ تو بول کے تو دیکھ یار پلیز تیمور نے منت کی اس کی

وہ اس کو خاموش سا دیکھ کر بس میں اتر گیا تھا بس سے اترتے ہوئے اس نظر نتاشا پڑی

جو بس کے پاس کھڑی تھی اس نے ایک اس کو غصے دیکھا اور وہاں سے چلا گیا

عائزہ اور اس کی دوست ایک ٹیبل پر بیٹھیں تھیں وہ ان پاس والی پہ بیٹھ گیا

تو عائزہ کی دوست نے اس کو دیکھا اور کہا تم اکیلے ہو تمہارا دوست کہاں ہے آج

جی وہ بس میں ہے آرہا ہے شاہ جہاں نے عائزہ کی طرف دیکھا اور کہا جواب اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی

اچھا تو آپ آجائے ہمارے ساتھ بیٹھ جائے اس نے کہا

عائزہ نے یک دم سے اپنی دوست کو دیکھا

شاہ جہان نے عائزہ کو دیکھا اور بولا نہیں میں یہی سہی ہوں

ارے ایسے کیسے یار اگر وہ اتنا کہہ ہی رہی تو چلو ساتھ بیٹھ جاتے ہیں تیمور نے کرسی کیچ کر وہی بیٹھ گیا اور اس کو بھی کہا آجانا یار اب

شاہ نے اس کو گھور دیکھا اور وہاں آ کے بیٹھ گیا

تیمور اس نظر انداز کر رہا تھا اور اپنی دوست کے ساتھ بات کر رہا۔ تھا

عائزہ اور شاہ جہاں چپ تھے دونوں عائزہ یہاں وہاں دیکھ رہی تھی

جیسے چائے آئی عائزہ نے منہ گھومایا تو اس نظر اس ملی گئی اور وہی ٹھہر گئی جیسے وہ وہاں تھی ہی نہیں کہیں اور پہنچ گئی تھی

اس ہوش تب آیا جب تیمور نے کہا آپ چائے ساتھ کچھ اور لے گئی

جی نہیں عائزہ نے کہا پھر وہ چائے پینے لگی

یہاں ایک جگہ ہے میں تم کو دیکھاؤ یار چلو تیمور نے کہا اور وہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا

عائزہ حیرت سے اپنی دوست کو دیکھ رہی تھی کے کیسے وہ اٹھ کر چلی گئی وہاں سے اس کو دیکھا تک نہیں اس نے ابھی وہ ان سوچوں میں تھی کے شاہ نے بولا مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے عائزہ

وہ حیران ہو کے اسے دیکھنے لگی پھر وہ بولا

میں جب بھی اپکو دیکھتا ہوں میں اپنی آپ میں رہتا ایسا میرے ساتھ کبھی بھی نہیں ہوا جیسا اب ہو رہا ھے کوئی چیز ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچ رہی ہے بہت ایک عجب سی کشش ہے آپ میں عائزہ ایسی کسی میں نہیں ہے وہ نظر جھکا کے بول رہا تھا عائزہ اس کو دیکھ رہی تھی

اس نے نظر اٹھائی اور کہا میں آپ سے محبت کرتا ہوں عائزہ بے انتہا چاہتا ہوں

آپ کو اتنا کے مجھے خود بھی نہیں پتا میرے میں کوئی حوس کوئی لالچ نہیں ہے

میں بس چاہتا ہوں آپ میری نظروں کے سامنے رہیے آپ اگر سامنے نا ہو تو مجھے دنیا ویران لگتی ہے شاہ جہاں نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب عائزہ سوچ رہی تھی کے اتنے دن وہ بھی تو بے سکون تھے اسکو بھی تو ہر وقت اسکی نظریں اپنے اوپر محسوس ہوتی ہیں

کیوں ہوتا ایسا کیا وہ بھی اسکو چاہتی ھے ابھی سوچ ہی رہی تھی

اور شاہ جہاں اسکو دیکھ رہا تھا کے عائزہ کا فون بجا اس نے فون دیکھا اسکا بھائی تھا وہ اٹھ گئی وہاں سے اور دور جا کے بات کرنے لگی

شاہ جہاں بھی اٹھ کر چلا گیا تھا وہاں سے کال کٹ کر وہ مڑی

تو وہ اسکو نہیں ظر وہاں پہ وہ اکیلی جا کے بیٹھ گئی وہاں پہ اور کسی نے دور سے کھڑے ہو کے وڈیو بنالی تھی

++++++++++++

یہ لو ثبوت تم لوگ مجھے پر ہنس رہی تھیں نا اب بولو نتاشا نے وڈیو والا فون انکو پکڑا دیا اور بیٹھ گئی کرسی پر اور وہ لوگ منہ کھول کر وڈیو دیکھ رہی تھیں ہاں یار یہ واقعی سچ ہے پر یہ سب ہوا کیسے ایک لڑکی بولی

یار اس شاہ جہاں کا ٹیسٹ اتنا خراب ہے کے ایک ماسی ٹائپ کی لڑکی سے عشق کر رہا ہے وہ ہنسی اور تینوں پھر زور زور سے ہنسنے لگی ہنستے ہوئے نتاشا نے کہا پکچر ابھی باقی ھے دوست

وہ کیا یار اب اس سے برا اور کیا ھو گا ایک لڑکی بولی

وقت آنے پر پتا چل جائے گا یار کیا ہوتا جسٹ ویٹ اینڈ واچ نتاشا نے ہنستے ہوئے کہا

میں تیری مست نگاہی کا بھرم رکھ لوں گا

ھوش آیا بھی تو کہہ دوں گا مجھے ھوش نہیں

کہہ گی کان میں آ کر تیرے دامن کی ھوا

صاحب ھوش وہی ہے کہ جسے ھوش نہیں

مہو تسبیح ہی تو سب ہیں مگر ادراک کہاں

زندگی خود ہی عبادت ہے مگر ھوش نہیں

وہ تہجد پڑھ کے پڑھ کے باہر تخت پر لیٹی ہوئی تھی۔

شاہ جہاں نے جو کہا تھا آج وہ اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا۔

جو اس کے ساتھ ہو رہا تھا وہی سب تو اس کے ساتھ بھی ہو رہا تھاء کیا اس کو بھی شاہ جہاں سے محبت تھی؟

نہیں مجھے کیسے ھو سکتی محبت مجھے وہم

ھو گیا ہےء اس کو بھی وہم ہے اور کچھ نہیں ء

بھلا مجھے میں ایسا کیا جو کوئی مجھے چاہے گا وہ پھر اس کی بات گونجی

آپ میں ایک عجب کشش ہے آپ مجھے کھینچتی ہیں آپ ے طرف

مجھے کیوں بار بار اسکے باتیں یاد آ رہی ہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔

تم مان کیوں لیتی کے تم بھی اس کو چاہتی ہو۔

اس کو آواز آئی اس نے پیچھے دیکھا تو اس کو اپنا آپ دیکھا۔

تم کون ہو عائزہ نے پوچھا؟

میں تم ہوں اور تم میں ہو ہم دونوں ایک ہیں وہ بولی۔

وہ تمہیں بہت چاہتا ہے اور تم بھی اس کو چاہتی ہو یہ مان لو وہ بولی۔

نہیں میں چاہتی اس کو میرے دل میں کچھ نہیں اس کے لیے وہم اس کو بھی اور مجھے بھی عائزہ نے کہا۔

نہ اس کو وہم نا تم وہم ہے دونوں جل رہے ہو ایک ہی آگ میں پر فرق ایک بات کا ہے اس نے مان لیا ہے تم مان نہیں رہی وہ بولی۔

میرے مان جانے سے کیا ہو گا تم بتاؤ عائزہ نے کہا۔

حقیقت کو مان لینا چاہیے حقیقت سے بھاگنا کیوں یہ حقیقت تو اتنی خوبصورت ہے محبت بہت پیاری چیز ہوتی عائزہ یہ نصیب والوں کو ملتی ہے ہر کسی کو نہیں ملتی وہ بولی۔

اور میں خود کیا ہوں میرا رنگ دیکھا ہے تم نے نا میں محبت کر سکتی نا مجھے کوئی عائزہ نے کہا

رنگ کو کون دیکھتا ہے کیا مجنوں نے دیکھا تھا رنگ کو پھر بھی اس کے عشق جیسا عشق کیا کسی نے نہیں نا محبت رنگ سے نہیں ہوتی عائزہ محبت تو دو روحیں آپس میں کرتی ہیں

روح روح کو کھینچتی ہے محبت روحوں کا ملن ہے ہے جسم کیا خاک مٹی مل جائے گا رہے گئی تو روح نا روح ہمیشہ تھی اور ہمیشہ رہی گئی وہ بولی

تو میرا اور اسکا رشتہ روح کا ہے عائزہ نے کہا

ہاں اسکا اور تمہارا روح کا رشتہ ہے تم اس کو کھینچتی ہو وہ تمہیں عائزہ روح سے روح کو

جوڑلو ڈوب جاؤ آنکھیں بند کر کے یہاں ڈوب جانا بھی کنارے لگنا ہے وہ بولی

اگر میں ڈوب گئی تو عائزہ نے ڈر کر کہا

یہ ڈر نکال دو آپ ے اندر سے کے ڈوب جاؤ گئ کوئی اپنے در پر بلا کر اسکو ڈوبنے

تھوڑی دے گا وہ بولی۔

ابھی وہ بولنے لگی تھی کے اس کے بابا نے اس کو ہلا یا عائزہ کیا ہوا آنکھیں کھولو بیٹا

اس نے آنکھیں کھولیں اس کے ابو سامنے تھے اس نے حیرت سے ان کو دیکھا

وہ پھر بولے کیا ہوا ڈر گئ کوئی خواب دیکھا بیٹا

وہ بولے۔

جی ہاں ایسے ہی خواب دیکھا ابو عائزہ نے اٹھتے ہوئے کہا

اللہ پاک خیر کریں گے اٹھو آذان ہو گئی ہے نماز پڑھو وہ بولے۔

جی ابو کہہ کر وہ وضو کرنے چلی گئ۔

++++++++++++++++

تم نے اس کو بولا تو وہ کیا بولی تیمور نے پوچھا اس سے؟

کچھ بھی نہیں بولی وہ چپ تھی وہ شاہ جہاں نے کہا

چپ تھی مطلب اس نے کچھ تو بولا ھو گا ناکچھ تو کہا ھو گا نا یار تیمور نے کہا

کچھ بھی نہیں کہا اس کا فون بجا وہ اٹھ کر چلی گئی پھر میں بھی اٹھ آیا وہاں سے شاہ جہاں

نے کہا

عجیب پاگل انسان ہے تو اس کا جواب سن کر تو آتا تو ایسے ہی اٹھا آیا تو تیمور نے چڑ کر کہا۔

تو اور کیا کروں یار میں جو کچھ تھا جو میں محسوس کرتا وہ سب بول دیا میں نے شاہ جہاں

نے چڑ کر کہا

اچھا نہ تو غصہ کیوں ہو رہا ہے تو یار تیمور نے کہا

اچھا چل کہیں چل کے کھانا کھاتے ہیں تیمور نے بات بدلی

تو جا میرا دل نہیں ہے ابھی شاہ جہاں نے کہا

ایسے کیسے تیرا دل نہیں ہے چل اٹھ جا اب وہ اس کا ھاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا۔

اس کو لاچار اٹھنا پڑا

+++++++++++++

چادر اوڑھ فقیری والی

کھیڑا کم سو کھاے

ہر بندہ نہ رنگیا جاوے

عشق دا رنگ انوکھا اے

سچی ذات رب دی بندیا

باقی سارا دھوکہ اے

میں وچوں میں نوں کڈنا

ہویا بڑا ای اوکھا اے

عاجز بن کے عشق کما لے

مر جاہا لے وی موقع اے!!!..

عشق میں بندہ کیا کرے بابا جی؟ایک آدمی نے پوچھا۔

اپنا آپ اپنے محبوب کے حوالے کر دے پھر جو وہ چاہے درد بھی دے تو سر آنکھوں پر رکھ لو۔

اپنے باپ کے ساتھ بیٹھی عائزہ ان کی بات حیراں ہو کے دیکھا ان کو۔

عشق سے انکار نا کرو جتنا انکار کرو گئے اتنا ہی خود کو دردو دو گئے تم۔

اور اگر محبوب سامنے نا ہو تو بابا جی؟اس آدمی نے پوچھا

محبوب تو سامنے ہی بس نظر کا دھوکا کے وہ سامنے نہیں جسم کیا ہے خاک اصل چیز تو روح ہے اپنی روح محبوب کو سونپ دو بس پھر کوئی دوری نہیں رہتی بابا جی نے کہا۔

انہوں نے ایک نظر عائزہ کی طرف اٹھائی اور کہا

مان لو کے عشق کرتے ہو اور کود جاؤ سمندر میں عشق سچا ہو تو ڈوبنے نہیں دے گا تم کو۔

عائزہ ہل گئی ان کی بات سن کے بابا جی کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کے وہ سمجھ نہیں پائی پر سمجھ گئی یہ بات اسکو بولی گئی ہے

آج وہ اپنے ابو کے ساتھ آئی تھی وہ لائے تھے اس کو دعا کرانے کے لیے وہ ڈر جاتی اس کے ابواب بابا جی سے بات کر رہے تھے وہ سن رہی تھی۔

بابا جی بولے کس بات کا ڈر ھے بچے حقیقت مان لو اور وہم کو وہم سمجھو تم ڈر نکل دو اپنے دل سے تم ہاں درد ہے تکلیف ہے بہت پر تم ثابت قدم رہنا ہی پیچھے ناہٹنا بس محبوب کا دامن مت چھوڑنا تم اگر دامن چھوڑا تو تکلیف دونوں کو ھو گی بابا جی نے کہا

وہ حیرت اور تعجب سے ان کی باتیں سن رہی تھی اس کو لگا جیسے وہ سب جانتے ہیں

وہ ان کو دیکھ رہی تھی انہوں نے اس کے سر ھاتھ رکھا اور دم کرنے لگے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے پھونک ماری اس کو اور اس کی اندر کی دنیا بدل گئی جیسے بابا جی اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

++++++++++++++++++++

تہجد کا ٹائم تھا وہ سجدہ کر رہی تھی اور آنکھوں سے آنسوں آ رہے تھے

یہ اس کا آخری سجدہ تھا وہ سجدے میں بولی

یا اللہ پاک یہ سب کیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے

میں بہت بیچین ہوں مجھے کہیں سکون نہیں میں کہیں بھی ہوں مجھے یہ لگتا وہ دیکھ رہا ھے آپ تو مجھے سے زیادہ مجھے جانتے آپ بتائے میں کیا کروں

اگر یہ محبت ہے تو ہاں میں چاہتی ہوں اس کو یا اللہ پاک آج میں اقرار کرتی ہوں آپ کے سامنے صرف آپ کے سامنے اور کسی کے سامنے میں زبان پر نہیں لاؤ گئی

اس کو بھی نہیں بولنا کبھی بھی میں نے میں ابو اور بھائی کا سر نہیں جھکانا کبھی بھی اپنی دل کی بات اپنے دل میں رکھوں گی

زبان پر نہیں لائو گی میرے دل کے میری محبت کے وارث آپ ہیں میرے مولا میں اپنا آپ بھی تو آپ کو ہی سونپا تھا

آج اپنی محبت بھی سونپ دی میرے مالک وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی بول رہی تھی۔

دور کوئی بہت پیار سے اس کو دیکھ رہا تھا

++++++++++++++++++++

یار کدھر ہے تو آج آیا نہیں؟ شاہ جہاں نے پوچھا

یار ممی کی طبیعت بہت خراب ہے کال آئی تھی لندن سے انکے ہسبنڈ کی وہ اسپتال میں ہیں وہاں جارہا ہوں تیمور نے کہا۔

اچھا میں راستے میں ہوں آتا تیری طرف۔ شاہ جہاں نے کہا

نہیں نہیں میں تو نکل گیا ہوں ائیر پورٹ کے لیے بس پہنچانے والا ہوں وہاں جا کے بات کرتا تم سے تیمور نے کہا

چل ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا تم۔ شاہ جہاں نے کہا

تو بھی اپنا خیال رکھنا یار اور کوشش کرنا عائزہ سے پھر بات کرنا تم اس کو تو پتہ چل گیا نا تیرا اب اس کا جواب مانگا اس سے تیمور نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے یار پوچھ لوں گیا بس تو جا آنٹی کا خیال رکھنا او کے اللہ حافظ۔ شاہ جہاں نے مسکراتے ہوئے کہا

او کے خدا حافظ تیمور نے کہا آج تیمور کا دل بہت بے چین تھا کیوں یہ اس کو پتہ نہیں تھا اس کو اپنی ممی کی وجہ سے ہے شاید۔

شاہ جہاں کی نظر پڑ گئی جاتے ہوئے درگاہ پر اس نے خود بخود گاڑی موڑ دی آج نا جانے کوئی چیز اس وہاں کھینچ رہی تھی۔

وہ اترا گاڑی سے اندر چلا گیا اسی طرف گیا جہاں بابا جی بیٹھے ہوتے تھے وہ نظر آ گئے اس کو ان کی طرف گیا

اسلام علیکم اس نے سلام کیا وہ اکیلے بیٹھے تھے

وعلیکم اسلام بچے آج تو جمعہ نہیں ہے کیسے آ گئے تم وہ بولے

وہ ہلکا سا مسکرایا ایسے بس یہاں سے گزر رہا تھا کسی چیز نے کھینچا تو چلا آیا یہاں پہ شاہ جہاں نے کہا۔

جو جہاں کا ہے نا بیٹا وہ آتا ہے تیرا ڈیرہ بھی یہاں ہے بیٹا وہ بولے اور اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لیا اس کا ماتھا چوما

کبھی بھی پریشان مت ہونا اس کی رضا میں راضی رہنا بس جو ہوتا ہے اس پہ خاموش رہنا جو خاموش اس نے فلاح پائی بابا جی نے کہا

وہ حیرت سے انکی باتیں سن رہا تھا وہ پھر بولے۔

رات کسی نے اپنی محبت اس کی ذات پر چھوڑ دی انہوں نے اوپر اشارہ کیا۔

اور اپنے دل میں چھپالی محبت دل میں چھپا کرر کھنے کی چیز ہے بیٹا پر نا جانے کہاں سے کیسے زمانے خبر لگ جاتی اور پھر۔اچھی وہ بول رہے تھے کے ایک آدمی آگیا وہاں اور بولا بابا جی تیاری ھو گی ھے چلیں کی۔

شاہ جہاں نے اس آدمی کو دیکھا پھر بابا جی کو اور بولا۔آپ جارہے کہیں پہ؟اس نے پوچھا

ہاں بیٹا کہیں اور سے بولا یا گیا ہے اب کہیں اور ڈیوٹی دینی ہے وہاں جارہے ہیں بابا جی نے کہا۔

پھر واپس کب آئے گئے آپ؟اس نے پوچھا

پتہ نہیں جب حکم ہوا آجائے گئے تم فکر نا کرو ایک اور ہے یہاں پہ اس کو سمجھا دیا ہے وہ دیکھا دے گا راستہ تمھیں بابا جی نے کہا۔

کون ہے وہ اور راستہ کون سا بابا؟اس نے حیرت سے پوچھا۔

وقت آنے سب پتہ چل جائے گا بیٹا تجھے جو سمجھایا ہے اس غور کر بس وہ بولے اور آٹھ کھڑے ہوئے۔

وہ ساتھ کھڑا ہو گیا آپ نے جانا کہاں ہے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں وہاں شاہ جہاں نے کہا۔

نہیں بچے ہماری سواری یہ دو ٹانگوں پر چلتی ہے اسکا ماتھا چوما اور کہا۔

بہت پیار آتا ہے تم پہ میرے مولا اسکی ہر مشکل آسان کرنا انہوں نے اوپر دیکھ کہا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

اس لاٹھی اٹھا کر چلے گئے

شاہ جہان ان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

+++++++++++++++

آج وہ کلاس میں عائزہ کے پیچھے ہی بیٹھا تھا کلاس ختم ہونے کو تھی تو اس نے سرگوشی میں کہا آپ باہر نا جانا آپ سے بات کرنے ہے پلیز ایک شاہ جہاں نے کہا۔

عائزہ نے مڑ کر اس کو دیکھا پھر چپ ہو گئی

کلاس ختم ہوئی سب جانے لگے وہ وہی بیٹھی رہی سب چلے گئے تو وہ اٹھی اپنی سیٹ سے

جی بولیں کیا بولنا ہے آپ کو عائزہ نے بے رخی سے کہا

میں اتنا کچھ تو کہہ دیا آپ کو جو میرے دل میں تھا سب بتایا ہے آپ کو اب جواب دیں

مجھے کیا آپ کبھی ایسا محسوس ہوا جو مجھے ہوتا ہے جیسے میں اپنے آپ میں رہا کیا آپ کو

بھی ہوا ایسا شاہ جہاں نے کہا

نہیں مجھے کچھ محسوس نہیں آپ کو وہم ہے اور کچھ نہیں یہ وہم آپ ے دل سے نکل دیں آپ بس عائزہ نے کہا

آپ سچ کہہ رہی ہیں آپ کو واقعی ہی نہیں ہوتا کچھ بھی میرا دل نہیں مانتا یہ بات شاہ جہاں نے دکھ سے کہا۔

دل کی بات نا کریں آپ دل کچھ نہیں ہوتا بس وہم ھوتا یہ سب ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔

دروازہ کھڑکا دونوں وہاں دیکھا بند ہو چکا تھا دروازہ عائزہ دوازے کی طرف گئی کھولنے کی کوشش کی پر باہر سے بند تھا

وہ دوازے کو ہلا رہی تھی پر کھول نہی رہا تھا

باہر سے کس نے بند کیا ھو گا دروازہ کوئی ہے دوازہ کھولو عائزہ نے آواز دی

شاہ جہان اس کو پریشاں دیکھ کر خود بھی پریشان ھو گیا تھا وہ اچھا پریشان نہ ہو کھول جائے گا

اس نے دوازے کو ھاتھ لگا یا عائزہ کے ھاتھ ٹکرا گیا اس کا ھاتھ ایک پل کے لیے دونوں کو جیسے کرنٹ لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں پیچھے ہٹ گئے دوازے سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کے دوازہ کھولا

ایک دم سے اور باہر لوگوں کا ہجوم لگا تھا عائزہ نے پریشانی سے شاہ جہان کو دیکھا وہ بھی

اسی کو دیکھ رہا تھا

واہ یار یہ اکیلے اکیلے کیا ہو رہا ہے ایک لڑکا بولا

وہی ہو رہا جو ایک بند کمرے میں ہوتا ہے سارے لوگ زور سے ہنسنے لگے

بکواس بند کرو اپنی شاہ جہاں نے کہا چلا کر۔

واہ یار ہم کریں تو بکواس اور تم کرو ثواب اسی لڑکے نے کہا۔

لوگ ہنس رہے تھے عائزہ نے اپنی چادر سہی کی اور جانے لگی تو ایک لڑکا بولا کبھی ہم کو

بھی بولیا کرو یار بند کمرے میں سارے ہنسنے لگے

عائزہ نے دکھ سے دیکھا شاہ جہاں کو اس کا ایسے دیکھنا شاہ جہاں کو پاگل کر گا وہ چلا یا کیا

بکواس کی تو نے ہاں سالے میں تیرا منہ توڑ دو گا وہ اس کو مارنے لگا وہاں لڑائی شروع

ہو گئی عائزہ وہی کھڑی رہی تو نتاشا نے پیچھے آ کے کر اسکا ڈوپٹہ اتار دیا

ایسا کون سا حسن ٹپک رہا تم سے جو بند کمرے لگے تھے دونوں نتاشا نے کہا

میرا دوپٹہ دو عائزہ نے غصہ سے کہا

ارے واہ غصہ بھی آتا اس ماسی کو یار ایک لڑکی بولی اور زور سے ہنسنے لگی ساری لڑکیاں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب نتاشانے اسکی چادر میں ھاتھ ڈالا ہی تھا کے عائزہ دوست نے اس کو دھکا دیا وہ گر گئی اس نے عائزہ کا ھاتھ پکڑا اور رش سے کھینچتی ہوئی اس کو باہر لے گئی۔

شاہ جہان کی لڑی چل رہی تھی ان سے عائزہ نے تڑپ کر پیچھے دیکھا وہ اکیلا تھا اور وہ بہت سے لڑکے تھے

عائزہ نے کہا یار وہ اکیلا ہے وہاں عائزہ نے کہا اس کو۔

وہ دیکھ لے گا ان کو تم چلو یہاں سے یہ نتاشا بہت بڑی حرفہ ہے چلو تم وہ بولی۔

وہ اس کو اپنی گاڑی میں لے آئی اس کو پانی دیا آپ ی حالت سہی کرو میں تمہیں گھر چھوڑ آتی ہو وہ بولی۔

پر شاہ جہاں وہ وہاں اکیلا ہے عائزہ نے کہا۔

اس کی فکر تم نا کرو وہ دیکھ لے گا سب کو پریشاں نا ہو یار ابھی تمہارا گھر جانا سہی ہے۔

وہ بولی اور اس نے گاڑی چلائی پھر اس کے گھر کے طرف گاڑی موڑ دی۔

+++++++++++++++++++

وہ گھر پہنچا تو خون میں لت پت تھا اس کی ماں اس کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی

کیا ہوا یہ بیٹا اتنا خون ذاکر ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی اس کی ممی نے نوکر کو آواز دی۔

ممی کچھ نہیں ہوا بس لڑی ہو گئی تھی آج کالج میں شاہ جہاں نے کہا۔

کیوں ہوئی لڑائی کا بات پہ میری جان وہ تڑپ گئی تھیں اپنے اکلوتے بیٹے کو خون سے بھرا دیکھ کر۔

ایک منٹ کے وہ چپ ھو گیا تھا پھر بولا ایسے ہی ممی بس چھوڑے آپ اس بات شاہ جہاں نے کہا۔

ذاکر کہاں ہو ڈاکٹر کو بلاؤ ناوہ پھر چلائی۔

جی میم آ رہا ہے ڈاکٹر بس ذاکر نے ڈرتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر آ چکا تھا اس نے پٹی کی پین کلر دیا اور چلا گیا۔

اب بتاؤ میری جان کیا ہوا اتنی لڑائی کیوں ہوئی تم کچھ بتاؤ گے تو میں تمہارے ڈیڈ سے بات کروں گی نا اس کی ممی بولیں۔

کوئی ایسی بات نہیں ہے ممی اور ڈیڈی کو کچھ مت بتانا آپ پلیز شاہ جہاں نے کہا۔

اوکے نہیں بتاتی بس تم سو جاؤ آرام کرو میری جان اس کی ممی نے کہا اور چلی گئی وہاں سے۔

وہ ساری باتیں سوچ رہا تھا عائزہ کا بولنا اس کا دکھ سے اس کو دیکھنا کیا کچھ نہیں تھا اس کی نظروں میں وہ یہ سب سوچتا سو گیا تھا

+++++++++++++++++++++

واہ یار آج تو مزا آگیا قسم سے ایک لڑکی بولی

کہاں یار وہ لڑکی جو لے گئی اس ماسی کو اپنے ساتھ نہیں تو مزا آتا قسم سے دوسری لڑکی نے کہا

نتاشا اب بھی عائزہ کا ڈوپٹہ پکڑ کے کچھ سوچ رہی تھی۔

اب تم کیا اس کے گندے اپنا منہ صاف کرو گئی جو ساتھ لے آئی تم اس لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا

منہ دیکھنے کے تو اب کسی کو قابل نہیں رہی یار بس اب اری کیل ٹھونکی رہ گئی ہے نتاشا نے اپنا فون اٹھایا اور کچھ کرنے لگی اپنے فون میں کافی دیر بعد بولی so done اب پتہ چلے گا اس شاہ جہاں کو نتاشا کو ٹھکرانے کا انجام کیا ہوتا ہے ہاہاہاہاہاہا وہ زور سے ہنسنے لگی۔

+++++++++++++++++

وہ اپنی بوکھلاہٹ کم کر کے گھر آگئی تھی اس نے خود پر قابو رکھ ہوا تھا کسی کو کچھ نہیں بتایا اس نے وہ نارمل رہنے کی کوشش کرتی رہی پورا دن

رات کو کھانا کھا کے وہ عشاء کی آخری رکعت پڑھ رہی تھی۔

جب اس نے وقاص کے چلانے کی آواز سنی عائزہ عائزہ یہاں آؤ جلدی۔

اس نے جلدی رکعت پوری کی اور باہر آئی جی بھائی اس نے کہا۔

وہ اٹھا اور اس کی طرف آیا ایک زور کا تھپڑ مارا اس کو وہ دور جا کے گری۔

اس لیے تمہیں اتنا پڑھیا تھا تم ہمیں یہ دن دیکھاؤ وقاص نے غصے سے کہا۔

بھائی ہوا کیا ہے؟ اس نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہوا کیا ہے شرم تو تمہیں آتی نہیں پوچھتے ہوئے وقاص پھر بڑھا
اس کو ایک اور تھپڑ مارا

وہ گر کے ٹیبل میں لگی اس کے سر میں چوٹ لگی خون بھنے لگا اس کی ماں بھاگی اس کی
طرف۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل ھو گیا کیا تو جان لے گا کیا سکی تو وہ بولی۔

اس کو نہیں دیکھ رہیں آپ اتنے دن سے ہمیں پاگل بنا رہی تھی یہ آج اس کے عشق
کارنامے پوری شوشل میڈیا چل رہے ہیں وقاص نے کہا۔

اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی اس کو اسکی ماں اٹھ رہی تھی وہ اٹھ
نہیں پائی

اس نے پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

اس نے اس کو وہ دونوں وڈیوز دیکھائی جو چل رہی تھیں

ہر جگہ پہ ایک میں وہ اور شاہ جہاں ساتھ بیٹھے تھے اور وہ بول رہا تھا دوسری میں عائزہ اور شاہ جہان ایک ساتھ کلاس روم سے باہر آرہے ہیں اور باقی کا سارا تماشا تھا۔

بھائی میں نے قسم سے کچھ نہیں کیا اس روتے ہوئے کہا۔

اس ایک اور تھپڑ مارا اس کو اب بھی معصوم بن رہی تم کچھ تو شرم کرو عائزہ کتنا مان تھا مجھے تم پہ تم نے مٹی میں ملا دیا وقاص نے کہا۔

اب اس کے ہونٹ سے خون آرہا تھا بھائی اللہ پاک کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا اس نے روتے ہوئے کہا

امی اس کو لے جائے یہاں سے نہیں تو میں اس کو جان سے ماردوں گا وقاص نے چلا کر کہا

چل اٹھ بیٹا چل یہاں سے اس کی ماں بولی۔

بھائی میری بات سنے آپ عائزہ نے منت کی۔

دفعہ ہو یہاں سے اس نے چلا کر کہا۔

اس کی ماں اس کو وہاں سے لے گئی۔

امی سچ کہہ رہی ہو میں ایسا کچھ نہیں کیا جس ابو اور بھائی کا سر جھکے اس نے روتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تو نے کچھ نہیں کیا تو یہ سب ہوا کیسے ہاں اس کی امی بولی۔

امی آپ کو مجھے پر اعتبار نہیں ہے آپ کو یقین نہیں اپنی تربیت پہ؟ اس نے اپنی ماں سے پوچھا وہ بنا کوئی جواب دیے چلی گئی۔

وہ وہی بیٹھ کر رونے لگی

++++++++++++++++++++

وہ گہری نیند میں تھا اس نے دیکھا عائزہ رو رہی ہے

اس کو چوٹ لگی ہے وہ اکیلی ہے سسک سسک کر رو رہی ہے وہ اس کے پاس جانا چاہ رہا ہے پر جا نہیں پا رہا۔

شاہ جہان بیٹا اٹھ جاؤ اتنی دیر ہو گئی اٹھ جاؤں اب اس ممی نے اس کو اٹھا رہی تھی اور چلا کے بولا عائزہ اور اٹھ کر بیٹھ گیا ادھر اودھر دیکھا اس ممی پاس تھی اور کچھ نہیں تھا

اس کی ممی نے اس کو حیرت سے دیکھا اور پوچھا

کیا ہوا اور یہ عائزہ کون ہے؟

کوئی نہیں ممی آپ کیوں آئی یہاں پہ شاہ جہاں نے کہا۔

کہیں وہی تو عائزہ نہیں جو وڈیوز میں آ رہی ہے تمہارے ساتھ اس کی ممی نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو جھٹکا لگا اس نے حیرت سے اپنی ممی سے پوچھا کون سی وڈیوز اور کہاں ؟شاہ جہاں نے کہا۔

شوشل میڈیا پر ہر جگہ چل رہی تمہاری اور ایک لڑکی کی ویڈیو تمہارے ڈیڈ نے کہا کے تمہیں اٹھ کر پوچھیں تم سے یہ سب کیا ہے؟ وہ بولی۔

اس اپنا فون اٹھایا اور سرچ کرنے لگا وہ عائزہ سے ھوٹل میں اپنی دل کی بات کہہ رہا وہ ویڈیو آج جو ہوا وہ وڈیو لوگوں کے عجب عجب کمنٹس اس کو شوک لگا یہ سب کیسے ہوا اور بنی کب یہ سب وڈیوز بنائی کس نے ابھی وہ ان سوچ میں ہی تھا کے اس ممی بولیں اب کچھ بتاؤ گے کیا ہے یہ سب اور کون ہے یہ لڑکی؟

ممی آپ کو سب بتاتا ہوں پر تھوڑا ویٹ اس ایک نمبر ملایا بند ملا اوہ شٹ اس کو بھی جانا تھا اس نے تیمور کا نمبر ملایا وہ تھا ہی نہیں پاکستان میں اب اس کو یاد آیا۔

تب تک اس کے ابو آگئے وہاں مجھے ساری بات سچ بتاؤ شاہ جہاں یہ سب کیا ہے کیوں ہوا ہے یہ سب ؟اس کے ابو بولے۔

اس بتایا اب کچھ چھپ نہیں سکتا تھا میں عائزہ کو پسند کرتا ہوں اس کو چاہتا ہوں یہ وہی ہے پر یہ وڈیوز والا سین مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے ہاں آج کسی نے دروازہ چند کر دیا تھا پھر جب کھولا تو یہ سب ہوا تھا وہاں شاہ جہاں نے کہا۔

دواز ہ بند کس نے کیا اور تم دونوں اندر کر کیا رہے تھے؟اس کی ممی بولی

ممی نے اس کو روکا تھا جواب کے لیے کیا وہ مجھے چاہتی ہے جو میں محسوس کر رہا ہوں وہ

کوتی ہے کے نہیں؟شاہ جہان نے کہا

پھر وہ کیا بولی اس کے ڈیڈ نے پوچھا؟

اس نے انکار کر دیا اس کو وہ سب محسوس نہیں ہوتا جو مجھے ہوتا ہے ڈیڈ شاہ جہاں نے دکھ

سے کہا

اس لڑکی ہے تو ایسا کچھ بھی نہیں بیٹا جیس کے لیے تم اتنا دکھی ہو رہے ہو اس کے ڈیڈ

بولے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ بند کیا کسی نے اور ھوٹل میں کون تھا ساتھ تمہارے اس کی ممی بولی۔

ٹرپ تھا کالج کا سب ساتھ تھے شاہ جہاں نے کہا

تمہاری کسی سے دشمنی ہے کیا کالج میں جو اس نے یہ سب کیا ہو جو تم بتا رہے ہو اس

سے یہی لگ رہا ہے اس کے ڈیڈ بولے

نہیں ڈیڈ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے لڑائی بھی آج پہلی بار ہوئی میری وہاں پہ

شاہ جہاں نے کہا۔

ایسا تو نہیں ہے اس لڑکی نے یہ سب خود کیا ہو ویسے بھی مڈل کلاس گھر لڑکیاں بڑے لوگوں کو پھانسنے کے کچھ بھی کرتی ہیں اس کی ممی نے کہا

وہ ایسی نہیں ہے ممی نا ایسا کچھ کرے گئی وہ شاہ جہاں نے غصے کہا

میں پتا کرتا ہوں سب تم پریشان نا ہو انہوں نے اپنی بیگم خاموش رہنے کا اشارہ کیا

ڈیڈ یہ وڈیو ڈلیٹ ہو سکتی کیا شاہ جہاں نے کہا

میری خیر ہے میں نہیں چاہتا کے عائزہ کی بدنامی ہو اور جہاں سے آپ کو پتہ ہے وہاں ان باتوں کو کیسے لیتے ہیں اس نے پریشانی سے کہا

تمہیں پتہ آج کل کا دیکھتے کم پھیلاتے زیادہ ہیں پھر بھی میں کوشش کرتا ہوں وہ بولے اور آٹھ کے چلے گئے اپنی بیگم کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا اس نے وہ بھی ساتھ چلی گئی

اب وہ عائزہ کی دوست کا نمبر ملا رہا تھا

تمہاری کال سے پہلے میں عائزہ کا ہی نمبر ملا رہی تھی وہ بند آرہا ہے کب سے تمہیں کچھ پتہ ہے وہ وڈیو کسی نے بنائی اور کسی نے ڈالی شاہ جہاں وہ بولی۔

مجھے کچھ نہیں پتہ پر جس نے بھی کیا میں چھوڑوں گا نہیں اس کو مجھے اس کی ٹنشن ہے بس وہ ٹھیک ہو اس کو کچھ نا کہا اس کے گھر والوں نے شاہ جہاں نے فکر مندی سے کہا

اس کو تمہاری فکر ھے تمہیں اس کی فکر ہے بات تو کرتے نہیں تم دونوں عجیب ہو یار وہ بولی

تم کو کسی نے کہا اس کو میری فکر ہے شاہ جہاں نے حیرت سے پوچھا

جب تم لڑ رہے تب چل کہاں رہی تھی بار بار کہہ رہی تھی کے وہ اکیلا ہے وہ اکیلا ہے

اور وہ نتاشا تو جیسے پاگل ہو گئی تھی اس نے عائزہ کا ڈوپٹہ ہی اتر دیا تھا چادر بھی اتر دیتی

اگر میں نا اس کو دھکا دیتی وہ بولی۔

کون نتاشا اور وہ کیوں رہی تھی یہ سب ؟ شاہ جہان نے کہا

ارے وہی جو منسٹر کے بیٹے کے ساتھ گھومتی ہے اس کو پتہ نہیں کیا تکلف تھی مجھے سمجھ نہیں آئی اس کی خیر چھوڑو یہ بتاو اب کرنا کیا ہے نمبر تو اس کا بند ہے وہ بولی۔

اس کے گھر جانا کل دیکھنا کیا بات ہوئی ہے وہاں پہ پھر مجھے بتانا تم شاہ جہاں نے کہا۔

او کے ڈن کل جاتی ہوں آئی ھوپ سب ٹھیک ہو وہاں پہ اس نے کہا اور فون بند ھو گیا۔

شاہ جہاں لیٹ گیا اس کو چین نہیں آ رہا تھا جیسے کچھ کٹ رہا تھا اس کے اندر اسے بار بار خواب میں عائزہ کا رونا یاد آ رہا تھا

++++++++++++++++

وہ روتے روتے سو گئی تھی اس نے خواب میں دیکھا ایک درخت نیچے بابا جی بیٹھے ہیں وہ ان کے پاس گئی تو انہوں نے اس کو دیکھا روتی کیوں ہے بیٹا نصیب اولے ہوتے ہیں وہ جن عشق آزماتا ہے

آزمائش رومت ناشکوہ کر کسی سے بھی سب سہہ جا اف تک نا کر یہی تو ہے خود کو سمندر کے حوالے کر نا ڈوبنے ڈر تجھے ہے کیا بیٹا یا اس کی ذات پہ پر یقین انہوں نے انگلی اوپر اٹھا کر اسے دیکھا

یقین زیادہ ہے بابا پر میں تو اللہ پاک کے حوالے کیا تھا نا پھر۔

چپ بلکل چپ بابا جی نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی اور پھر بولے

آزمائش میں شکوہ نہیں کرتے اگر کیا تو سب گوا دو گئے اپنے لب سی لی جتنا جلاتا ہے جلتا جا کیا تم وہ نہیں سنا

مَن جَآءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیرٌ مِّنهَا ۚ وَمَن جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجزَی الَّذِینَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوا یَعمَلُونَ ﴿۸۴﴾

جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بد اعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔

جو جس نے کیا ہے اس کو کیا سامنے آئے گا بیٹے تو شکوہ کر کے اپنا پیار نہ گوا جو ستر ماں سے زیادہ پیار کرتا وہ درد کیسے دے گا اپنے بچے کو اب چپ ہو گئے دور سے کہیں آواز آرہی تھی۔

اس کے دل پر بھی کڑی عشق میں گزری ہو گی

نام جس نے بھی محبت کا سزا رکھا

اس کی آنکھ کھول گئی اس لگا تھا سب حقیقیت ہے پھر لگا خواب تھا وہ سوچ ہی رہی تھی کے ٹائم پر نظر گئی اس کی وہ اٹھ گئی تہجد کے لیے۔

++++++++++++++++

اس کہیں بھی سکون نہیں آرہا تھا بے چین تھی اندر میں کچھ کٹ رہا تھا اس کو وہ باہر آگیا تھا لان کی گھاس پر لیٹ گیا اور آسمان کو دیکھنے لگا نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

بابا جی نہر کے کنارے پر بیٹھے تھے اس دیکھا اور اپنے پاس بلایا وہ ان کے پاس گیا۔

جب سمندر میں کودا ہے تو لہریں تو آئی گئی نا بیٹا پریشان کیوں ہوتا ہے؟ تو وہ بولے

میں عائزہ کے لیے پریشان ہوں شاہ جہان نے کہا۔

جن اللہ پاک وارث ہو انکو کچھ نہیں ہوتا جو اپنا آپ اللہ پاک کو دیتے ہیں نا پھر وہ لاوارث نہیں ہوتے بیٹا وہ بولے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس تو عشق کے امتحان کو پاس کرنا اگر الزام بھی آئے تو اپنے سر لینا محبوب پر حرف نا آنے دینا

اپنا آپ جلانا جل جانا اس آگ میں اکیلے سر پر اف نا کرنا ہر درد خود سہنا بس اور محبوب کے درد کو بھی سر آنکھوں پر رکھنا بابا جی نے کہا

ہاں ایک بات یاد رکھنا عشق کی آگ کبھی ایک طرف کی نہیں ہوتی درد دونوں کا برابر ہوتا ہے پر کوئی چپ چاپ سہہ جاتا اف نہیں اور رو دیتا اب وہ چپ ہو گئے تھے دور سے آواز آرہی تھی۔

لوگ کانٹوں سے بچ کر چلتے ہیں

ہم پھولوں سے بھی زخم کھائے ہیں

اس کو ذاکر نے ہلایا تھا چھوٹے صاحب آپ یہاں کیوں سو گئے ہیں اٹھ جائے وہ بولا۔

وہ حیرت سے اس کو دیکھ رہا تھا پھر آس پاس دیکھا کچھ نہیں تھا نا بابا جی تھے وہاں کوئی آواز۔

اٹھے چھوٹے صاحب میں آپ کو اندر چھوڑ آتا ہوں وہ اس کو اٹھا کر اندر لے گیا۔

+++++++++++++++++

اس نے دروازہ بجایا اور ویٹ کرنے لگی

دروازہ کھولا جی آپ کون وقاص نے پوچھا

جی میں عائزہ کی کالج فرینڈ ہوں مجھے اس سے ملنا ہے وہ بولی

کیوں کسی سلسلے میں ملنا آپ کو اس؟ نے گھور کر دیکھا اس کو اور پوچھا۔

میری دوست ہے وہ اس کا فون بند آرہا ہے رات سے مجھے اس سے بات کرنی ہے وہ بولی۔

ہاں دیکھ چکے ہیں ہم اس کو اور دوستوں کو آپ جائے یہاں سے وقاص نے کہا اور دروازہ بند کر دیا

ارے سنیئے تو ایک بار تو بات کرنے دیں اس سے پلیز آپ بات تو سنے میری وہ دروازہ بجا رہی تھی پر کوئی جواب نہیں آرہا تھا۔

اتنے میں ایک گلی کا آدمی اس کے پاس آیا پوچھا کیا ہوا میڈم آپ دروازہ کیوں بجا رہی ہیں

میں عائزہ کی دوست ہوں اس سے ملنے آئی ہوں اور یہ دروازہ نہیں کھول رہے اس نے غصے سے کہا۔

اس آدمی نے پہلے اس کو اور پھر اس کی گاڑی کو دیکھا اور بولا۔

دوست تو دیکھو یار تبھی تو انکی بیٹی کے رنگ ڈھنگ بدل گئے ہیں کالج کا اثر لگ گیا انکی بیٹی کو وہ آدمی ہنسا عجیب طرح سے

وہ اس بات سن کے سمجھ گئی یہ کوئی جاھل انسان ہے وہ گاڑی لے کر نکل آئی وہاں سے واپس اس گلی سے نکلتے ہی اس نے پہلی کال شاہ جہاں کو ملائی جو اٹھا نہیں رہا تھا۔

++++++++++++++++

اس آنکھ کھولی تو گھر میں شور ہو رہا تھا وہ رات سے کمرے میں تھی باہر نہیں گئی تھی امی اس کو منع کر دیا تھا۔

اس نے آواز پر غور کیا تو وہ آواز اس کو مامی کی لگی اس نے ہمت کی اور آہستہ سے دوازہ کھولا سامنے منظر صاف تھا سارے خاندان والے اکھٹے آئے ہوئے تھے اور مامی کھڑی ہو کے چلا رہی تھیں اس کے ابو سر جھکا ہوا تھا وقاص کونے چپ کھڑا تھا سن رہا تھا ان کی۔

بڑا بول رہے تھے اس دن آپ باپ بیٹے میری تربیت پر آج کیوں زبان بند ہے آپکی بولو نا اچھا ہوا جو میں رشتہ توڑ دیا اس کالی سے ورنہ آج یہ دن میں دیکھ رہی ہوتی آپ سب مجھے بہت سنایا تھا آج تو ان کو کچھ بولو مجھے خاندان سے باہر کیا تھا اب ان کو بھی کرو آپ سب مامی نے سب کو کہا جو خاندان کے بڑے ساتھ آئے تھے انکو کہا۔

اس سے آگے وہ سن نہیں پائی اور اندر آگئی تھی

کسی نے اس کی نہیں سنی تھی ایک ویڈیو سے سب نے آپس میں اس کے کردار فیصلہ کر دیا تھا

دوسروں کا دکھ نہیں تھا اس کو دکھ اپنی امی بھائی اور بابا کا تھا جن کو اپنی ہی تربیت پر یقین نہیں رہا تھا ہم لڑکیاں چاہے کتنے خواب خواہشیں مار لیں اپنے باپ بھائی کے لیے گھر عزت کے لیے پر ایک چھوٹی سے بات سب برباد کر دیتی ہے میں کیا کیا محبت کی پر دل میں دبالی شاہ جہاں کے آگے مکر گئی میں ابو اور بھائی کے لیے اور آج۔

اسے خواب یاد آگیا تھا شکوہ نہیں کرنا کسی سے اف نہیں کرنی بابا جی کی بات اس کے کان میں گونجی اس نے آنسو سختی سے صاف کرے اور اٹھ گئی

++++++++++++++++++++++++

سرکار آپ کے کھانے کو کچھ لاؤں رحیم علی نے کہا

نہیں ابھی کچھ نہیں چاہیے یار بس سوچ رہا ہوں اتنی بڑی زمینداری دے گئے بابا جی مجھے کیسے کر پاؤں گا میں یہ سب الہی بخش نے کہا۔

سرکار اللہ بہتر کرے گا آپ صبح سے بیٹھے تھے اب آرام کریں رحیم علی نے کہا

ٹھیک ہے تو جا اب آرام کر الہی بخش نے کہا

اب اس کو خیال آیا بابا جی جانے سے پہلے کچھ کہہ کر گئے تھے۔
تجھے سونپ کر جا رہے ہے یہ سب امید ہے ہم نا امید نہیں ھو گئے ایک بہت بڑا کام بھی
دے رہے تجھے وہ تجھے کرنا ہے الہیٰ بخش آزمائش تو تیری بھی ہے پر تو تجھے بھی لگانا ہے
اگر پورا اترا تو بابا جی کی باتیں یاد کر رہا تھا وہ میری کیا آزمائش ہو گئی کسی بات کی خیر یہاں
تک تو آ گئے ہیں آگے بھی چلے جائے گئے۔اس کروٹ بدلی اور سو گیا

++++++++++++++++++++++++

وہ قرآن پاک پڑھ رہی تھی جب اس کے ابو آئے کمرے میں وہ اس کو قرآن پڑھتا دیکھ
کر چپ ہو کے بیٹھ گئے انتظار کرنے لگے کے اب
اس نے پڑھ کے بولا جی ابو آپ نے کچھ کہنا ہے عائزہ نے کہا؟
کہنا تو بہت کچھ ھے تمہیں پر بس ایک بات بتاؤ ہماری تربیت میں کہاں کمی رہی گئی تھی
جو تم نے یہ کیا ایک بار بھی نہیں سوچا ہمارا ہماری عزت کا کچھ تو سوچتی تم انہوں نے دکھ
سے دیکھ کر کہا۔
افسوس تو مجھے بھی اس بات کا ہے ابو اپنی ہی تربیت پر یقین نہیں آپ کو لوگوں نے بولا
آپ نے مان لیا جو دیکھا سچ سمجھ لیا ابو ہر سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں اکثر جو دیکھتا وہ ہوتا
نہیں ہے نظر کا دھوکا بھی ہوتا ہے ہم بیٹیاں چاہے کچھ بھی کر لیں ابو آپ مردوں کا

یقین نہیں پاسکتی ہیں آپ مردوں کا یقین بند موٹھی میں ریت جیسا ہوتا ہے جو ھاتھ سے پھسل جاتی ہے میں آپ کو اپنی صفائی میں کچھ نہیں۔بولوں گئی اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں تو اللہ پاک مجھے سزا دیں گے اگر میں سچی ہوں تو وہ خود ہی سچ سب کے سامنے لائے گئے یہ قرآن پاک میرے سامنے ہے میں اپنا فیصلہ ان پہ چھوڑا جو آخرت کے دن کا مالک ہے ہاں اگر آپ سزا دینا چاہتے ہیں بھائی کی طرح تو بے شک دیں میں اف تک نہیں کروں گئی آپ میرے ابو ہیں آپ کا حق ہے بے شک آپ مجھے مار لیں پیٹ لیں عائزہ نے کہا

اس نے نظر اٹھ کر نہیں دیکھا تھا اپنے باپ کو وہ

نظر جھکا کے ہی ھمیشہ بات کرتی تھی ان سے آج بھی اس کی نظر جھکی ہوئی تھی

وہ بے یقینی سے اس کو دیکھ رہے تھے اٹھ کر جانے لگے تو بولی

آپ سے ایک گزارش ہے ابو ایک بار مجھے بابا جی کے لے چلیں درگاھ پر یہ احسان ھوگا آپ کا مجھے پر عائزہ نے کہا

وہ مڑے اس کو دیکھا جو واپس قرآن پاک کھول رہی تھی ایک عجیب سا سکوں تھا اس کے چہرے پر پر جو غلط ہو وہ ایسے سکوں میں تو نہیں ہوتے وہ ٹھنڈے سانس بھر کر باہر چلے گئے تھے

ان کے جاتے ہی عائزہ نے کھولے دوازے کو دیکھا اور دو آنسو اس کے گال پر آئے اس نے صاف کر دیے

++++++++++++++++++++++

آج چوتھا دن تھا عائزہ کی کوئی خبر نہیں تھی اس کو اس کا اندر جیسے جیسے کٹ رہ گیا تھا کسی پل اس کو سکوں نہیں تھا اس کا نمبر بند تھا بھائی اسکا اس سے ملنے نہیں دے رہا تھا اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ پل پل کانٹوں پہ چل رہا ہے

اس کے ڈیڈ اور ممی نے دیکھ لی اس کی حالت اس کے ڈیڈ نے ذاکر سے کہہ کر عائزہ اور گھر والوں کا سب پتہ کر لیا تھا وہ غریب لوگ تھے پر عزت والے تھے اس سب ان کی بہت رسوائی ہوئی تھی اور اس سب کے پیچھے جس کا ہاتھ تھا اس کا بھی پتہ چل گیا تھا انکو اس کے ڈیڈ اس کو یہی بتانے آئے تھے اس کے روم میں۔

تم کسی نتاشا نام کے لڑکی کو جانتے ہو؟ وہ بولے

نہیں ڈیڈ کیوں کیا ہوا؟ شاہ جہاں نے کہا

یہ سب اس نے کیا ہے وڈیو اس کے موبائل سے بنی ہیں اور شوشل میڈیا پر بھی اس نے ڈالی ہے اس کے ڈیڈ بولے۔

میں تو جانتا بھی نہیں اس کو پھر اس نے یہ سب کیوں کیا اور کس وجہ سے شاہ جہاں نے

حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا کوئی دشمنی نکلی ہو اس نے تم سے بیٹا یاد کرو کچھ تم وہ بولے۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کے اس کا فون بجا اس نے میسج کھولا پڑھا اور آٹھ کھڑا ہوا اس کے

ڈیڈ حیران ھوگئے جہاں جا رے کیا ہوا وہ بولے۔

ڈیڈ کہیں نہیں بس جاؤں گا جلدی میں اور روم نکل گیا وہ۔

اس عائزہ کی دوست کا میسج آیا تھا کے وہ درگاھ جا رہی اپنے ابو کے ساتھ اور بھاگا درگاھ پر

دل میں سوچ رہا اور کچھ نا سہی وہ اس کو دیکھ ہی لے گا اتنے دن سے اس کو دیکھا ہی نہیں

تھا اس نے

وہ دعا کر کے باہر آئے بابا جی کا پوچھ رہے تھے

بابا جی تو کہیں اور چلے گئے ہیں حاضری پر ایک اور آئے ہوئے ہیں ان کو بابا جی ہی یہاں

کی زمیداری دے گئے ہیں آپ ان سے دعا کرالیں جناب رحیم علی نے کہا۔

وہ دونوں اس طرف گئے جہاں الہیٰ بخش تھا وہ بیٹھا ہوا تھا

اسلام علیکم سرکار عائزہ کے ابو بولے

وعلیکم السلام خیر ہے سب کیسے آنا ہوا الہیٰ بخش نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی سرکار بس آزمائش گئی ہے ایک اس لیے حاضر ہوا اور اس نے بھی کہا کے بابا جی سے ملنا ہے تو اس کو لے آیا میں انہوں عائزہ کی طرف دیکھ کہا۔

بیٹا وہ تو چلے گئے حاضری پر ہماری حاضری ہے اب ادھر خیر ہے بچے الٰہی بخش نے کہا

جی بس ایسے ہی ان سے ملنے کا دل تھا تو آ گئی عائزہ کہا اور ان کا چہرہ دیکھ رہی جس کے رنگ بدل گئے تھے۔

تو یہاں پہ گھمنڈی انسان الہی بخش نے کہا۔

آپ یہاں پر اور بابا جی کہاں ہیں شاہ جہاں نے ے حیرت سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عائزہ نے مڑ کر دیکھا اس کی جان ہی نکل گئی جسم سے۔

تو یہاں آیا کیوں ہے اور ان کا نام بھی مت لینا اپنی گندی زبان پر مغرور انسان الٰہی بخش نے غصے سے کہا۔

وہ آگے گیا اور ان کے پاؤں میں گر گیا مجھے معاف کر دیں آپ دعا نے میری زندگی ہی بدل دی میں یہاں آ گیا کی دعا سے آپ کہا تھا تو جلے گا میں واقعی جل رہا ہوں مجھے کہیں۔ سکوں نہیں ہے مجھے معاف کر دیں آپ شاہ جہاں ابھی بول ہی رہا تھا کا الٰہی بخش نے اس کو لت مار کر دور کیا خود سے

دفعہ ہو ھو جا یہاں سے تو تجھے معافی نہیں ملے گئ کبھی بھی گھمنڈی انسان الہی بخش نے کہا۔

میں واقعی غلط تھا پر اب نہیں اس دن میں نے غلط کیا مجھے معاف کر دیں پلیز آپ وہ واپس ان کے قدموں میں آ کے بولا

عائزہ حیرت سے سب دیکھ رہی شاہ کی تڑپ اس سے برداشت ہو رہی تھی تب اس کے ابو بولے

اس کے وجہ سے ہم پہ اتنا برا ٹائم گیا ہے سرکار وہ بولے۔

کیا کیا ہے اس نے ؟الہیٰ بخش نے کہا۔

شاہ جہان نے عائزہ کو دیکھا اور اس کے ابو کو وہ بول رہے تھے۔

تجھے جیسے انسان سے اور توقع بھی کیا کی سکتی ہے مردود انساں الہیٰ بخش نے لت مار کر اسے دور کیا۔

اس نے زخمی نظروں سے عائزہ کو دیکھا اور کہا میں محبت کرتا ہوں عائزہ سے اور جو کچھ ہوا ہے اس میرا کوئی ھاتھ نہیں ہے یہ عائزہ نتاشا نے کیا ہے میں نے نہیں کسی وجہ سے یہ سب کیا یہ مجھے نہیں پتہ عائزہ می جھوٹ نہیں بول رہا چاہو تو قسم لے لو تم مجھے تمھاری قسم ہے عائزہ شاہ جہاں نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سن رہے تھے تو الہیٰ بخش نے کہا

کیا تم پسند کرتی اس کو؟اس نے عائزہ سے پوچھا

نہیں یہ نہیں کرتی میں کرتا ہوں انکل عائزہ کا کوئی قصور نہیں ہے جو ھوا ہے اس کا

زمیندار میں ہوں شاہ جہان نے عائزہ کے ابو کو دیکھ کر کہا۔

الہیٰ بخش نے اس کو ایک زور کا تھپڑ مارا اس کا سر زمین لگا اور خون آنے لگا۔

عائزہ نے ایک قدم بڑھایا تھا کے اس کے ابو نے اس ھاتھ پکڑ لیا اس نے بے بسی سے

آپ اپنے باپ کو دیکھا پھر شاہ جہاں کو۔

میں محبت کرتا ہوں عائزہ سے اور محبت کوئی گناہ نہیں ہے اس نے الہیٰ بخش کو کہا پھر

عائزہ کو دیکھ کر کہا آپ مجھے نہیں چاہتی نا پر میں آپ کو بہت چاہتا ہوں اور اپنی آخری

سانس تک چاہوں گا آپ کو عائزہ شاہ جہاں نے کہا۔

اس کا منہ بند کریں سرکار آپ اور سمجھادیں اس کو آپ دور رہے میری بیٹی سے یہ عائزہ

کے ابو نے کہا الہیٰ بخش کو۔

چل نکل یہاں سے دفعہ ہو اب نام بھی نا لینا بچی کا اپنی زبان سے اٹھا نکل یہاں سے

محبت کریں گئے اور تیرے جیسے لوگ جا نکل یہاں سے الہیٰ بخش نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں ہم جیسے لوگ محبت نہیں کر سکتے کیا یا ہم پہ محبت گناہ ہے محبت تو محبت ہے دل سے دل کی روح سے روح کی محبت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا یہ کبھی بھی کہیں ہو سکتی ہے کیا آپ نے کی کبھی محبت جو ایسے کہہ رہے آپ؟ شاہ جہاں نے کہا

تو کون ہوتا ہے مجھ سے سوال کرنے والا ہاں الہیٰ بخش نے اس گلے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا اس کو باہر دوازے پر لے جانے لگا وہاں لا کے اس کو دھکا دیا اور وہ سیڑ ھیوں پر گرا۔

نکل دفعہ ہو یہاں سے اب نظر آنا مجھے تو یہاں پہ الہیٰ بخش نے کہا۔

اس نے تڑپ کر عائزہ کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لے کر خود پر قابو کر کے بیٹھی تھی۔

میں نہیں جاؤں گا یہاں سے میں سچا ہوں میرا پیار میری محبت سچی ہے یہ ثابت کرون گا اب میں عائزہ میری محبت میں کوئی ملاوٹ نہیں میں بہت شدت سے چاہتا ہوں تمہیں اور مجھے یقین ہے اپنے محبت پر ایک دن تم بھی مجھے چاہو گئی اور خود آ وگئی میرے پاس شاہ جہاں نے کہا۔

چلو یہاں سے عائزہ کے ابو نے اس کو کھینچا اور لے جانے لگا وہاں سے۔

میں یہی پہ تمہارا انتظار کروں گا عائزہ اپنی آخری سانس تک کرون گا مجھے یقین ہے تم آ و گئی عائزہ شاہ جہاں نے چلا کر کہا۔

عائزہ مڑ کر اسے دیکھ رہی تھی وہ اپنا خون صاف کر رہا تھا آپ ے بازو سے اور اس کو دیکھ رہا تھا۔

+++++++++++++++++++

وہ سوئی ہوئی تھی اس نے خواب میں دیکھا

سانپ اس کے جسم چپک گئے ہیں کٹ رہے ہیں وہ چیخ رہی ہے چلا رہی پر کوئی اس کے پاس نہیں آ رہا اتنے میں ایک آدمی نظر آیا اس وہ اسے غصے سے دیکھ رہا تھا جو بویا ہے وہ کٹے گئی تو ایک بے گناہ معصوم کو رسوائی تیرے سر ہے لڑکی تو نے اچھا نہیں کیا ان کے ساتھ وہ غصے سے بولے۔

میں کیا کیا ایسا جو تم ایسے کہہ رہے ہو مجھے چھڑ واان سے یہ کھا جائے گئے مجھے اس نے چلا کر۔

جب تجھے احساس ہی نہیں کے تو نے کیا ہے تو تجھے چھڑ وانا کیسا پھر جس دن تجھے احساس ہو گا پھر سوچے گئے تیرا وہ بولے اور جانے لگے۔

نہیں رو کو مجھے بتا کے جاؤ میں نے کیا ہے ان سے میری جان چھڑ وا پلیز سنو میری بات سنو وہ چلا رہی تھی۔

نتاشا نتاشا کیا ہوا آنکھیں کھولو کیا ہوا نتاشا اسکی روم مٹ اس کو ہلا رہی تھی۔

وہ زور سے چیخ کر اٹھ گئی اس کی دوست بھی ڈر گئی یار کیا مسئلہ ہے تمہارا آج تیسری رات ہے تمہارا یہ ڈراما چل رہا ہے وہ غصے سے بولی۔

یار میں ڈر گئی تھی خوفناک خواب دیکھا میں نے نتاشا نے کہا۔

تو خود ڈرو نا دوسروں کو کیوں ڈرا رہی تم اگر یہی رہا تو اپنا روم الگ کرو تم بھائی میں رہ سکتی

ایک نفسیاتی کے ساتھ اس لڑکی نے کہا اور آٹھ کے تیار ہونے لگی۔

نتاشا اس کو دیکھ رہی تھی اس کے دل نفسیاتی لفظ تیر کی طرح لگا تھا۔

+++++++++++++++++

آج تیسرا دن تھا درگاہ سے آئے ہوئے اس کو پر وہ خود کو وہی چھوڑ آئی تھی شاہ جہاں کے پاس اس کے لفظ ہر وقت اس کے کانوں نے گونجتے رہتے تھے وہ کسی سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی ابو نے گھر آ کے سب بتا دیا تھا امی اور وقاص کو اب امی اس سے آ کے کھانے کا پوچھ جاتی تھی وہ انکار کر دیتی تھی تو وہ چپ کر کے وہاں سے چلی جاتی تھیں۔

اس کو پیاس لگی اس نے دیکھا پانی ختم ھو گیا ہے وہ پانی لینے کے لیے باہر نکلی اس کو آواز آئی کسی کی ساتھ والے کمرے سے وہ وہاں مڑ گئی اس کی نظر اس پر جو اس دن درگاہ پر شاہ جہاں کو مار رہا تھا ایک پل کے عائزہ کو اس سے نفرت ہوئی وہ کچھ بول رہا تھا۔

وہ وہاں جائے یا نا جائے ابھی تک بیٹھا ہے وہاں پہ کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے آپ لوگ کے لیے یہی بہتر ہے آپ لوگ یہ شہر چھوڑ جائے خاندان والے تو آپ کو چھوڑ چکے ہیں نا کسی دوسرے شہر چلے جائے آپ لوگ الہیٰ بخش نے کہا۔

پر سرکار ہم جائے کہاں پر اس شہر کے سوا ہمارا کوئی دوسرا جانے والا بھی نہیں جہاں ہم جا سکے عائزہ کے ابو بولے۔

میں جگہ بتاؤ گا وہاں چلے جانا تم لوگ پہلے میں وہاں اطلاع کروا دو جگہ بنا والوں پھر بتاؤں گا آپ لوگ کو الہیٰ بخش نے کہا۔

عائزہ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی یہ شہر چھوڑ کر جانے کا سن کے دور تھے پر ایک شہر میں تو تھے اس کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے رحیم علی کی نظر اس پڑی وہ دروازے پر کھڑی آنسوں بہا رہی تھی وہ سمجھ نہیں پیا اس کو ابھی وہ اس کو دیکھ ہی رہا تھا وہ آنسو صاف کر کے چلی گئی وہاں سے۔

+++++++++++++++++++++++

آج تیسرا دن تھا شاہ جہاں کا کچھ پتہ نہیں تھا انکو پورا شہر دیکھ لیا ذاکر نے اور اس کے لوگوں نے پر کہیں سے کچھ پتہ نا چلا شاہ جہاں کی ممی کی طبیعت بھی بگڑ گئ تھی وہ اسپتال میں داخل تھیں ذاکر اپنے بڑے صاحب کے ساتھ وہاں تھا اس کا فون بجا اس نے اچھا ہاں ٹھیک تم لوگ وہی رہو میں آتا ہوں وہاں پہ اس کہا اور فون بند کیا۔

کیا ہوا کچھ پتہ چلا کس کا فون تھا؟ وہ بولے اپنی بیگم کو سوپ پلاتے ہوئے پوچھا۔

بڑے صاحب جی وہ چھوٹے صاحب درگاہ پر بیٹھے ہیں ذاکر نے جیسے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا وہ دونوں ہل نہیں پائے۔

میرا بچہ درگاہ پر کیا کر رہا ہے؟ اس کی ممی تڑپ کے بولی۔

میں نہیں جانتا بیگم صاحبہ بس اتنا پتہ چلا کے وہ وہاں ہیں میں جاتا ہوں انکو لے کر آتا ہوں یہاں پہ ذاکر نے کہا۔

میں بھی ساتھ چلوں گئ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیگم آپکی طبیعت نہیں ٹیھک وہ لے آئے گا اس یا میں جاتا ہوں نا آپ آرام کریں انکے ہسبنڈ بولے۔

مجھے نہیں پتہ مجھے جانا ہے اس کے پاس انہوں نے کھینچ کر ڈرپ اتری اور باہر نکل گئ۔

گاڑی جلدی چلائیں وہ بے صبری سے بولی۔

بیگم آپ صبر رکھیں ہم پہنچ جائے گئے وہاں وہ بولے تڑپ تو وہ بھی گئے تھے جب سنا ان کا بیٹا درگاہ پر بیٹھا ہے۔

جیسے وہاں پہنچے اس کی ماں باہر نکل کر بھاگتی ہوئی درگاہ میں گئی۔

بیگم آرام سے آپ پہلے ہی ٹھیک نہیں ہیں وہ بولے۔

بھاگتی ہوئی جا رہی تھی جب ان کی نظر اپنے بیٹے پر پڑی شاہ جہاں میری جان وہ دوڑ کر گئی اس کے پاس اس حالت دیکھ کر وہ دونوں اور تڑپ گئے

بڑھی ہوئی شیو میلے کپڑے سر پر زخم ہونٹ بھی پھٹا ہوا پہلی نظر وہ ان کو ئی دیوانہ ملنگ لگا۔

یہ کیا حالت بنالی میرے بچے نے کیا ہوا میری جان کیوں ہو کیا ہوا بچے کو وہ روتے ہوئے بولی۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور بولا عائزہ آگئی کیا شاہ جہاں نے کہا

بیٹا ہم ہیں یہ تمہاری ممی میں تمہارا ڈیڈ ہوں وہ بولے۔

ممی ڈیڈی عائزہ آگئی نا میری محبت اس کو لائی گئی نا ممی میں اس سے سچی محبت کرتا ہوں وہ آئی گئی نا ممی اس نے روتے ہوئے کہا اور ماں کی گود میں سسک سسک کر رونے لگا۔

اس کی ممی نے اپنے شوہر دیکھا ایسا پہلی بار ہوا تھا ان کا اکلوتا بیٹا رو رہا تھا ایسا تو کبھی ہوا وہ اور روئے ان کا بیٹا ہنسنے کھیلنے والا بیٹا آج پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا سہی کہتے ہیں عشق کا روگ جس کو بھی لگتا ہے تو وہ ہنسی چھین لیتا جوانی کھا جاتا ہے۔

روگ ھجر دا مار مکاوئے

کون ہے یہ عائزہ جس نے یہ حال کر دیا ہے میرے بیٹے کا اس کی ممی بولی۔

تم کیوں اس حال ہو بیٹا ایسا کیا اس میں نا کلاس کوئی اس کی نا خوبصورت ہے وہ جو تم ایسے کر رہے ہو اس کے ڈیڈ بولے۔

محبت کلاس یا خوبصورتی دیکھ کر نہیں ہوتی ڈیڈ محبت تو دو روحیں پاس میں کرتی ہیں میری روح اس کو چاہتی ہے ڈیڈ میری روح کو اس کی روح کھینچتی اپنی طرف وہ اگر سامنے نا ہو تو پیاسا ہوتا ہوں میں ڈیڈ شاہ جہاں نے کہا۔

پھر صرف تم ہی کیوں تڑپ رہے ہو میری جان اس کی بھی تو روح ہے نا اس کا بھی تو دل ہے نا پھر وہ کیوں کھینچتی تمہاری طرف بیٹا اس کی ممی نے کہا۔

ممی موم کے اندر کے دھاگا جلتا ہے تو ہی موم پگھلتی ہے نا آپ کا بیٹا وہ دھاگا ہے ابھی تو جلنا شروع ہوا ہے موم تک پہنچنے دیں پھر پگھلنے لگی گئی بھی مجھے یقین ہے ممی شاہ جہاں نے کہا۔

اس کے ماں باپ حیران ہو کے اس کی باتیں سن رہے تھے کیا تھا ہمارا بیٹا اور کیا ھو گیا ہے اس کو اس کی ماں نے اس کو گود سے اٹھایا چلو اب گھر چلو بیٹا اب حالت دیکھو اپنی تم اس ممی بولی۔

نہیں میں جاؤں گا یہاں سے اگر وہ آئی اور میں نا ہوا تو وہ لوٹ گئی تو میں اس کو کہا ہے میں یہی پر اسکا انتظار کروں گا ممی۔ شاہ جہاں نے کہا۔

یہ کیا پاگل پن ہے شاہ جہاں گھر نہیں جاؤ گے یہی رہو گے اب کیا تم ملنگ بنو گئے یہاں بیٹھو گے اس کے ڈیڈ نے غصے سے کہا۔

یہاں بیٹھنے والے درویش ہوتے ہیں وہ راستہ دیکھتے ہیں ملنگ کا بھی اپنا مقام ہوتا میں نہیں بن سکتا ایسا کبھی بھی میں بس عائزہ کا انتظار کر رہا ہوں وہ آئی گئی ڈیڈ شاہ جہاں نے باہر کی طرف دیکھ کر کہا اس کی آنکھوں میں انتظار تھا۔

جو بھی میری جان تم ابھی گھر چلو بعد میں خود جاؤ گئی اس سے بات کروں گئی اس ماں باپ سے بھی بات کروں گئی بس وہ ماں جائیں گے تم گھر چلو بیٹا اٹھو اس کی ممی نے کہا۔

کیا بات کریں آپ اس سے ممی اس کو یہ بولیں گئی تم بھی کرو میرے بیٹے محبت ممی یہ محبت ہے زبردستی کی چیز نہیں ہے ناوہ کوئی کھلونا ہے جو مجھے خرید کر دیں گئی شاہ جہاں نے کرب سے کہا۔

جو بھی ھے بیٹا ہم کچھ کر کے لے آئے اس کو بس تم گھر چلو اب اس کے ڈیڈ بولے۔

میں اس کا دل اپنی محبت سے جیت کر دیکھا گا ڈیڈ ایسے نہیں زبردستی نہیں آپ لوگ گھر جائے میں بھی جاؤں گا آپ جائے ممی کو لے کر گھر ڈیڈ اس حتمی طور پر کہا اپنے باپ سے اور جا کے درخت کے نیچے لیٹ گیا۔

اٹھو چلو بیگم ہم گھر چلتے ہیں اب وہ بولے۔

پر شاہ جہاں ایسے کیسے رہے گا یہاں پہ میں نہیں دیکھ سکتی شہاب الدین اپنے بیٹے کو وہ تڑپ کر بولیں۔

میں ہوں نا میں کرتا ہوں کچھ نا کچھ تم گھر چلو اب وہ انکو سمجھا کر وہاں سے لے گئے۔

++++++++++++++++++++++++++++++++

تہجد کی نماز پڑھ رہی تھی آنسو رک نہیں رہے تھے اس کے آج پھر وہ سجدے میں تھی۔

اللہ پاک مجھے یہاں سے نہیں جانا دور ہی سہی پر ایک شہر تو ہم ہر آنے والی ہوا اس کو چھو کر جب مجھے لگتی ہے ایسے لگتا دل کے زخموں کو آرام دے رہی ہے وہ ابھی تک وہی ہے میرا انتظار کر رہا ہے آپ کو پتہ ہے میں نہیں جا سکتی ہوں اس کے پاس آپ تو ہر چیز پر قادر ہیں نا اس کے دل سے مجھے نکل دیں آپ اس کو اپنے گھر بھیج دیں آپ

یارب العالمین دل جوڑ لیے آپ نے روح تک جوڑ لی آپ نے میری اس کے ساتھ پر زمانا نہیں ہٹ رہا میرے مولا آپ سمجھ دیں ان کو یا مجھے سمجھ دے دیں آپ یہ لوگ زیادہ سمجھدار ہیں اور میں اپنے دل کی ماری ہوئی زمانے کے ھاتھوں مجبور میں کیا کروں میرے مولا ایک طرف ابو اور بھائی ہیں ایک طرف شاہ جہاں میں آگ پہ چل رہی میرے رب پاک میری مدد کریں مجھے راستہ دیکھا دیں آپ وہ رو رہی تھی بول رہی تھی جب کسی نے اس کے سر پر ھاتھ رکھا اور آواز آئی۔

جی دوزخ وچ ڈیسی دڑ کے

تیری دوزخ وچ نارہ سان

جی جنت دے ڈیوے دلاسے

تیری جیت وچ ناتر سان

جیت دوزخ یوں ہی قائم رہن

میں دامن یار دا بھر سان

جھوڑا یار فرید قبول کرے

نا میں اتھا ور سان نے

نا او تھا ور سان

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

روتی کیوں ہے بیٹا دل والے روتے نہیں ہیں وہ درد کو سہتے ہیں چپ چاپ خاموشی

اف نہیں کرتے پھر پتہ ہے کیا ہوتا بیٹی بابا جی نے کہا۔

کیا ہوتا بابا جی اور آپ کہاں چلے گئے ہیں واپس جائے نا عائزہ نے ان کا ھاتھ پکڑ کر کہا۔

میں تو یہی ہوں بیٹا تیرے پاس تیرے دل میں جب دل میں ہوں تو دوری کیسی بیٹا

جب تو درد کو سہنے لگی نا درد خود ہی بھاگ جائے گا تم دور درد میں بھی مسکرا پھر درد کو

بھی درد ھو گا تیری مسکان سے بابا جی نے۔

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

اس نے آنسو صاف کر کے دیکھا تو وہاں بابا جی نہیں تھے اس نے چاروں طرف نظر گھومتی رہی وہ نظر نہیں آئے اس کو تو واپس سجدے میں چلی گئی۔

++++++++++++++

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

اے بھائو تو گھر چلا جا اپنے کیوں اس طرح تڑپا رہا ہے خود کو سرکار تجھے معافی نہیں دیں گئے رحیم علی نے کہا۔

میں غلط تھا میں نے غلطی کی پر جب احساس ہوا تو معافی مانگی میں نے اب معاف کرنا یا نا کرنا انکے ھاتھ میں ہے جو انکی مرضی انہوں نے کہا میں محبت نہیں کر سکتا کیوں کر سکتا

کیامیں انسان نہیں ہوں میرا دل نہیں ہے روح نہیں میری تو روح جوڑی ہے عائزہ سے مجھے یقین ہے وہ آئی گئی شاہ جہاں نے کہا۔

روح کی بات سے رحیم علی کو اس لڑکی کے آنسو یاد آ گئے جو وہ اس کے گھر دیکھ آیا تھا ابھی وہ سمجھا تھا تڑپ تو وہاں بھی ہے پر ظاہر نہیں ہے دبی ہوئی تڑپتی ہے اور یہ تڑپ بہت خطرناک ہے اتنے میں آذان ہوئی تو اس نے چل بھائو نماز پڑھتے ہیں ہم۔

نماز اور میں مجھے نہیں آتی نماز شاہ جہاں نے کہا۔

واہ یار تو بھی عجیب ہے بھائو مزا جی یار کے یہاں بیٹھا پر جو حقیقی محبوب ہے وہ پنچ بار بلاتا ہم پھر بھی نہیں جاتے چل اٹھ جا میں سیکھاتا تجھے نماز اور ملاتا تجھے اک حقیقی محبوب سے رحیم علی نے کہا۔

پر میرے کپڑے گندے ہیں شاہ جہاں نے پریشانی سے کہا۔

کوئی نہیں میرے کپڑے ہیں چل وہ دیتا ہو نہا دھو کر وہ پہن لینا تم وہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا تھا اپنی جھوپڑی میں وہاں اسے نے شاہ جہاں کو اپنے کپڑے دیے شاہ جہاں نے حیرت سے دیکھا ان کپڑوں کو اس ایسے دیکھتے ہوئے رحیم علی نے کہا۔

بھائو پتہ یہ کپڑے لائق نہیں ہیں پر مجے غریب کے پاس یہی ہیں ابھی۔

کپڑوں سے انسان لائق اور فائق نہیں بنتا ہے انسان کا اخلاق انسان کا کردار ہی اس کو لائق بنتا ہے خیر میرا تواب نا کردار اچھا رہا ہے نا اخلاق شاہ جہاں نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

کون کہتا بھائو تیرا کردار اور اخلاق اچھا نہیں ہے اگر جو کہتا وہ قسم سے اندھا ھو گا رحیم علی نے کہا۔

وہ ہنسنے لگا تیرا سرکار مجھے بد کردار اور

بد اخلاق ہی سمجھتا ہے اب کیا تم ان کو اندھا کہہ سکتے ہو شاہ جہاں نے کہا اس کی طرف سوالیہ نظروں دیکھا۔

تھوڑی دیر وہ چپ رہا پھر بولا ہر کسی اپنی نظر ہوتی ہے اور ہر نظر کا اپنا کمال ہوتا جہاں تک میں نے تم کو جانا ہے بھائو تم بہت بڑے دل کے ملک ہو اور کھرے ہو اپنی بات کے اور تم باباجی کے خاص ہو وہ جن کو خاص کرتے ہیں وہ کوئی معمولی تو نہیں ھو گا نا رحیم علی نے کہا۔

میں ان کا خاص ہوں یہ کس نے کہا تم کو؟ شاہ جہاں نے کہا۔

میں آج تک ان کو کسی کا ماتھا چومتے ہوئے نہیں دیکھا اپنے بیٹے کا چومتے تھے اس کے بعد تمہارا رحیم علی نے۔

ان کا بیٹا ھے گھر ہے تو کیا وہ وہاں گئے ہیں؟ شاہ جہاں نے کہا۔

بیٹا تھا گزر گیا جب بم دھماکہ چل رہے تھے اس میں اور گھر والی تو بہت پہلے ہی چلی گئ تھی ان کی رحیم علی نے۔

ایک ہی بیٹا تھا ان کا وہ آئے کب واپس؟ شاہ جہاں نے کہا۔

ہاں ایک ہی بیٹا تھا آنے کا نہیں پتہ بھائو جب جہان سے بلاوا آتا ہے درویش وہاں چلے جاتے ہیں رحیم علی نے کہا۔

تو اس لیے درویش بن گئے ان کا کوئی نہیں رہا تبھی شاہ جہاں نے۔

تم سے کس نے کہا بھائو یہاں وہ آتے ہیں جن کا کوئی نا یہ محبوب کا بلاوا ہوتا جس کو چاہے بلالے اب تو میں بھی یہاں ہوں تو تمہیں لگ رہا ھوگا کے میرا کوئی والی وارث نہیں

اس نے ہنس کر اسے دیکھا پھر میری ایک بیوی ہے دو بچے ہیں ماں ابھی ایک سال ہوا محبوب سے جاملی رحیم علی نے کہا۔

وہ حیرت اس کو سن رہا تھا پھر پوچھا یہ تم محبوب کا کو کہتے ہو اور بلاتا کیسے ہے؟ شاہ جہاں نے کہا

یار بھائو تو سوال بہت کرتا چل اٹھ جلدی کر مجھے بھی دیر ہو رہی ہے نماز پھر کبھی تجھے بتاؤں گا تجھے لے تو جارہا اس کے پاس مل لینا پوچھ لینا کیوں بلایا تجھے ایک بات بولیں بھائو

مجازی سے حقیقی محبوب کو جاتا انسان تو ابھی مزاجی کے پیچھے ہے حقیقی کے در کا اس سے مانگ دیکھ پھر کیسے مجازی تیرے پیچھے آتا ہے رحیم علی نے کہا۔

وہ اس کی باتیوں پر غور کرتا ہوا اٹھا اور نہانے چلا گیا۔

++++++++++++++++

دروازہ بجا وقاص نے کھولا وہ اجنبی لوگ کھڑے تھے جی کون ہیں آپ؟ اس نے پوچھا

یہ عائزہ کا گھر ہے نا ہمیں عائزہ سے ملنا ہے شاہ جہاں کی می نے کہا۔

آپ لوگ کون ہیں؟ وقاص نے پوچھا

میں شاہ جہاں کی می ہوں اور یہ اس کے ڈیڈ ہیں شاہ جہاں کی می نے کہا۔

ہم عائزہ سے ملنا چاہتے ہیں بیٹا کہاں ہے وہ اس کی می نے اندر آکر کہا۔

کیوں ملنا چاہتی ہیں آپ اس سے آپ کے وجہ سے جو بدنامی ہم سہہ رہے ہیں وہ کم ہے جواب آپ لوگ آئے یہاں پر وقاص نے غصے سے کہا۔

نہیں ہمارا ایسا کوئی مقصد نہیں ہے ہم اس سے اور تمہارے امی ابو سے بھی ملنا چاہتے ہیں اسکی می نے کہا۔

اتنے میں اسکے امی ابو بھی آگئے وہاں پر کون ہیں یہ لوگ رحمن صاحب نے کہا۔

میں شاہ جہاں کا والد ہوں اور یہ اسکی والدہ ہے ہم آپ سے بات کرنے آئے ہیں عائزہ اور شاہ جہاں کے رشتے کی ہم اپنے بیٹے کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتے وہ بہت چاہتا ہے عائزہ کو آپ اپنی بیٹی ہمیں دے دیں اس ڈیڈ نے جیسے منت کی۔

اب یہ کسر رہ گئی تھی پہلے بدنام کیا اب آئے ہیں رشتے کے لیے آپ لوگ وہ اس لیے کے آپ کا بیٹا درگاہ پر جا کے بیٹھ گیا ہے وقاص نے کہا۔

میں مانتی ہو جو غلط ہوا اس میں شاہ جہاں کا کوئی ھاتھ نہیں میں سچ کہہ رہی بہن آپ خود ایک ماں ہیں آپ خود کو میری جگہ پر رکھ کر سوچے پنچ دن سے میرا بیٹا درگاہ پر بیٹھا ہے اس آس پر کے عائزہ آئی گئی میں آپ کے آگے ھاتھ جوڑتی ہیں بھائی ہیں آپ میرے بہن کو خالے ھاتھ نا بھیجے آپ اس ممی نے روتے ہوئے کہا۔

آپ کا بیٹا اگر درگاہ پر بیٹھا ہے تو یہ آپ کا مسئلا ھے ہمارا نہیں ہم تو ویسے بھی جا رہے ہیں یہ شہر چھوڑ کر پھر نہیں آئے گئے کبھی یہاں پر وقاص نے کہا۔

کہاں جا رہے ہے آپ لوگ اگر آپ لوگ چلے گئے تو ہمارا بیٹا ٹوٹ جائے گا پلیز ایسے تو نا کریں آپ اس کے ڈیڈ بولے اس بار۔

Email: Neramag@gmail.com

کہیں بھی جائے آپ کو بتانے کے پابند نہیں ہم اور ہمارے جاتے ہی آپ کا بیٹا اٹھ جائے گا درگاھ سے پھر تو کوئی امید ہی نہیں رہی گئی تو وہاں کرے گا کیا وہ وقاص نے کہا۔

اسکی امید نہیں ٹوٹے گئی میں جانتی ہو آپ ے بیٹے کو وہ ضد کا پکا ہے اپنی آپ تو کچھ بولیں نا بھائی ہم سوالی آئے ہیں آپ کے پاس اس کی ممی بولی۔

ہمیں معاف کر دیں آپ اب اتنا کچھ ہوا آپکے بیٹے کی وجہ سے خاندان والوں نے چھوڑ دیا جہاں عزت سے جاتے تھے سر اٹھ کر وہاں جا ہی پاتے ہم اس لیے اب جاری ہم اس شہر سے معذرت آپ لوگ جاسکتے ہیں وہ بولے۔

بھائی ایک بار ہماری منت مان لے آپ پلیز شاہ جہاں نہیں رہے پائے گا عائزہ کے بنا اس کے ڈیڈ بولے۔

آپ ایک عائزہ کو تو بلائیں بھائی میں ایک بار اس سے بات کرنا چاہتی ہوں ایک بار عائزہ بیٹا عائزہ یہاں آؤ میں ہون شاہ جہاں کی ممی باہر آؤ بچے اس ممی نے عائزہ کو آواز دی۔

آپ لوگ جائے یہاں سے اور تماشا نا کریں وہ نہیں آئی گئی باہر جائے آپ لوگ یہاں سے وقاص نے غصے کہا۔

ایک بار بچی سے تو ملنے دیں آپ ہمیں ملنے سے کیا جاتا اس ڈیڈ نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ لوگ جاتے ہیں یا میں دھکے دے کر نکلوں آپ کو نکلے آپ یہاں سے وقاص نے کہا۔

چلیں بیگم ہم چلتے ہیں یہاں سے وہ اپنی بیوی کا ھاتھ پکڑ کر لے جانے لگے۔

ہاں جاؤ یہاں سے اس نے ان کو جاتے ہوئے کہا۔

++++++++++++++++++++++

وہ اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ڈرنک رہی تھی پر وہ آج کل بہت پریشاں ہوتی تھی اس کی روم میٹ نے اسکو اس روم نکلوا دیا تھا اب دوسرے روم میں تھی پر حالت اس کی وہی تھی وہی سانپوں کا خواب میں آنا ڈر جانا سب تو تھا ہی اب ایک اور نئ چیز ہوئی تھی اس کے جسم پہ ہر جگہ داغ نکل رہے تھے عجیب سے داغ تھے وہ پھیلتے جا رہے تھے۔

یار چاپ کیوں ہو اتنی تم آج بی بی اس کا بوائے فرینڈ بولا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی یار اس نے بات کرتے ہوئے اپنے بازو پر کھجلی کی۔

یہ کیا ہوا ہے تمہیں یہ کون سی بیماری لگ گئ اس نے گندہ سا منہ بنا کر کہا۔

یہ کوئی بیماری نہیں ہے بس ایسے ہوئے ہیں پتہ نہیں کیا ہیں نتاشا نے کہا۔

میرے پاس مت آنا تم پتہ نہیں کیا بیماری ہے تم۔ کو کہیں مجھے نا لگ جائے ہٹو تم وہ جو پہلے اس کے اتنا قریب تھی اس کو پیچھے دھکیلا اس نے۔

وہ حیرت سے اس کو دیکھنے لگی وہ تو دیوانہ تھا اس کا اب کیا ھو گیا اس کو۔

یار ایسا کرو تم جاؤ یہاں سے پلیز جب تمہاری بیماری سہی ھو جائے تب آجانا تم اس نے نتاشا کو اور نوکروں کو آواز دینے لگا جلدی آو یہ سب اٹھا کر باہر پھینکا اور میرے کپڑے نکلو جلدی سے اور یہ پوری جگہ صاف کرنا اس کہتے ہوئے پھر نتاشا کو دیکھا تم گئی نہیں ابھی تک جاؤ یہاں سے اس گندہ منہ بنا کر کہا۔

وہ ابھی اور ذلت نہیں برداشت کر سکتی تھی اس نے اپنا فون۔ اٹھایا اور نکل آئی وہاں سے کیا ہو گیا ایسا یہ سب کیوں کر رہے ہے میرے ساتھ ایسا وہ اب اور پریشان ہو گئی اور گاڑی چلا کی اور ڈاکٹر کے پاس گئی۔

+++++++++++++++++++

وہ چار دن سے شاہ جہاں کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا پر بند آرہا تھا پھر اس نے پریشان ہو کے اپنی اس دوست کو کال کی جو عائزہ کی دوست تھی رنگ جاری تھی۔

ہیلو کون؟ وہ بولی۔

میں یار تیمور کیسی ہو تم اس نے پوچھا؟؟

میں ٹھیک ہوں تم۔ کہاں گم ہو یار اتنا کچھ ہو گیا تمہاری کوئی خبر ہی نہیں ہے وہ بولی۔

کیاھو گیاہے میں سمجھا نہیں اور شاہ جہاں کہاں ہے اس کا نمبر بند ہے کیوں تیمور نے پریشانی سے کہا۔

اس کا تب سے بند ہے جب سے وہ درگاھ گیا تھا عائزہ سے ملنے وہ بولی۔

وہ وہاں کیوں گیا تھا اس ملنے ہوا کیا ہے پوری بات بتاؤ مجھے تم تیمور نے کہا۔

پھر اس نے ساری بات اس کو بتائی جو جو ہوا تھا وہ حیران پریشان سا سب سن رہا تھا

میرے پیچھے اتنا کچھ ھو گیا یار مجھے خبر تک نہیں ہے وہ شوک کی حالت میں بولا۔

تم تو وہاں جا کے غائب ھو گئے یار وہ بولی۔

غائب نہیں ہوا تھا سب ممی کی ٹیشن میں تھا اب وہ بہتر ہیں تو یہ مسئلہ ھو گیا ہے تیمور نے کہا۔

ٹھیک ہے میں شاہ جہاں کے گھر کے نمبر پر کال کرتا ہوں اس کی ممی سے پوچھتا ہوں اور تم پھر جا کے عائزہ کے گھر چکر لگا کر آؤ شاید کچھ پتہ چل جائے تیمور نے کہا۔

یار اس کا بھائی بہت باتیں سناتا ہے مجھے وہ بولی۔

یار جا پلیز دیکھ بار میرے لیے جا تو اس نے اس کی منت کی۔

ٹھیک ہے جاتی ہوں تھوڑی دیر تک پھر آ کر بتاتی ہوں کہا مسئلہ ہے وہ بولی۔

بہت شکریہ تیرا یار تیرا یہ احسان ہوا مجھے پر تیمور نے کہا۔

چل اب زیادہ نا بول میں کے نکلتی ہوں اوکے آ کے کر بات کرتی ہوں وہ بولی۔

اوکے اللہ حافظ تیمور نے کہا

اور اس نے فون بند کر دیا اٹھی اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور باہر نکل آئی پندرہ منٹ بعد وہ وہاں

تھی اس نے دروازہ بجایا اس کے ابو نے کھولا اس نے شکر کیا وہ نک چڑھ نہیں آیا

دوازے پر انکل عائزہ ہے گھر پر؟ اس نے پوچھا

ہاں ہے آ جاؤ آج آخری بار مل لو تم وہ بولے۔

کیوں انکل آخری بار کیوں اس نے حیرت سے پوچھا؟

کیونکہ ہم یہ ،ھر چھوڑ کر جا رہے ہیں ھمیشہ کے لیے وہ بولے۔

اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے انکو دیکھا اور اندر چلی گئی عائزہ کے پاس

یہ میں کیا سن رہی یار تم جا رہی ہو اس شہر سے پر کیوں وہ بولی۔

ہاں جا رہے ہیں اب شاید کبھی نا آئے یہاں پہ اس دکھ سے کہا۔

کیا تم جانا چاہتی ہو عائزہ اس نے اس سے سوال کیا؟؟

میرے چاہنے یا نا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یار میرا ایک کام کر دو بس میں ایک خط لکھ کر

دے رہی ہوں وہ جا کے شاہ جہان کو دے دو عائزہ نے کہا۔

اس کا کچھ پتہ نہیں پتہ نہیں کہاں ہے وہ کافی دن سے وہ بولی۔

مجھے پتہ ہے وہ کہاں ہے تم وہاں جا کے دینا اس کو خط میرا اور بولنا عائزہ نے کہا ہے میری التجاء مان لینا پلیز اس کاغذ پین اٹھایا اور لکھنے لگی لکھتے لکھتے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے صاف کر دیے اور خط اس کو دیا کہا درگاہ پر ہے وہ اسی دن سے جب وہ آیا تھا وہاں پہ تم یہ جا کے اس کو دینا اس کو کہنا گھر چلا جائے عائزہ نے کہا۔

کیا تم اس کو پسند کرتی ہو عائزہ اس نے اس سے سوال کیا؟؟؟

نہیں میں نہیں کرتی یہی بولا ہے اس کو خط میں اب وہ سمجھ جائے گا عائزہ نے کہا۔

تو اس بات گواہی تمہاری آنکھیں کیوں نہیں دے رہی ہیں عائزہ اس نے کہا۔

اس نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا تو اس کی امی اندر آ گئی جی امی کہیے عائزہ نے کہا اور ھاتھ سے اشارہ کیا کے خط چھپاؤ۔

اس نے جلدی سے اپنے بیگ میں ڈال دیا خط۔

وہ تم اپنا سامان باندھ لو جو جو لے جانا ہے گاڑی آ رہی ہے ایک گھنٹے تک تم بھی تیار ہو جاؤ جلدی سے اس کہانی بولی۔

جی امی میں کر لیتی ہوں وہ بولی تو وہاں سے چلی گئی اس کی دوست کو دیکھتے ہوئے۔

تم کچھ لو گئی یا نہیں یار اس نے پوچھا؟؟

نہیں میں بس اب چلتی ہوں جا کے دو اس کو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا جہاں بھی جانا مجھے سے کونٹیکٹ کرنا یار پلیز اس نے کہا۔

ٹھیک ہے کوشش کروں گئ اگر موقعہ ملا تو کرون گئ میں عائزہ نے کہا۔

وہ چلی گئ تو اس نے ایک ٹھنڈک سانس بھری اور لیٹ گئ بیڈ پر چھت پر چلتے پنکھے کو دیکھنے لگی۔

++++++++++++++++++++++++

وہ اور رحیم علی نماز پڑھ کر باہر آرہے تھے کے

الہیٰ بخش بھی مسجد کی طرف آرہا تھا اس دیکھ کر بولا۔

واہ اب منکر بھی نماز پڑھنے لگے ہیں مسجد میں تو اب مومن کہاں جائے گئے۔

منکر ہو یا مومن سرکار اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں منکر بھی تو مسجد کا کے ہی توبہ کرتا ہے

شاہ جہاں کہا۔

ی تو باتیں کرے گا اب ایک بات یاد رکھنا گھمنڈ سے بھرا انسان اگر دودھ سے بھی دھل جائے نا پھر بھی گھمنڈی ہی رہے گا الہی بخش نے کہا۔

شاہ جہاں نے سنا اور چپ کر کے وہاں چلا گیا درخت نیچے جا کر بیٹھ گیا اور آنے جانے والوں کو دیکھنے لگا۔

تب اسکی نظر علیزہ پر پڑی جو اس کی طرف آ رہی تھی وہ اس کو دیکھ چکی تھی اس کے پاس آ کر رک گئی۔

تم یہاں ہو تمہارا فون بھی بند ہے یار میں اتنی پریشان تھی وہ بولی۔

تم کو کس نے بتایا میں یہاں ہوں تم آئے کیسے کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا شاہ جہاں نے پوچھا؟؟؟

عائزہ نے بتایا کے تم یہاں ہو اسی نے بھجا مجھے تمہارے پاس وہ بولی۔

اس نے بھیجا تم کو کیوں بھیجا کیا ہوا ہے اس نے پوچھا؟؟؟

وہ لوگ شہر چھوڑ کر جا رہے ہیں کہیں اور اس نے یہ تمہارے لیے دیا ہے اس خط اس کی طرف بڑھایا۔

شہر چھوڑ کر جا رہے ہیں پر کیوں اس نے خط لیا اور پڑھنے لگا۔

شاہ جہان تمہیں جب یہ خط ملے گا میں تب تک یہاں سے بہت دور جا چکی ھو گئی اور تم سے بھی دور جا رہی ہوں میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے خط لکھا ہے کے میں تمہیں نہیں چاہتی ہوں تم میرا انتظار مت کروا اپنے گھر چلے جاؤ تم جو کچھ تم محسوس کرتے ہو وہ

میں بلکل نہیں کرتی ہوں میں تمہیں نہیں چاہتی شاہ جہاں تم میرا انتظار مت کرنا اب ہم یہاں کبھی نہیں آئے گئے مجھے پتہ ہے وڈیوز والا تم نے کچھ نہیں کیا جو کیا ہے ثنا شا نے کیا اس سزا اللہ پاک دے گا وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے میں نے ھمیشہ سب کچھ اللہ پاک پر چھوڑا ہے اور اب بھی سب کچھ اس کے حوالے ہے بے شک جو اپنا آپ ان کو دے وہ نا امید نہیں ہوتا مجھے بھی اب ان سے امید ہے وہ کریں گے بہتر کریں گے تم اپنا خیال رکھنا اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا پلیز

تمہاری عائزہ

اس نے خط پڑھا اور نیچے بیٹھتا چلا گیا اس نے ٹوٹتے ہوئے پوچھا علیزہ کیا وہ لوگ اب تک چلے گئے ہو نگ ؟؟؟

شاید نہیں کیوں میں جب وہاں تھی تو اس کی امی نے کہا تھا ایک گھنٹے تک گاڑی آئے گئ علیزہ نے کہا۔

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا چلو مجھے لے چلو وہاں پہ جلدی سے اس سے پہلے کے وہ نکل جائے اس کہا اور باہر کو بھاگا۔

وہ بھی اس کے ساتھ شاعری ہوئی گاڑی تک پہنچی وہ پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا گاڑی اسٹاٹ کرنے لگا پر ہو ہی نہیں رہی تھی کیا ہوا اسکو چل کیوں رہی یہ اس نے غصے کہا۔

کافی دن سے ایسے کر رہی ہے میں چیک نہیں کروائی یار علیزہ نے کہا۔

ایسی گاڑی رکھتے کیوں ھو پھر اس نے کہا اور باہر نکلا سامنے رحیم علی کھڑا تھا وہ بولا۔

کیا ہوا بھائو خیر ہے سب ؟؟؟؟

نہیں خیر نہیں ہے عائزہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہے مجھے ایک بار بات کرنی ہے اس سے پر گاڑی نہیں چل رہی ہے یہ شاہ جہاں نے کہا۔

میرے پاس ہے بائیک اس پر چلتے ہیں ہم رحیم علی نے کہا۔

اس یار تیری مہربانی بہت پر تجھے اس کے گھر کا پتہ ہے کیا، شاہ جہاں نے کہا۔

ہاں مجھے پتہ ہے اس دن گیا تھا سرکار ساتھ وہاں پہ جلدی کر باتیں بعد میں کرنا رحیم علی نے کہا اور بائیک اسٹاٹ کی وہ پیچھے بیٹھے گیا راستے میں بہت ٹریفک تھا جیسے تیسے وہ انکے گلی تک پہنچے ہی تھی سامنے سے گاڑی جاتی ہوئی دیکھائی دی وہ گھر کے گیٹ پر پہنچے تو تلا لگا تھا شاہ جہاں کے جسم سے جان نکل گئی اس ایک آدمی کو روک کر پوچھا بھائی یہ لوگ کہاں گئے اور کس وقت گئے ہیں ؟؟؟؟؟؟

یہ تو پتہ نہیں کہاں گئے پر ابھی ابھی نکلی ہے انکی گاڑی وہ سامنے ہی جا رہی ہے اس نے اشارہ کیا گاڑی کی طرف۔

شاہ جہان نے اس طرف دیکھا اور دوڑ لگا دی اس گاڑی کے پیچھے

وہ بھاگتا جا رہا تھا عائزہ رک جاؤ عائزہ رک جاؤ کرتا جا رہا تھا۔

رحیم علی اس کے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا بھائو رک جا بھائو بات سن رک جا رحیم علی چلا رہا تھا پر وہ سن ہی نہیں رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح بھاگتا جا رہا تھا اس سامنے پڑا پتھر نہیں دیکھا اور گر گیا وہ اس کا سر پھٹ گیا سڑک پر لگنے سے

وہ پھر اٹھا اور بھاگنے لگا

عائزہ عائزہ رک جاؤ

عائزہ عائزہ

وہ پھر سے گر گیا اور گاڑی بہت دور جا چکی تھی

وہ نیند میں تھیں وہ خواب دیکھ رہی تھیں کے ان کا بیٹا بھاگ رہا ہے پھر زور سے چلایا

عائزہ

وہ چیخ کر اٹھ گئی شاہ جہاں۔

کیا ہوا بیگم ٹھیک ہیں آپ وہ بولے ؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر ابیٹا میر اشاہ جہاں کہاں ہے مجھے جانا ہے اس کے پاس وہ تڑپ رہی تھی۔

بیگم وہ درگاہ پر ابھی رات کے بارہ بجے رہے ہیں وہاں کوئی نہیں ھوگا وہ بولے۔

مجھے نہیں پتہ مجھے اپنے بیٹے کے پاس جانا ابھی اسی وقت وہ کسی مشکل میں ہے کسی درد میں ورنہ ایسا مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا آپ چلیں نا اٹھ جائے اب وہ اٹھ کھڑی ہوئی ان کو بھی کھینچ رہی تھی کے اٹھ جاؤ۔

دل تو آج شام سے انکا بھی پریشان تھا پھر وہ بھی اٹھ گئے ڈرائیور کو کال کی کے گاڑی نکلے۔

++++++++++++++++++++++++++++++

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک اور ڈاکٹر کے پاس جاری تھی اس پنچ ڈاکٹر بدل لیے تھے پر کسی کو اس کی بیماری سمجھ نہیں آرہی تھی اب اس کو خواب میں سانپ کے ساتھ کسی کا رونا اور تڑپنے کی بھی آواز آتی تھی وہ ڈر کر اٹھ جاتی تھی پھر روتی رہتی تھی کافی دیر تک وہ ان ہی سوچ تھی کے اس آواز دی نرس نے کے آپا آپ کا نمبر آگیا ہے۔

وہ اٹھ کر اندر گئی ڈاکٹر کو اپنا مسئلہ بتایا۔

ڈاکٹر نے منہ بن کر کم چیک کر رہی تھی پھر بولی یہ کب سے آپ کو؟؟؟؟؟

دو ہفتے ہوئے ہیں تب سے یہ نتاشا نے کہا۔۔۔۔

کیا بیماری آپ کو پہلے بھی ہوئی ہے یا آپ کے خاندان میں سے ہے کسی کو یہ ڈاکٹر نے پوچھا؟؟؟؟

نہیں کسی کو نہیں تھی نا ہے مجھے ہی ہوئی ہے پہلی بار یہ نتاشا نے کہا۔۔۔

یہ تو میں نے آج تک کسی کو دیکھی ہے خیر میں دوائی لکھ کر دیتی ہوں آپ وہ لیں انشاء اللہ سہی ھو جائے گئی ڈاکٹر دوائی لکھے لگی پھر اس کو پھر اس کو پرچی دی دوائی کی۔۔۔۔

اس دیکھی پرچی بولا میں لے چکی ہوں دوائی پر کچھ فرق نہیں پڑا مجھے آپ کوئی اور دوائی دیں مجھے نتاشا نے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ کی بیماری دکھ کر آپ کو دوائی دی ہے لیں تو ہو جائے گا سہی ڈاکٹر نے کہا۔۔

نہیں پڑ رہا مجھے فرق کسی دوائی سے آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں کوئی دوائی کا اثر نہیں نہیں ہو رہا ہے اس پہ نتاشا نے غصے سے کہا۔۔۔

دیکھے اگر کو تسلی نہیں ہے تو آپ کو کسی اور ڈاکٹر کے پاس چلی جائے یا ٹیسٹ کروالیں آپ مجھے پر کیوں غصہ کر رہی آپ ڈاکٹر نے بھی غصے سے جواب دیا اس کو۔۔۔۔۔

میں غصہ نہیں کر رہی ہوں میں تنگ آ گئی ہوں میں اس بیماری سے کوئی علاج نہیں لگ رہا نا

کسی کو سمجھ آ رہا ہے یہ بیماری کیا ہے مجھے تو لگتا ہے مجھے کسی کی بد دعا لگ ہے نتاشا نے

کہا۔۔۔۔۔۔

نتاشا پاگلوں لگ رہی تھی اس کی باتیں سن ڈاکٹر کو شک ہوا یہ ذہنی مریض بھی

ہے۔۔۔۔

آپ ایسا کریں کسی دماغ والے ڈاکٹر سے رجوع کریں آپ کو ذہنی مسئلہ بھی ڈاکٹر نے

کہا۔۔۔۔۔

اس نے حیرت سے نہیں دیکھا ڈاکٹر کو اب ہر کوئی یہی کہتا تھا اس کو وہ خاموشی سے اٹھی

اور وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔

باہر سڑک پر ایک بینچ پر جا کے بیٹھ گئی میں نے کیا کیا ہے ایسا جو یہ سب ہو رہا ہے میرا

ساتھ کیا غلطی ہو گئی ہے مجھے سے کیا قصور ہے میرا کوئی تو مجھے بتا دے وہ اپنے آپ سے

بول رہی تھی کوئی دیوانی پاگل لگ رہی تھی کچھ بچوں نے کیچڑ اٹھا کر اس کو

مارا۔۔۔۔۔۔

وہ چونکی یکدم سے وہ چلانے لگی کیا کر رہے نہیں کرو بس کرو وہ چلا رہی تھی بچے اس کو

کیچڑ اٹھا اٹھا کر مار رہے تھے وہ جیسے تیسے کر کے جان چھڑا کر بھاگی

وہاں سے گاڑی میں بیٹھی سیدھا ہوسٹل آئی کچھ لڑکیاں اس کی حالت دیکھ کر آپس میں باتیں کرنی لگی کچھ ہنسنے لگی

وہ اب ان سب کی عادی ہو گئی تھی انکو اگنور کرا اپنے روم آئی وہ الماری کھولی اس نے اپنے کپڑوں والی اس کو عائزہ کا وہ دوپٹہ نظر آ گیا

جو اس نے اس دن اتارہ تھا اس کا اس کو جیسے سکتا ہو گیا ساری چیزیں اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے جو جو اس نے کیا تھا۔۔۔۔۔۔

مطلب میں جو کچھ عائزہ اور شاہ جہاں کے ساتھ کیا ہے یہ سب اس کی سزا ہے یہ میں کیا کر دیا عائزہ اور شاہ جہاں تو دن جو ہوا کالج میں آئے ہی نہیں دونوں پتہ نہیں کہاں چلے گئے تھے

میں ان سے معافی مانگو گئی میں جاؤ گئی ان کے پاس اس نے کپڑے نکلے اور گھس گئی وش ورم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

++++++++++++++

رات کا ٹائم تھا گاڑی آ کے درگاہ پر رکی وہ دونوں نیچے اترے اوپر گئے چاروں طرف نظر دوڑائی ان کو اپنا بیٹا کہیں نظر آیا

میں اس طرف دیکھتا ہوں شاہ جہان کے ڈیڈ بولے۔۔

وہ جا ہی رہے تھے انکو آواز آئی صاحب آپ لوگ شاہ جہاں بھائو کو ڈھونڈ رہے ہیں کیا رحیم علی نے کہا۔۔۔

جی اسی کو کہاں ہے میرا بیٹا وہ یہاں تھا اس کی ممی نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

ماں جی وہ ادھر ہے میرے ساتھ میری جھوپڑی میں آئے میں لے چلتا ہو آپ کو وہاں رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

وہ وہاں ہے چلو جلدی اس کی تڑپ کے اس کے پاس گئی وہ انکو لے گیا وہاں پر وہ زخمی حالت میں تھا پٹیا ہوئی تھی اس کی ماں تڑپ گئی۔۔۔

شاہ جہاں میری جان کیا ہوا میرے بیٹے کو انہوں نے رحیم علی دیکھ کر پوچھا؟؟؟؟

یہ چوٹ کیسے آئی ہمارے بیٹے کو کیا ہوا ہے بتاؤ اسکے ڈیڈ بھی تڑپ گئے؟؟؟؟؟؟

وہ صاحب آج عائزہ بی بی چلی گئی نا یہ وہاں گیا تھا اس کی گاڑی کے پیچھے بھاگ رہا تھا گر گیا چوٹ آگئی میں بڑی مشکل سے یہاں لیا ہو بھائو کو پٹیاں بھی میں زبردستی کرائی ہے رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

شاہ جہان کو کس نے بتایا وہ جا رہی ہے اس ڈیڈ بہت حیراں ہوئے؟؟؟؟؟؟

وہ جی ایک لڑکی آئی تھی عائزہ بی بی کا خط لے کر اس نے بتایا تو یہ چل پڑا روکنے ان کو رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا رہے تھے وہ خط کہا ہے اس کی ممی نے پوچھا

؟؟؟؟؟؟

جی وہ رہا بھائو سینے سے لگا کر سوئے ہیں اس نے اشارہ کیا شاہ جہاں کی طرف جو دوائی اثر

سے سو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ممی نے وہ خط نکالا اس کے ھاتھ کے نیچے سے اور پڑھنے لگی پھر رونے لگی کیوں یہ

حالت کر لی ہے بیٹا جو تم کو چاہتی ہی اسکے پیچھے تم نے۔۔۔۔۔

وہ نیند میں بولا عائزہ عائزہ اس نے آنکھیں کھولیں ھاتھ مارا خط نہیں ملا اس کو اس نے

دیکھا از کے ڈیڈ کے ھاتھ میں تھا خط اس نے جھپٹ کر چھنا خط۔۔۔۔

بیٹا یہ کیا حالت بنالی ہے اپنی تم نے میری جان اس کی ممی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

ممی وہ تڑپ کر انکی گود میں رونے لگا وہ چلی گئی ممی مجھے سے دور چلی گئی ممی وہ سسک

سسک کر رونے لگا۔۔۔۔

ہاں وہ چلی گئی ہمیں پتہ ہے بیٹا ہم گئے تھے اس کے گھر وہ لوگ نہیں مانے ہم رشتہ لے

کر گئے تھے وہاں پر پر بہت ذلیل کیا اس کے بھائی نے ہم کو اور نا عائزہ سے ملنے دیا اس

ممی نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگئی ممی ایک دن آگئی ممی محبت تو وہ بھی کرتی ہے مجھ سے ممی وہ گئی ممی شاہ جہاں ہچکی سے روتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ نہیں آگئی تم پاگل ہو رہے اس کے پیچھے وہ بول کر تو گئی ہے ناب نہیں آئی گئی واپس نا تم کو چاہتی ہے تو پھر یہ پاگل کیوں بیٹا میں نہیں دیکھ سکتا اپنی اولاد کو یوں تڑپتا ہوا اس کے ڈیڈ بھی رونے لگے اب۔۔۔

آپ نہیں سمجھ سکتے ڈیڈ اس کے لفظ نے سب بتادیا ہے مجھے پر وہ زمانے سے ڈر رہی ہے ایک دن اس کا یہ ڈر بھی ختم ہو جائے گا ڈیڈ شاہ جہاں نے کہا۔۔۔

کون سا لفظ بیٹا میں پورا خط پڑھ لیا ہے مجھے تو کہیں نظر آیا کچھ بھی تم نے کیا دیکھ لیا اس کی ممی بولی؟؟؟؟؟؟؟؟

یہی تو فرق ہے ممی محبت کی نظر کا اور عام نظر کا شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری باتیں نہیں سمجھ آتی اب بس بہت ہوا تم گھر چلو اٹھو اسکی ممی نے کہا۔۔۔

آپ لوگ کیوں آئے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا آپ کو جائے آپ لوگ گھر جائے ممی ڈیڈ شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔۔

اولاد تکلیف میں ہو تو کس کو سکون آتا بیٹا تم یہاں آ کے بیٹھ گئے ہم پہ کیا گزر رہی ہے تم کو پتہ بھی مانا کے تم اس کو پسند کرتے ہو ہم ماں باپ کا کوئی حق نہیں ہے ہمیں کیوں تم تکلیف دے رہے ہے تم اس کے ڈیڈ نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ھاتھ جوڑ لیے اپنے آگے ڈیڈ میں میں سب جانتا ہوں پر بے بس ہوں ڈیڈ مجھے معاف کر دیں ڈیڈ اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی ممی اور ڈیڈی نے ھاتھ کھول دیے اس کے ایسے نا کرو میری جان تم اس کی ماں رونے لگی اور پھر سے ماں کی گود سر رکھ کے لیٹ گیا اور باپ کا ھاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

+++++++++++++++

وہ جا رہی تھی اس سے دور پر اس کو ایسا لگ رہا تھا زندگی سے دور جا رہی ہے کوئی اس کی سانسیں نکل رہا ہے کافی بار اس کو لگا کوئی اس کو پیچھے سے پکار رہا ھے اس نے بار بار مڑ کر دیکھا کوئی نظر نہیں آیا اس نے ٹرین میں بیٹھنے نے پہلے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ٹھنڈی سانس بھری پھر اندر چلی گئی رات کا ٹائم تھا اس کا باپ بھائی ماں سو رہے تھے پر نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ سفر پر نہیں تھی اس کو یہ لگ رہا تھا پل صراط سے گزر رہی ہے وہ سیٹ سے اٹھی اور ٹرین کے دروازے پر آ کے بیٹھ گئی اور خود بخود ایک کلام فقرہ اس کے ہونٹوں پر آ گیا

نال ماہی او تیرے لگیاں دلیاں

نال سجن تیرے لگیاں دلیاں

عشق دا کلمہ بھر بیٹھے

اساں سر دا سودا کر بیٹھے

واہ مار اڈالا تو نے چھوکری کون ہے تو یہاں کیا کر رہی ہے لگتا ہے عشق کی ماری ہے ایک بوڑھی مائی جس نے جوگن جیسا لباس پہنا ہوا تھا وہ بولی۔۔۔

پتہ نہیں کون ہوں کیوں ہوں کہاں سے آئی ہوں عائزہ نے کھوئے ہوئے انداز سے کہا۔۔

جا کہاں رہی ہے تو لگ تو بھی مجھے میری طرح جوگن ہی رہی اس مائی نے کہا۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں جا رہے ہیں انکو ہی پتہ ہو گا جو لے جا رہے ہیں مجھے وہ بولے۔۔۔

ادھر دیکھ میری طرف اس مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔

اس نے دیکھا اس کی طرف اور وہ مائی خاموش ہو گئی پھر بولی اتنا درد تیرے اندر چھوکری باہر نکل لے اگر نہیں نکالا تو یا مر جائے گئی یا پاگل ہو جائے گئی تو روگ جاں نگل جاتا ہے انسان کھا جاتا ہے تو بھی روگ میں ہے ابھی تیری جان کو لگ گیا ہے روگ اس مائی نے کہا۔۔۔۔۔

کیافرق پڑتا کچھ بھی نہیں نگل لے یہ روگ کھا جائے مجھے میں اب جے کرنا بھی کیا ہے

اس نے کہا اور اٹھ کر چلی گئی وہاں سے-----------

وہ مائی اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی پھر بولی----

کھا گیا روگ سجناں دا

پر زمانے کوں رحم آیا

مر گئی میکوں جدائی یار دی

پر میرے زمانے نوں میرا دکھ سمجھ نہیں آیا

++++++++++++++++++++

وہ تیمور کو ڈھونڈ رہی تھی پر کسی نے بتایا وہ لندن چلا گیا ہے وہ ملا تو اس کو وہ لڑکی یاد آئی جو اس دن عائزہ کو اس سے بچا کر لے گئی تھی ایک جگہ وہ اس کو نظر آ گئی تھی وہ اس کی طرف بڑھی اس کے پاس جا کے بولی----

تم عائزہ کی دوست ہو نا جو دن اس کے ساتھ تھی نتاشا ہے پوچھا---

تم نتاشا ہو نا علیزہ نے کہا

تم نتاشا ہو نا جس نے وڈیو زلیک کی تھی شاہ جہاں اور عائزہ کی علیزہ نے کہا-----

ہاں میں وہی ہوں پر وہ دونوں کہاں ہیں مجھے ان سے معافی مانگی ہے میں بہت کیا ان کے ساتھ اس کی سزا بھی دیکھو مجھے مل رہی ہے اس نے اپنی بیماری دیکھائی اس کو۔۔۔۔۔

کہیں کسی ڈاکٹر کو سمجھ نہیں آرہا ہے یہ کیا بیماری ہے نا کسی کا کوئی علاج لگ رہا مجھے ان کی بددعا لگ گئی شاید اس روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

علیزہ نے اس کی بیماری دیکھی واقعی عجیب سی تھی اور وہ نتاشا لگ ہی نہیں رہی تھی اس کو دیکھ کر اس نے کہا۔۔۔۔۔

تم جو کچھ کیا اس سے بہت کچھ بگڑ گیا ہے دونوں پہلے ہی ساتھ نہیں تھے اب اور الگ ہو گئے ہیں وہ پھر اس کو سب کچھ بتایا کے وڈیوز کی وجہ سے عائزہ نے کیا کیا جھلا اور اب یہاں ہے ہی نہیں اس شہر میں شاہ جہاں درگاھ پر جا کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ افسوس سے سب سن رہی تھی اس کی وجہ سے اتنا کچھ ھو گیا تھا تبھی تو اس کے ساتھ یہ ہوا سہی کہتے ہیں

جو جیسا کرتا ہے وہ ویسا بھرتا ہے پہلے اس کو اپنی بیماری بہت لگ رہی تھی اب عائزہ اور شاہ جہاں کے سامنے اسے اپنا درد چھوٹا لگا

وہ وہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی میں جاؤں گئی شاہ جہاں کے پاس کون سے درگاھ پر ہے وہ مجھے بتاؤں تم نتاشا نے کہا۔۔۔۔

اس نے بتایا پھر وہ چلی گئی اگر تمہارا کوئی رابطہ ہو عائزہ سے تو مجھے ضرور بتانا پلیز نتاشا نے کہا۔۔۔۔

میں کہا تھا اس کو اگر موقعہ ملے تو میرے ساتھ کونٹیکٹ کرنا اس نے ہاں تو کی تھی پر آگے کا پتہ نہیں ہے علیزہ نے کہا۔۔۔

اوکے میں اب چلتی ہوں نتاشا نے کہا

++++++++++++++++++++++++++++

رحیم علی اور اسکے ڈیڈ اس کو باہر لا رہے تھے الہی بخش کی نظر گئی اس پر وہ طنزیہ انداز سے ہنسا پھر بولا۔۔۔۔۔

کیا ہوا چلی گئی وہ یہ شہر چھوڑ کر نا اب یہ سزا ہے تیری گھمنڈی بھگت یہ سزا تو اب ساری زندگی وہ نہیں آئے گی وہ بولا۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ وہ چلی گئی ہے شاہ جہاں نے کہا؟؟؟؟؟؟؟؟؟

ان لوگ کو میں نے ہی بھیج دیا یہاں سے دور تیری وجہ سے ان کی بہت بدنامی ہوئی کہیں منہ دیکھنے لائق چھوڑا تم نے ان کو اس لیے بھیجوا دیا انکو میں نے یہاں سے اور تجھے سزا بھی دینی تھی کے تو تڑپ تجھے پتہ چلے زخم کیا ہوتے ہیں بہت غرور ہے تجھ میں اب

کہاں گا وہ پیسہ جو اس دن تم نے میرے منہ پر مارا تھا اب کرنا اس پیسے سے اپنا درد کم تو جا

کے آ اپنی محبت کو اس پیسے سے الہیٰ بخش نے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں میں تھا غلط میں جو کچھ اس دن کیا غلط تھا پر میں نے آپ سے معافی بھی تو مانگی ہے نا

وہ بولتا بولتا الہیٰ بخش کے قدموں آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

الہیٰ بخش ایک جھٹکے اٹھا اور اس کو لات ماری ہٹ پیچھے ھاتھ نا لگا مجھے تو گھمنڈی انسان

الہی بخش نے کہا۔۔۔۔۔۔

اس ممی ڈیڈ بھاگ کر گئے اس کو اٹھایا اس ممی نے غصے سے الہیٰ بخش کو دیکھا بولا۔۔

میرا بیٹا اگر گھمنڈی ہے تو آپ کیا ہے خود پر غور کریں آپ میرے بیٹے کو چلو پیسے کا

غورور تھا آپ کو کس بات کا ہے؟؟؟؟

میں نہیں کرتا غورور نا مجھے میں ہے تو بھی اس کی ماں ہے نا اسی کے جسی گوئی نا اتنا

گھمنڈی بیٹا پیدا کیا ہے تو نے الہیٰ بخش نے کہا۔۔۔

یہ جو آپ سب کچھ کہہ رہے ہیں نا یہ آپ کا غرور ہے اور ماں ماں ہی ہوتی ہے پھر چاہے

وہ ماڈرن ماں امیر طبقے کی ہو یا کسی درویش کی ماں ہو ہر ماں کا دل ایک جیسا ہوتا ہے اپنی

اولاد کے لیے آپ مجھے کہہ رہے ہیں میں نے کیسا بیٹا پیدا کیا آپ کی ماں نے یہ کیسا بیٹا

پیدا کیا جسے اپنی درویشی پر اتنا ناز ہے ایک گناہ نہیں معاف کر رہا ایک معصوم کو جو پہلے

درد میں اور کو درد دے رہا گھمنڈی تو آپ ہیں میرا بیٹا نہیں اس نے اپنا قصور مانا ہے آپ نہیں مان رہے ہیں اس کی ممی بولی۔۔۔

تیری زبان بہت چلتی ہے اپنے بیٹے کی طرح اس نے مجھے زخم دیا تھا میں نے اس کو بد دعا دی تھی آج یہ یہاں ہے اس حال میں تجھے بھی دی نا تو بھی الہیٰ بخش بول ہی رہا تھا اس کی ممی بولی۔۔

تو کیا ہاں کیا مجھے بد دعا دے گئے آپ اور آپ دے بھی سکتے ہیں اور کچھ ہے بھی نہیں اپنے پاس اگر آپ بد دعا میرے بیٹے کو یہاں لائی ہے تو آج میری بھی آپ کو ایک بد دعا ہے ایک ماں کی پکار ستاون آسمان پر جاتی میری دعا جس درویشی پر آپ کو ناز ہے وہ نا رہے آپکے پاس جس جگہ پر بیٹھ کر آپ میرے بیٹے کو سزا دے رہے ہیں نا یہ جگہ رہے آپکے پاس اور یہ جگہ ہی آپ کو سزا دے جیسے آپ آج میرے بیٹے کو دے رہے ہیں اس ممی نے ھاتھ کر کہا۔

تیری بد دعا مجھے نہیں لگے گئی جا اپنے بیٹے کو یہاں سے لے کر الہیٰ بخش نے کہا۔۔۔۔

پہلے میں میں اس کو لے جاتی پر اب نہیں اب میرا یہی رہے گا اور اس کو اس کی محبت بھی ملے گئی یہ صرف آپ ہی نہیں پورا زمانا دیکھا گا اس ممی نے کہا۔۔۔۔

اس پہلے کے الہیٰ بخش کچھ کہتا شاہ جہاں نے بولا۔۔

زُبر ْنہ بن،زِیرْ بن،

کل پیش بھی ہونا ہے

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

اس نے یہ کہا اور گول گول گھومنے لگا

اس کی حق اللہ ھو کی آواز میں کچھ ایسا تھا کے الٰہی بخش تو کیا وہاں کھڑا ہر انسان ہل گیا وہ مست ہو کے گھوم رہا تھا اس دنیا سے بے گناہو کے۔۔۔۔۔۔

+++++++++++++++++++++++

وہ لوگ ٹرین سے اتر گئے تھے اب انتظار کر رہے تھے کے کب آئے گا ان کی لینے والا کیونکہ الٰہی بخش سرکار نے کہا تھا وہ لوگ آپ کو لینے آجائیں گے پر یہاں دو گھنٹے ھو گئے تھے کوئی نہیں آیا تھا عائزہ کو بخار آگیا تھا وہ ایسے بے سود پڑی پڑی تھی جب وہ مائی آئی اس کے ابو کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ کوئی لینے نہیں آیا ابھی تک اور بچی کو بھی بخار بڑھ گیا ہے آپ میرے ساتھ میرے گاؤں چلیں وہاں آپ کو تکلیف نہیں ہو گی بھائی اس مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

وقاص عائزہ کو نفرت کی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ بینچ پر لیٹی پڑی تھی وہ مائی اب اس کے سر پر ھاتھ گھوما رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آ جائے گئے بہن ہمیں بجا ہی انہوں نے ہے تو ہم آپ کے ساتھ کیسے جائے گئے وہ آ جائے گئے وہ بولے۔

آنے والے آ جاتے ہیں بھائی جہاں کا بلا وا آتا ہے انساں وہاں جاتا ہے آپ بلا وا میرے گاؤں کا

کا ہے تو آپ میرے ساتھ چلیں مائی نے کہا۔۔۔۔

اس کے ابو نے پہلے اپنی بیوی کو پھر اپنے بیٹے کو دیکھا جی ٹھیک ہے بہن ہم چل رہے آپ کے ساتھ وہ بولے۔۔۔۔۔

اس نے اشارہ کیا انکے جانے کا لوڈر تیار ہوا ایک آدمی آ کے انکا سامان لے گیا اب چلیں بھائی اس مائی نے کہا اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں کھڑے ہو گئے عائزہ پڑی رہی تو اس کی ماں نے عائزہ چل اٹھ جا چلیں اب وہ بے نیازی سے بولیں۔۔۔۔۔

چھوکری کون تپ ہے بہن ایسے کیسے چلے گئی بچاری آپ اٹھ کر لے چلیں مائی نے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی ماں نے مڑ کر بیٹے کو دیکھا جو غصے سے مائی اور عائزہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مائی سمجھ گئی اس نے کہا خیر میں اٹھا دیتی ہوں چھوکری کو اس نے عائزہ کو سہارا دے کر اٹھایا عائزہ لا کر لوڈر میں بیٹھایا پھر لوڈر چل پڑا۔۔۔۔۔

کہاں سے آئے آپ لوگ یہاں کوئی ہے کیا آپ کا اس مائی نے سوال کیا۔۔۔۔

کراچی سے آئے ہیں نہیں یہاں کوئی نہیں ہے ہمارا جنہوں نے بھیجا تھا ان کو ہی جاتے ہم بس عائزہ کے ابو نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

کیسے آنا ہوا اور ادھر کیوں بھیجا اس نے یہاں ویرانے میں شہر کے لوگوں کو اس مائی کو حیرت ہوئی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

آپ ہم کو اس لیے کے جا رہی ہیں کے آپ کو تفتیش کرنے ہے اگر ایسا ہے تو آپ گاڑی روک لیں ہم یہی اتر جاتے ہیں وقاص نے کہا۔۔۔۔

ارے غصے کیوں کرتا ہے لڑکے تو میں تو بس ایسے پوچھا ہے وہ مائی بولی۔۔۔۔۔۔

ناپوچھے آپ کس نے بولا پوچھنے کو آپ سے وقاص نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

برا نا ما نا بھائی بہن آپکے بیٹے میں اخلاق نام کوئی چیز نہیں ہے اس مائی نے کہا۔۔۔۔

اس سے پہلے وقاص پھر کچھ کہتا اس کے ابو نے اشارہ کیا چپ رہو مائی سے معذرت کی مائی اب چپ تھی وہ نوٹ کر رہی تھی کے لڑکی بخار میں تپ رہی پر نا اس کا باپ کو نا ماں

کو کوئی فکر تھی وہ مائی جان گئی تھی کے کوئی بہت بڑی بات ہے جو یہ شہر کے لوگ یہاں ویرانے آئے ہیں اور یہ لڑکی یہ تو درد کی ماری لگتی ہے روگ کھا رہا ہے اس کو اس نے عائزہ کے سر پر ھاتھ پھرا پیار سے ایک پل کے لیے عائزہ کی آنکھیں کھولیں اس مائی کو دیکھا پھر واپس بند کر دی اس آنکھوں میں اس قدر درد تھا کے مائی اندر سے ہل گئی پھر اس نے کہا۔۔۔۔

مار مکایا اس نے سائیاں

جند جان میری لٹ گئی سائیاں

ایک تو ہوئے میرا تے میکوں لور نہیں زمانے دی

ایک تیرے ہی آسرے میں سائیاں

اللہ سائیاں کرم اس معصوم تے اس مائی اوپر آسمان کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

++++++++++++++++++++++++

وہ درگاہ تو پہنچ گئی تھی پر اس نے جب شاہ جہاں کو نچاتے دیکھا وہ وہی سن ھو گئی نا وہ ہل پائی نا اس کی زبان نے اس کا ساتھ دیا وہ وہاں اور نہیں رک سکی واپس بھاگ گئی اور گاڑی میں آ کے کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون کہہ سکتا تھا کالج کا سب ہینڈ سم اور خوبصورت لڑکا جو کسی لڑکی کو منہ نہیں لگتا تھا آج وہ ایک سانولی کی عشق میں اس کا لائف اسٹائل دیکھ کر لڑکے جلتے تھے اس سے ہر لڑکی اس پانا چاہتی تھی پر وہ کسی کو اپنی خاطر میں نہیں لاتا تھا آج وہ درگاہ پر بیٹھا ہے ناچ رہا ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی میں کیسے معافی مانگو گئی اس سے کیا میں ہوں اس لائق کے معافی مانگ سکو اس سے عائزہ سے نہیں میں معافی کے لائق ہی نہیں ہوں یہ سزا اچھی میری وہ اپنے زخم دیکھ رہی تھی رو تھی۔۔۔۔

+++++++++++++++++++++

وہ فجر پڑھ کر باہر آئی تھی آج انکا یہاں پنجواں دن تھا اس کا بخار کچھ کم تھا تو وہ اٹھ کر باہر آگئی تھی صحرائے علاقے کی صبح بھی خوبصورت ہوتی ہے پرندے اپنے رزق کے نکل رہے ذکر کرتے جا رہے تھے وہ کھوئی ہوئی تھی اس میں دور سے کسی کی گانے کی آواز آئی اس کو وہ روز جب اندر پڑی رہتی تھی تب بھی اس کو یہ آواز آتی تھی آج نے مڑ کر اس طرف دیکھا کوئی تھوڑا دور ایک درخت کے نیچے بیٹھا گا رہا تھا وہ سن ہو کے سنے لگی

الف اللہ

م محمد

ع علی کر جاناں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبل تنبور جب تن وچ ہووے

باقی ترٹر تیرٹن تھیا

مولا مھاردا مھین وساوے

باقی ترٹر تیرٹن تھیا

اے بلھیاں یار دا میلا ہووے

ڈن او ہو باقی جھمو چھنچھر کیا

او اللہ سائیں

او میاں

اس نے گانا بند کیا وہ جیسے کسی سحر سے باہر آگئی۔۔

کیا کر رہی چھوکری تو ادھر بخار سہی ہے تیرا اب مائی بولی؟؟؟؟؟؟

پتہ نہیں وہ کون ہے جو گا رہا تھا ابھی عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟

میرا بیٹا ہے وہ کریم بخش وہ گاتا ہے روز یہاں بیٹھ کر پھر درگاہ کی محفل میں گاتا ہے

جب گاتا ہے وہاں تو لوگ رقص کرتے ہیں مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔

بہت اچھا گاتے ہیں ایک عجیب سا سوز ہے انکی آواز میں انسان پر سحر طاری ہو جاتا ہے

عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔

عشق میں گاتا ہے وہ جب اندر میں عشق اتر جاتا ہے ناتوایسے ہوتا ہے اور عشق کا درد عشق والے جانتے ہیں سحر ان پہ طاری ہوتا جو خود عشق میں ڈوبے ہوں باقی کوئی نہیں سمجھ سکتا اس عشق زبان کو میری پیاری گڈی مائی نے اس کو پیار سے دیکھ کہا۔۔۔۔

وہ کچھ بول نہیں پائی چپ ہو گئی اس ذہنی میں وہ آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔

++++++++++++++++++

آج پانچواں دن تھا وہ نیم بیہوشی میں تھا بے ہوش ہوتا تو عائزہ عائزہ کرتا تھا پھر اچانک اس کو جلال آتا وہ رقص نے لگ جاتا تھا حق اللہ ھو کرتا رہتا تھا ابھی وہ چپ سا لیٹا تھا

رحیم علی اس کے ساتھ تھا اس کی نظر ایک پڑی جو اپنا منہ چھپا کر بیٹھی تھی

اس نے انگلی اٹھا کر اشارے سے پوچھا وہ کون ہے یار رحیم علی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

پتہ نہیں چار پنچ دن سے روز آ کے بیٹھ جاتی کہتی کچھ نہیں تجھے دیکھتی رہتی ہے بس رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولے والا تھا کے اس کو آواز آئی۔

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

ان دونوں نے مڑ کر دیکھا سامنے بابا جی کھڑے تھے۔

ہم آ گئے بچا بابا جی نے کہا اس کو دیکھتے ہوئے۔۔

وہ اٹھا رہا تھا ہر اٹھ نہیں پا رہا تھا بابا جی خود آ گئے اس کے پاس پھر بولے۔۔۔۔

تو حق اللہ ھو کرے اور وہ وہاں تک نا جائے گئی کیا تیری حق اللہ ھو نے ہم کو یہاں واپس

بلا لیا بچے بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔

وہ انکی گود میں سر رکھ کر رونے لگا تو وہ بولے نا رو عاشق روتے نہیں ہیں ابھی عاشقی ٹائم

ہے

عاشقی کر اتنی عاشقی کر کے اپنا رتبہ بلند کر لے تو بابا جی نے کہا۔۔۔

پھر وہ چپ ھو گیا تو بابا جی نے جلال میں آواز لگائی۔۔۔۔

الہیٰ بخش الہیٰ بخش ادھر آ تو تم الہیٰ بخش بابا جی نے جلال میں کہا۔۔۔۔

وہ دوڑتا ہوا آیا انکے پاس

الہیٰ بخش میں کیا کہا تم سے سب بھول گئے تم کچھ یاد بھی تم کو کے نہیں بابا جی نے کہا

۔۔۔

بابا جی مجھ سے کیا غلطی ہو گئی کیا خطا ہوئی الہیٰ بخش ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

؟؟؟؟؟؟؟

میں کہا تھانا ایک سوالی آئے گا ایک دردمند آئے گا اس کو لوٹنا مت اس کو معاف کرنا سزا نا دینا اس کو اپنی جگہ پر غرور مت کرنا تیری بھی آزمائش آئی گئی کہا تھا کے نہیں بابا جی نے ایسے جلال میں کہا کے وہ جو بیٹھا تھا ڈر کے مارے گر گیا نیچے اتنے غصے میں آج تک کسی نے ان کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تو نے غرور کیا تو نے سزا دی ایک ماں کو برا بھلا کہا تو نے تجھے کیا لگتا میں یہاں نہیں تو مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا مجھے سب پتہ چلتا ہے میں یہاں نا ہو کے بھی یہی ہوتا ہوں بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔۔

الہیٰ بخش وہی پڑا رہا سن سا اس زنا۔ کو جیسے تالا لگ گیا تھا آنکھیں پھٹ گئی تھی۔۔۔۔

تو نے اپنے غرور میں آ کے درویشی کا مزاج بنا دیا لوگ آتے درویش کے پاس اپنا درد لے کر وہ امید سے آتے اور نے کیا سب کے سامنے ایک سوالی مارتا تھا دھتکارا اتنا تڑپایا کے ایک ماں کو مجبور کر دیا کے وہ آہ دے کر گئی تم کو بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔۔

الہیٰ بخش اب رونے لگا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس شاہ جہاں کو دیکھا ابھی بھی نیم بیہوشی میں تھا

۔۔۔۔۔

اس کو کیا دیکھ رہے تم اس کو گھمنڈی بولا تم نے اپنا گھمنڈ نہیں نظر آیا تم کو تم کون ہوتے ہو کسی کو سزا دینے والے تم کون ہوتے ہو کسی سے کسی کو دور کرنے والے الہیٰ

بخش کیوں تو نہیں سمجھا اس کی مصلحت اتنا غالب گیا شیطان تم پر کے سہی غلط کی پہچان ہی بھول گئے تم اس نے تمہیں گاڑی نہیں ماری تھی وہ اس کی مصلحت تھی تیری زبان جو نکلا وہ تو نے نہیں نکلا وہ بھی اس اجازت دی تو تم نکلا پائے الہٰی بخش بابا جی نے کہا

مجھے معاف کر دیں بابا جی میرے سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں میں اس سے بھی معافی مانگو گا اس نے شاہ جہاں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کون ہوتا تجھے معاف کرنے والا یہ معاف کرنے ذات کے اوپر ہے تجھے کے معاف کرے کے نا کرے ہمیں تو خود معافی مانگ لیتے ہیں لیکن معاف کرتے ٹائم ہم پچھے ہٹ جاتے ہیں بابا جی نے کہا۔۔۔۔

وہ اب شاہ جہاں کی طرف جا رہا تھا کے معافی مانگے بابا جی نے چلا کر کہا وہی رک جا تو الہٰی بخش رک وہی پر یہ تو تیرا گناہ گار ہے نا اب تو کیا اس سے معافی مانگے گا بابا جی نے کہا

وہ رک گیا اس شاہ جہاں کو دیکھا پھر بابا جی کو اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے کیا۔۔

واپس اپنا سفر پھر شروع کر جا کے اس سے معافی مانگ تو آزمائش اس کی تھی تو پورا نہیں اترا جا اس کے پاس اب واپس بابا جی نے کہا

اس سے پہلے کے الہیٰ بخش کچھ کہتا شاہ جہاں نے بولا بیخودی کی حالت میں۔۔۔۔

اُس نوں کدے نہ ماہی ملیا جیہڑا دو گھراں دا سانجھا

اِکو پاسہ رکھ نی ہیرے کھیڑے رکھ یا رانجھا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

وہ رقص نے لگا بابا جی اس کے ساتھ کہا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر وہ بھی رقص کرنے لگے۔۔۔۔۔

++++++++++++++++++++++++

بہت گرمی تھی بہت ہی زیادہ تپش تھی وہ باہر بیٹھی تھی تپتے صحرا کے گھر کے آنگن میں اس کو اب ہوش نہیں رہتا تھا۔

کسی بات کا وہ کسی سے نہیں بولتی تھی بھائی نے ماں کو منع کر دیا تھا کے اس بات نا کرنا اگر کی تو میں آپکا بیٹا نہیں پھر اس کی وجہ سے ہم در بدر ہو رہے ہیں وقاص کو اب اس سے نفرت ہو گئی تھی جس باپ بھائی پر وہ جان دیتی تھی۔

وہ اب اس کو پوچھتے ہی نہیں تھے ناماں پوچھتی تھی کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کیا اپنے ایسے بھی ہوتے ہیں۔

کے درد میں تم کو اکیلا چھوڑ دیں اس کیا کیا ایسا بس محبت کی تھی نا اس کو بھی اس نے اپنے دل میں دبا کر رکھا ہوا تھا ان کے لیے اور یہ لوگ ایسے بدلے تھے۔۔

جیسے کوئی گرگٹ اپنا رنگ بدلتا ہے وہ ان کی سوچوں میں گم تھی کے وہاں کریم بخش آگیا۔۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی امان نیانی (بیٹی)

تیرا ابخارا ابھی سہی نہیں ہوا اتنی گرمی تپش میں کیوں بیٹھی ہے تو وہ بولا۔۔۔۔

جب اندر میں تپش ہو آگ ہو تو باہر کی آگ اور تپش سے فرق نہیں پڑتا تا عائزہ نے کہا۔۔

جل جل کے آگ تے میں میں یار مناواں

میرا یار ناما نے پھر وے

میں رواں زاروز منتاں کراں اس دی

کہن ویلے تے کر رحم کر سائیاں مجھے نمانی توں

میکوں قبول ہے ساری زندگی غلامی تیری

کریم بخش نے بولا اس نے یک دم اس کو دیکھا۔

وہ اس کے پاس آیا سر ھاتھ رکھ کر بولا تو میڈی امان نیاٹی (بیٹی) ہے نادے سزا خود

ایسے نیاٹی ایسے جل کر تو میری گڈی (گڑیا) تو مر جائے گئی چل اٹھ اندر چل میکوں اپنا

ادا (بھائی) سمجھ چلا شاباش وہ اس کو لے گیا اندر۔۔۔۔۔

کھانا کھایا ہے میری گڈی نے کریم بخش نے کہا؟؟؟؟

اس نے نا میں سر ہلایا۔۔۔

اچھا دیکھتا ہوں آج مائی اماں نے کیا بنایا ہے وہ کچھ ڈھونڈنے لگا کچھ دیر بعد مائی خود آگئی

وہاں پہ اس نے اس کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔

کیا ڈھونڈ رہا تو مائی نے کہا؟؟؟؟؟؟؟؟

امان مانی (روٹی) ڈھونڈ رہا ہوں میری گڈی نے کھایا نہیں کھانا کریم بخش بولا۔۔۔۔۔

رک جا میں دیتی ہوں مائی نے کہا اور اندر گئی اور کھانا لے کر آئی یہ کھاؤ دونوں بھائی

بہن کھانا مائی نے کہا۔۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کھا لیے وہ جانے لگی تو مائی نے کہا۔۔۔۔۔

رزق کو انکار نہیں کرتے گڈی یہ بے ادبی ہوتی روٹی کی اور تو اتنی پیاری ہے یہ تو نہیں

کرے گئی نا مائی نے اس کو کہا؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناامان میری امان گڈی کو میں خود کھاؤ گا اپنے ھاتھوں سے کیوں کھائے گی نا اپنے ادا کے سے کریم بخش نے پوچھا اس سے ؟؟؟؟؟؟

اس سرہاں میں ہلایا اور وہ اس کو لقمے ڈالنے لگا منہ میں۔۔۔

وہ چپ چاپ کھا رہی تھی اور سوچ رہی کہاں اس کے سگے بھائی کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہے کہاں یہ بھائی جو سگا نا ہو کے بھی آگے جیسا اس کا خیال رکھ رہا تھا سہی کہتے ہیں جب اپنے اپنے نہیں رہتے تو اللہ پاک کسی اور دل والے کو تمہارے سگے بھی زیادہ سگا بنا کے بیھج دیا ہے کھانا کھاتے ہوئے دو آنسو اس کے آنکھ سے گرے تھے جو اس نے چھپا لیے تھے پر کریم بخش اور مائی نے دیکھ لیے تھے اور ایک دوسرے دیکھ کر چپ ھو گئے تھے دونوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

++++++++++++++++++++++++

وہ کانپ رہا تھا ھمت کر کر کے اٹھا رحیم علی نے اس کو پکڑ لیا پھر بولا۔۔

یار بھاؤ بتا کیا چاہیے میں لا کر دیا تجھے رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ مٹکے کا پانی چاہیے اس نے اشارے سے کہا۔۔۔

رحیم علی اور بابا جی نے ایک ساتھ وہاں دیکھا۔۔۔

اچھا میں لاتا ہوں تو بیٹھ جا بھاؤ رحیم علی نے کہا اور پانی لا کر اسے دیا۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اُٹھنے لگا جیسے تیسے کر کے اٹھ گیا وہ رحیم علی نے بھی سہارا دیا اور لا کر بابا جی

کے پاس بیٹھایا۔۔۔۔

اس پانی کا پیالا بابا جی کو دیا۔۔۔۔۔۔

بابا جی نے اس کو سوالی نظروں سے دیکھا تو وہ بولا۔۔۔۔۔

اس دن آپ نے مجھے اپنا جھوٹا پیا تھا نا مجھے سکون آ گیا تھا آج بھی اپنا اپنا جھوٹا پلا دے

مجھے شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

بابا جی نے اس کی بات پر مسکرا کر دیکھا پھر بولے میری اتنی حیثیت کہاں کے کے

میرے جھوٹے سے کسی کو راحت ملے وہ میرا جھوٹا نہیں تھا بچے بابا جی نے

کہا۔۔۔۔۔۔

پھر کسی کا جھوٹا تھا جو مجھے سکون دے گیا اندر میں جیسے ٹھنڈک اتر گئی تھی شاہ جہاں نے

پوچھا؟؟؟؟؟؟؟

بابا جی مسکرائے پھر بولے اپنے محبوب کا جھوٹا نہیں پہچان پائے تم وہ عائزہ کا جھوٹا تھا وہ

پی کر آدھا چھوڑ گئی تھی تجھے پیاس لگی تھی میں نے تجھے دے دیا وہ بابا جی نے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سن کر شاہ جہاں وہی گر گیا لمبے لمبے سانس لینے لگا۔۔۔۔

رحیم علی پریشان ہو گیا تھا اور اس کے گرنے پر وہ لڑکی جو روز دور بیٹھی رہتی تھی پاس آ گئی اس ممی ڈیڈی۔جی آ گئے تھے اسی ٹائم اس کی یہ حالت دیکھ کر رحیم علی سے پوچھا اس کی ممی نے کیا ہوا میرے بیٹے کو؟؟؟؟؟؟

پتہ نہیں ابھی تو کافی سہی تھا بھائو بس کمزوری تھی اب پتہ نہیں کیا ھو گیا آپ کچھ کریں نا بابا جی رحیم علی نے منت کی طرح کہا بابا جی کو۔۔۔۔۔

بابا جی نے کہا

اِذۡہَبُوۡا بِقَمِیۡصِیۡ ہٰذَا فَاَلۡقُوۡہُ عَلٰی وَجۡہِ اَبِیۡ یَاۡتِ بَصِیۡرًا ۚ وَ اۡتُوۡنِیۡ بِاَہۡلِکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۹۳﴾ 4٪

میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آ جائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔

سب چپ کر کے ان رہے تھے پھر بولے۔۔

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الۡعِیۡرُ قَالَ اَبُوۡہُمۡ اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ ﴿۹۴﴾

جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔

سب پر سرکار طاری تھا شاہ سانس اور تیز ہوگئی تھی۔۔۔۔

فَلَمَّآ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ اَلۡقٰهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا‌ ۚ قَالَ اَلَمۡ
اَقُلْ لَّكُمۡ ۚ ‌اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾

جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہوگئے کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یوسف کے کرتے سے آگئی تھی واپس یعقوب کی بینائی واپس اس آگے کچھ کہتے

باباجی۔۔۔

نتاشا نے کہا میرے پاس ہے عائزہ کا ڈوپٹہ میں لے کر آتی ہوں اس نے کہا اور باہر کو بھاگی۔۔۔۔

سب اس کو حیرت سے دیکھ رہے تھے یہ کون ہے اور ڈوپٹہ کہاں سے آیا اس کے پاس

باباجی اس کو جاتا دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اسپیڈ سے گاڑی چلا کر جا رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح بھاگتی ہوئی اندر آئی روم میں اس نے ڈوپٹہ نکالا اور پھر ڈور لگا دی

اس نے دیکھا نہیں سیڑھی پر سے اس کا پر پھسل گیا وہ گرتی چلی گئی وہاں کی لڑکیاں پاس آ کے کر پکڑا اس کا سر پھٹ گیا تھا خون نکل رہا تھا ٹانگوں میں چوٹ آئی تھی

پر وہ چل نہیں پا رہی تھی ساری لڑکیاں اس پاگل سمجھ رہی رہی جو ڈوپٹہ لے کر پاگلوں کی طرح جا رہی تھی

وہ جیسے تیسے کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی اس نے گاڑی اسٹاٹ کی پھر درگاہ کی طرف موڑ دی۔۔۔۔

آپ ڈاکٹر بلائے نا دیکھے کیا ھو گیا ھے میرے بیٹے کو اس کی ممی نے کہا اپنے ہسبنڈ کو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے ذاکر کو کال ملائے اور ڈاکٹر لانے کو کہا۔۔۔۔

تب تک نتاشا گرتی پڑتی شاہ جہاں تک پہنچی اس ڈوپٹہ بابا جی کو دیا۔۔۔۔

بابا جی نے پہلے اس کو مسکرا کر دیکھا پھر ڈوپٹہ شاہ جہاں کے اوپر ڈالا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاہ جہاں کیا عائزہ عائزہ اس کی سانسیں کچھ بہتر ہوئی بابا جی نے کچھ پڑھ کر پھونک ماری اس کو۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ کھولی اس نے کہا عائزہ کہاں ہے عائزہ آئی ہے کیا اس نے بابا جی سے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟

محبوب کی چیزی بھی جاتی ہوئی سانسیں واپس لے آتی ہیں باباجی نے کہا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

ڈاکٹر بھی آگیا تھا اس نے شاہ جہاں کو چیک کیا انجکشن دیا اب اس کو آرام تھا وہ سو گیا تھا

پر ڈوپٹہ اس کے اوپر تھا۔۔۔

نتاشا جانے لگی تو شاہ جہاں کی ممی نے اس سے پوچھا تم کون ہو اور یہ عائزہ کا ڈوپٹہ

تمہارے پاس کہاں سے آیا؟؟؟؟؟

میں نتاشا ہوں آنٹی جس نے وہ ویڈیوز لیک کی

تھیں جس نے کالج میں تماشا لگا تھا وہ دروازہ بند کرنے والی میں تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ملا یہ سب کر آج دیکھو اس یہ حالت یہ یہاں تڑپ رہا عائزہ وہاں دربدر ہو گئی

ہے تمہیں احساس اس بات کا کے تم کیا ہے لڑکی اس کی ممی نے کہا؟؟؟؟؟؟

اس نے اپنا دوپٹہ اتارا یہ دیکھے مل رہی ہے مجھے میرے کرنے کی سزا ایسی بیماری ہے یہ

کہ اس کوئی دوائی اثر نہیں کرتی نا کسی کو سمجھ آ رہی ہے کے یہ کیا بیماری ہے اس نے

روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بابا جی نے اس کو دیکھا پھر کہا اللہ پاک نے ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی بیٹی جس کا کوئی علاج نا ہو بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اس کا نہیں ہے بابا جی کیونکہ یہ میرے گناہوں کی سزا ہے نتاشا نے کہا۔۔۔۔۔۔

گناہوں کی معافی ہوتی ہے اور مایوسی کفر ہے بیٹی جا معافی مانگ وہ معاف کرنے والا ہے بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔

کیسے مانگوں معافی میں کسی منہ سے مانگوں کیا یہ دونوں مجھے معاف کریں گئے کیا اللہ پاک مجھے معاف کریں گے میں روز آتی ہوں پر ھمت نہیں ہوتی کے شاہ جہان کے سامنے جا سکوں میں معافی مانگوں تو کیسے بابا جی وہ انکے پاس آ کے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

جو معافی مانگنے کی توفیق دیا ہے نا بیٹا وہ معاف کرتا گناہ کی معافی کی توفیق بھی عطاء ہے رب العالمین کی بچے تجھے تو اسی ٹائم معافی مل گئی بیٹا جب تو نے گر پڑتے وہ ڈوپٹہ لے کر آئی اپنا خون بھایا تو نے کون کرتا ہے بیٹا ایسے تجھے یہ توفیق ملی تو نے یہ سب کیا نا بیٹی تیری آزمائش ختم ہو گئی اب بیٹا بابا جی نے کہا۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس کہا بابا جی لوگ مجھے نفرت کرتے ہیں میری بیماری کی وجہ سے نتاشا نے کہا روتے ہوئے۔۔۔۔

کون کرتا میری بیٹی سے نفرت بابا جی نے کہا نا تمہاری آزمائش ختم ہو گئی اب دیکھنا تم ٹھیک ہو جاؤ گئی شاہ جہاں کی ممی نے اس گلے لگا کر کہا۔۔۔۔۔

وہ فجر پڑھ کر باہر آئی اس نے دیکھا کریم بخش بھی آرہا ہے رخت نیچے تو وہ وہی چلی گئی اس کے پاس۔۔

ماشاءاللہ پڑھ لی نماز میری گڈی نے کریم بخش نے کہا؟؟؟؟؟؟

جی ادا پڑھ لی ادا ایک سوال پوچھوں آپ سے عائزہ نے کہا؟؟؟؟؟؟؟

ہاں میری اماں ایک کیوں تو دس سوال پوچھ کریم بخش نے کہا۔۔۔۔۔

آپ کی آواز میں اتنا سوز ہے درد ہے کیوں ادا عائزہ نے کہا؟؟؟؟؟؟؟؟

عشق والے جانے عشق والے کا درد ایک ہوتا ہے گانا جو سب لوگ گا رہے ہوتے ہیں ایک ہوتا ہے درد عشق جو انسان کا رنگ ہی بدل دیتا ہے اس کے ذات ہی بدل دیتا ہے اماں یہ میں جو میں گاتا ہوں نا یہ میں نہیں ہوں یہ میرا عشق گاتا ہے کریم بخش نے کہا۔۔

وہ اسکی بات پر کھو گئی عشق انسان کی ذات بدل دیتا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے شاہ جہاں آگیا جو کالج میں پھر درگاہ والا شاہ جہاں یاد آیا جو مار کھا رہا تھا الہیٰ بخش سے پر جا نہیں رہا تھا۔

کہاں کھو جاتی ہے تو میری اماں بیٹھے بیٹھے کریم بخش نے اس کو سوچ میں کھویا ہوا دیکھ کر پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کہیں نہیں ادا یہی ہوں میں تو عائزہ نے کہا۔۔۔۔

لگتا نہیں ہے گڈی ایک بات بولوں گڈی تو یہاں ہو کے بھی یہاں نہیں ہے کہیں پہ چھوڑ آئی ہے اپنا آپ تو تیرا وجود تو یہاں پر تیری روح کہیں اور ہے کسی اور کے پاس کریم بخش نے کہا۔۔۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

اس نے چونک کر اس کو دیکھا پھر بولی ادا گانا سناؤ نا آپ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں

آپ عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔

اچھا میری اماں سناتا ہوں ہوں لڑ کیوں رہی ہے تو ماروی کی طرح کریم بخش نے

کہا۔۔۔۔۔

ماروی کون ادا عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟

اس نے ٹھنڈی سانس لے کہا

دل کے معاملات سے انجان تو تھا

اس گھر کا فرد تھا کوئی مہمان تو نا

تھی جن کے دم سے رونقیں شہروں

جا بسے ورنہ ہمارا گاؤں یوں ویران تو نا تھا

میری خالہ کی بیٹی تھی چلی گئی شادی کر کے اب تو چھوڑ تجھے گانا سناتا ہوں اماں میں کریم

بخش نے کہا۔۔۔۔۔

جی سناؤ عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

اس نے شروع کیا۔۔

رانجھا کعبہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رانجھا قبلہ

ملک مینڈا

منجھایان والا

دل سجدہ کیتا

رانجھے نوں

اسان یار تے گوکل کر بیٹھے

اسان سر دا سودا کر بیٹھے

نال ماہی او تیرے لگایا دلیاں

نال سجن تیرے لگیاں دلیاں

عشق دا کلمہ بھر بیٹھے

اسان سر دا سودا کر بیٹھے

وہ چپ ہو گیا تھا پر عائزہ ابھی تک ڈوبی ہوئی تھی

اس کو کھویا دیکھا کر کریم بخش اوپر دیکھا دل میں دعا کی یا میرے مولا میرے مالک اس نمانی کا درد ختم کر دے اب۔۔۔۔۔۔۔۔

++++++++++++++++++++

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب ہوش میں تو تھا پر چپ تھا ذاکر آیا اس کے پاس۔۔۔۔

سلام علیکم چھوٹے صاحب ذاکر نے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام اس نے اٹھتے ہوئے کہا کیسے ہو اور کیسے آنا ہوا شاہ جہاں نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟

خیر ہے چھوٹے صاحب بس پتہ کرنے گیا تھا وہاں پر انکے کسی رشتے کو نہیں پتہ وہ لوگ کہاں گئے ہیں پر ہاں وہ لوگ گھر بیچ کر نہیں گئے ہیں امید ہے کے وہ واپس آجائے ذاکر نے کہا۔۔۔۔۔

ذاکر کی بات سن کر رحیم علی نے کہا میں بھی سرکار الہٰی بخش سے پوچھا تھا انکو کہاں بھیجا ہے آپ نے وہ بولے جہاں انکو بھیجا تھا وہ لوگ وہاں نہیں گئے کہیں اور چلے گئے ہیں ۔۔۔۔۔

بابا جی نے شاہ جہاں کو دیکھا جو چپ تھا اس نے عائزہ کے ڈوپٹہ کو اپنے سر باندھ لیا تھا ۔۔۔

ھجر کے بھی اپنے مزے ہوتے محبوب پاس نا ہو کے بھی پاس ہوتا ہے لوگ مانتے کیوں ملن کو پانے کو تڑپتے ہیں پر محبوب دور تو کبھی ہوتا ہی نہیں ہے جو دل میں گھر کر

بیٹھا ہو جو روح میں سما گیا ہو پھر وجود کی دوری تو کوئی دوری نہیں ہوئی نا کسی نے کیا

خوب کہا ہے

جی ڈھولا میرے دکھ وچ راضی

میں سکھ نوں چولھے پاواں

ھجر عذاب نہیں ہے ملن ہے روحوں کا محبوب سامنے نا ہو کے بھی سامنے رہتا ہے

بابا جی نے کہا۔۔

شاہ جہاں نے انکو دیکھا کافی دیر پھر بولا

جو عشق دی آگ وچ آوے

جو درد نا سہھ پوائے

وہ عاشق عاشق نہیں

جو ھجر دا مارا نا ہووے

ھجر عذاب ہوندا اس لیئے

جو وجود دی کرے تمنا

جو روح کوں روح سے جوڑے

اوہ لیئے ھجر عذاب نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

شاہ جہاں نے کہا اور پھر رقص کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

++++++++++++++++++++++

مائی کھانا بنا رہی تھی عائزہ اس کے پاس بیٹھی تھی اس نے مائی کو کہا۔

مائی یہ ماروی کون ہے؟؟؟؟؟؟

مائی نے چونک کر دیکھا اس کو تجھے کس نے بتایا ماروی کا مائی نے پوچھا؟؟؟؟

ادا نے بتایا صبح کو کے تو بھی ماروی کی طرح لڑتی ہے عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

میری بہن کی بیٹی تھی اس ماں مر گئی تھی اس کو پیدا کر کے میں نے اس کو پالا تھا کریم بخش اس کو گود میں لے کر کھیلتا تھا بہت پیار کرتا تھا اس کو پر مائی نے دکھ سے کہا

۔۔۔۔۔۔

پر کیا مائی کیا ہوا اس کو کہاں وہ شادی کہاں ہوئی اس کی عائزہ نے ایک ساتھ سارے سوال کر ڈالے؟؟؟؟؟

گڈی تھوڑا سکون کر ایک ساتھ اتنے سوال کر رہی تو اور خود کو پردوں میں چھپا کر رکھا ہوا تم نے خود پر جبر رہی ہے سزا دی رہی کیوں یہ بتا پہلے تو مائی نے کہا؟؟؟؟؟؟

نہیں تو اسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ کو کس نے کہا عائزہ نظریں بدلتے ہوئے کہا

زمانے کی عورت ہوں میں انسان کو دیکھ کر پہچان جاتی ہو کے کون کیسا ہے تجھے اس وقت پہچان گئی تھی جب ٹرین میں تجھے دیکھا تھا مائی نے کہا۔۔

پھر کیا جان پائی آپ میرے بارے میں عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟

عشق ہے تجھے کسی سے اپنا آپ وہاں چھوڑ آئی ہے اس کے پاس خالی تیرا وجود یہاں رہے گیا ہے بس تیرے اپنے بھی تیرے اپنے نہیں رہے نا جن کے لیے تو کر رہی ہے وہی تجھے غلط سمجھتے ہیں نا مائی کہا۔۔۔۔۔۔

اس حیرت سے مائی کو دیکھا جو چیز جو بات اسکی سگی ماں نہیں جاں پائی یہ پرائی عورت اتنے سے دونوں میں جاں گئی۔۔

آپ سے میں نے ماروی کا پوچھا آپ کہاں کی بات کہاں لے گئی ہیں مائی عائزہ نے کہا

جہاں کی بات تھی وہاں لے گئی ہوں میری گڈی مائی اس کو پھر اس کی ٹھوڑی سے پکڑ کر ہلا یا اس کو۔۔۔۔

اچھا سن اب ماروی کو پڑھنے کا شوق تھا اس نے ضد کی وہ شہر جائے گی پڑھنے کریم بخش

نے بھی اس کا ساتھ دیا میری نہیں مانی ایک بھی

دونوں نے خیر وہ گئی شہر پر وہ وہی کے ھو گئی رہی گئی پھر وہاں اس کو شہر کا ایک حسین

چھورا نظر آ گیا اس سے شادی کر لی اس نے وہاں ہی میرے بیٹے کا سونے جیسا دل اس

نے توڑ دیا یہ کہہ کر کے کہا وہ اتنی حسین اور پڑھی لکھی لڑکی اور کہاں وہ کالا سا ان پڑھ

گاؤں کا لڑکا جو اس سے پنچ سال بڑا ہے مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے روکا نہیں اس کو مائی کہا نہیں اس کو کے مان جائے وہ ادا کے لیے خرابی تو کوئی

نہیں ہے ہے ادا میں مائی عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

میں کہا تھا عشق والے جانے عشق والوں کو تجھے نہیں دیکھتی کیوں کے تو خود کسی کے

عشق میں ڈوبی ہوئی ہے وہ نہیں جان پائی کیوں کے اس کی وہ نظر ہی نہیں تھی یہ اس نے

بہت منت کی اس کی ھاتھ جوڑے اس کے پر ہاں کر کے مکر گئی وہ مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں کر کے مکر گئی کیسے مائی عائزہ نے کہا؟؟؟؟؟

اس نے کہا ٹھیک ہے میں آخری پرچے دے کے آ ؤ گئی پھر نکاح کروں گئی میں ہم خوش

ہو گے وہ پرچے دینے گئی ہم یہاں تیاری کرنے لگے ایک دن سا کا خط آیا جس دن میں

نے ساری گاؤں کو بلا کر کریم بخش کی مہندی دکھی تھی۔۔۔۔۔

مائی تھوڑا رکی پھر بولی اس نے خط لکھا کے اس نے وہاں اس لڑکے سے شادی کر لی ہے اور وہاں بہت خوش ہے وہ اب واپس نہیں آئی گئی اور معافی مانگ لی مائی نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔۔۔۔۔

تو اب وہ شہر میں شہر ہے وہاں پہ پر اپنے شوہر کے ساتھ اور ادا ابھی تک اس کا روگ لے کر بیٹھے ہیں مائی عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں جو ایک عاشق کا دل دکھاتے ہیں وہ کبھی سکون سے نہیں رہ پاتے گڈی اس نے اس لڑکے سے شادی تو کر لی پر دھوکے باز اور نشہ کرتا تھا اس نے نشے میں اس کو اتنا مارا کے وہ امید سے درد نا سہہ پائی اسپتال میں دم توڑ گئی مر گئی وہ مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا اس بات کا عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

جن دل اور روح جوڑ جائے نا ان اگر وہاں تکلیف ہو یہاں پتہ چل جاتا ہے وہ مشکل میں تھی یہاں کریم بخش کو سکوں نہیں تھا وہ، شہر گیا وہاں اس نے ماروی کے کالج جا کے پتہ کیا تو ایک لڑکی نے سب بتایا اسکو نو اس کی دوست تھی اس کا شوہر اس کو کفن دفن بھی کرنے نہیں آیا ایدھی فاؤنڈیشن والون نے لاوارث کر کے اس کو دفنایا کریم بخش اس کی قبر پر نہیں جا پایا وہی سے واپس گیا وہ مائی کہا پھر ایک آنسو اس نے صاف کیا۔۔۔۔۔

آپ اس کے رو رہی ہیں جو آپ کا ادا کا دل دکھا کر چلی گئی مائی عائزہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

اس کی ماں نے مرتے ٹائم ان ھاتھوں میں مجھے سونپ گئی تھی اپنی اولاد کی طرح پلا تھا اس کو ان ھاتھوں میں اس کو جوان کیا اس کے ناز نخرے اٹھائے اس کا آخری منہ دیکھنا بھی نصیب ہوا وہ رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

عائزہ اٹھ کر انکو گلے لگا یا نا رو مائی رونے سے کیا وہ واپس آ گئی نہیں نا چپ کر جا ب اس نے ان کے آنسو صاف کر کے کہا۔۔۔۔۔۔

بہت اچھی ہے میری گڈی مائی نے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔۔۔۔۔۔

جو آپ کو درد دے گئی آپ کی سگی بھی نا تھی پھر اس کے جانے کا افسوس ہے آپ کو اور کسی کو اپنی سگی اولاد کا دکھ درد نہیں دیکھتا اس نے دکھ سے کہا۔۔۔۔۔

اس کی ماں جو اندر آ گئی تھی اس نے سن لیا تھا اگر شکوے شکایت لگانا ختم ھو گیا ہو چل کر باپ کو کھانا بنا کر دو اس کی ماں نے کہا۔۔۔۔

اس نے مڑ کر ماں کو دیکھا اور اٹھ گئی تو مائی نے اس کا ھاتھ پکڑ لیا اور بولی۔۔۔۔

اے بہن تجھے دیکھتا نہیں ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو اس کو کھانے کا کہہ رہی ہے یہ لے کھانا میں نے بنادیا ہے یہ جا تو اس اب عائزہ کو کھانا پکڑا دیا وہ کھانا لے کر چلی گئی باپ کے پاس۔۔۔۔

بہن ماں تو بیٹیوں کی سکھی سہلی ہوتی ہے تو کسی ماں ہے جو اپنی بیٹی کا درد نہیں سمجھتی تو خوش نصیب ہے تجھے ایسی سونے جیسی کھری بیٹی ملی ہے یہ بیٹی تجھے کام آئی گئی ایک دن مائی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

عائزہ کی ماں نے چپ کر کے سنا اور چلی گئی وہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

+++++++++++++++++++++

الہیٰ بخش کی ڈیوٹی اب کہیں اور لگ گئی تھی وہ جانے سے پہلے بابا جی سے ملنے آیا تھا ان کے پاس تھا کے جب وہاں شاہ جہاں کچھ کہنے آیا تھا بابا جی کو اس کو دیکھ کے جانے لگا پیچھے سے الہیٰ بخش نے آواز دی۔۔۔۔

بچے مانا کے میں تیرا گناہ گار ہوں میں میں جو کیا غلط کیا مجھے ایسا نہیں کرنا تھا پر میں تیرے آگے ھاتھ جوڑ کر تجھے سے معافی چاہتا ہوں اس نے ھاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

شاہ جہاں جو اس سے دور تھا اس نے جلدی اس کے پاس جا کے اس ھاتھ کھولے پھر کہا

ایسے ھاتھ نا جوڑے آپ گناہ گار تو میں آپ کا ہوں سرکار غلط تو میں نے کیا تھا آپ نے جو کچھ کیا ایسا واقع ہونا چاہیے تھا میرے ساتھ نہیں تو آج میں یہاں نا ہوتا سرکار شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔۔۔

الہیٰ بخش نے اس کے ھاتھ چومتے ہوئے کہا ناز مجھے تیری ماں پہ جس نے ایسا سونے جیسا بیٹا پیدا کیا ہے تیری ماں سے میری طرف سے معافی مانگ نا بچے میں بہت کچھ بول گیا اس کو اس کی آہ لگ گئی مجھے جو آزمائش پر پورا نہیں اترا میں الہی بخش نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو بھی ہوتا ہے اسکی رضا سے ہوتا سرکار ہم تو کچھ نہیں کر سکتے اس کی رضا کے بنا آزمائش پر اگر وہ چاہتا ہے تو ہی پوری اترتے ہم ورنہ نہیں شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

میں نے تجھے بد دعا دی تھی نا آج دل سے یہ تیرا گناہ گار الہی بخش یا رب العالمین اے میرے مولا اے میرے کرم نواز میں گناہگار بندہ ہوں تیرا اور تو دینے والی ذات ہے میں آج تک اگر کوئی نیک کام کیا ہو تجھے پسند آیا ہو اس نیکی بدلے میرے اس بچے کو

اس کی محبت مل جائے اس وہ محبت لوٹ آئے جو میں نے دور کر دی ہے تو ملا دے انکو میرے مولا الہی بخش نے ھاتھ اٹھا کر اوپر دیکھ کر دعا کی۔۔۔۔

آمین ثم آمین بابا جی سمیت وہاں سب نے کہا اور شاہ جہاں رونے لگا اس نے الہیٰ بخش کے قدموں اپنا سر رکھ دیا

شام کا ٹائم تھا وہ کریم بخش کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھی تھی واپس آتے پرندو کو دیکھ کر اس کہا۔۔۔

ادا یہ جو لوٹ کر واپس آرہے ہیں کتنے نصیب والے ہیں نا واپس آکے اپنے گھر کو اپنے پیاروں کو دیکھ رہے ہیں عائزہ نے کہا دکھ سے۔۔۔۔۔۔

تجھے واپس جانا ہے میری گڈی کریم بخش نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

نہیں میں واپسی کے سارے راستے جلا کر آئی ہوں میری واپسی ممکن نہیں ہے عائزہ نے کہا۔۔۔۔

کیا پتہ کوئی آس لگائے بیٹھا ہوا ہو گڈی لوٹے والے کی آس کو لگا کر بیٹھتے ہیں نا وہ درد میں ہوتے ہیں میری گڈی کریم بخش نے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں اس کی آس توڑ کر آئی تھی ادا وہ اب انتظار نہیں ھو گا ماروی آپ کو آس دے کر نہیں آئی تھی نا میں اس کی آس توڑ کر آئی ہوں عائزہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق والے آس چھوڑتے گڈی اس نے بھی نہیں چھوڑی ھو گی رہی ماروی کی بات تو اس مجھے سے محبت نہیں تھی جس تھی اس کے پاس گئی تھی وہ زمانے سے منہ موڑ کر الہیٰ بخش دکھ سے کہا۔۔۔۔

پھر آپ کی آہ لگ گئی نا اس کو جس کے لیے گئی تھی وہ وہی منہ موڑ گیا اس سے عائزہ نے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جیسے تیرے ساتھ ہو رہا ہے جن اپنوں کے لیے تو اس سے منہ موڑ بیٹھی ہے وہی تجھے اب پوچھتے بھی نہیں ہیں کریم بخش نے کہا۔۔۔۔۔

مجھے اللہ پاک سے ڈر لگتا ہے اگر میں ماں باپ کو رنج پہنچاتی تو اللہ پاک مجھے معاف نہیں کرتے ادا ماں باپ کا پہلا حق ہوتا اپنی اولاد پر پہلے ماں باپ کا سوچتے پھر اپنا ادا عائزہ نے ڈھنڈی سانس بھر کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تیری بات سہی ہے پر اس کا دل دکھا کر کیا تو رب کو ناراض نہیں کر رہی چری (پاگل) ہر دل وچ رب وسدا ہے کریم بخش نے کہا۔۔۔

اس کو چپ دیکھ کر پھر بولا تجھے پتہ ہے ماروی مجھے یہاں اس درخت کے نیچے بیٹھا کر شاعری سناتی تھی پھر میں وہ گاتا تھا وہ سنتی تھی تب گانے کا مزا آتا تھا بہت کریم بخش نے کہا۔۔۔

اب نہیں آتا ادا کیوں عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟

جب تو آئی ہے نا اب آتا ہے گانے والے کو تب مزا آتا ہے جب سنے والے بھی محسوس کریں کریم بخش نے کہا۔۔۔۔

تو جب سے آئی ہے ان ہی کپڑوں میں میری گڈی کیوں تو اپنے کپڑے نہیں لائی کیا مقیم بخش نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟

نہیں لائی تو تھی پر میرا بیگ ٹرین میں رہ گیا ادا اس میں میرے کپڑے اور کتابیں تھیں سب اسی میں تھا عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔

کسی کتابیں تھیں بتا میں لادوں گا اپنی اماں گڈی کو کریم بخش نے پوچھا؟؟؟؟؟؟

کالج کی خیر اب کسی کام کی نہیں وہ عائزہ نے کہا۔۔۔۔

اچھا چل تجھے کپڑے دیتا ہوں اٹھ چل میرے ساتھ وہ اس کو اپنے ساتھ لے آیا اس نے ایک صندوق کھولی اس میں بہت سارے کپڑے تھے وہاں سے اس نے ایک

کڑاہی والا صحرائی لباس نکالا کر اسے دیا یہ لے پہن لے اور رات محفل ہے تو بھی آنا مائی اماں کے ساتھ کریم بخش نے کہا اس کو۔۔۔۔۔

اس نے کپڑے لے کر ان کو دیکھا بہت اچھی کڑاہی کی ہوئی تھی ان پہ ادا یہ ماروی کے ہیں کیا عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟

اسی کے جاب پہن جا کے ان کو میں بھی چلتا ہوں اب درگاھ پر کام دیکھوں وہاں کا

ٹھیک ہے رب دے حوالے میری گڈی کریم بخش نے کہا اور چلا گیا وہ بھی کپڑے لے کر پہنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

+++++++++++++++++++++++++++

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بیٹھا ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا تھا جب رحیم علی آیا اس کے پاس۔۔۔۔۔

یار بھائو تو نے سرکار کو معاف کر دیا اور اس نے تجھے دعا دی قسم سے میں بہت خوش ہوا اس وقت رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

اصل جیت پتہ کیا ہوتی ہم تب کسی کو معاف کر دیں جب ممکن نا ہو معاف کرنا معاف کرنے میں انسان کی اپنی نجات ہوتی ہے یارا گر نہیں معاف کرو گے تو اپنے ہی دل پر بوجھ رہتا ہے بس شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

سہی کہا بھائو تو نے جب وہ محبوب ایک آنسوں پر سمندر جتنے گناہ معاف کرتا ہے تو ہم پھر انسان ٹھہرے ہماری کیا اوقات ہے کے ہم معاف نا کرنے والے رحیم علی نے کہا

بے شک وہ عظیم اعلیٰ شان والا ہے ہم تو مٹی ہیں مٹی میں جائے گئے یار خیر تو بتا نا آج تیری کہانی ہم تو گلی گلی خوار ھو گئے ہیں شاہ جہاں نے کہا۔۔۔

یار بھائو تو عشق کا کھرا ہے تیرے سے میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے میں تیرے جیسا پکا نہیں ہوں میں نے بہت منت کی تیری بھابھی کی پر وہ نہیں مانی نا تو میں اس راستے پر آ گیا پھر بابا جی نے دعا کی وہ خود ہی دوڑتی چلی آئی پھر رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

کیوں مان کیوں رہی تھی بھابھی کیا وجہ تھی شاہ جہاں نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟

یار شاہ لطیف بھٹائی نے فرمایا ہے کے عورت عشق کی استاد ہے رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

وہ کیسے یار شاہ جہاں نے کہا؟؟؟؟

تیری بھابھی مجھے چاہتی تھی پر زبان پر نہیں لائی وہ کیوں کے دشمنیاں تھی ہماری اور انکے آپس میں اگر وہ مجھے ہاں کر دیتی تو میں کچھ بھی کر کے اس کو پانے کی کرتا اس لیے وہ چپ رہی اور اللہ پاک پر رکھ کر بیٹھ گئی وہ اللہ پاک کرنی ایسے ہوئی کے اس ابا فوت

ہوئے تو اماں مجھے لے گئی اپنے ساتھ وہاں پر ان لوگ جب یہ دیکھا تو خود صلح کر کے مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

مطلب وہ دل میں رکھ کر بیٹھیں تھیں بھابھی شاہ جہاں نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟

ہاں عورت واقع عشق کی استاد ہے خود درد سہتی دکھ اٹھاتی ہے پر اپنے بھائی باپ اور محبوب پر آنچ نہیں سہتی وہ اس نے مجھے انکار کر کے اپنے باپ بھائی کی عزت بھی رکھی اور مجھے بھی چھپ کر چاہا اور زندگی بھی بچائی اگر اس کے باپ بھائی کو پتہ چلاتا تو وہ مجھے ماردیتے نا وہ پاگل اللہ پاک پر چھوڑ کر بیٹھ گئی اور اللہ نے اس کو نہیں چھوڑا بابا جی کی دعا لگ گئی بس رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

شاہ جہاں اس کی بات سن کر سوچ پڑ گیا اس نے جیب سے عائزہ کا خط نکلا اور پھر سے پڑھا تمہاری عائزہ پر آ کے رک گیا وہ اس نے رحیم علی کو دیکھا اور کہا واقعی یار عشق کی استاد ہے یہ عورت اس نے مسکرا کہا۔۔۔

وہ پہلی بار مسکرایا تھا رحیم علی کو اس پہ بہت پیار آیا یا بھائیو بہت پیارا لگتا ہے تو مسکرا کر مسکرایا کر نا رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

اس نے مسکرا دیکھا اس کو پھر سے سورج کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

++++++++++++++++

وہ کپڑے پہن کر مائی کا انتظار کر رہی تھی اس نے ابو سے اجازت لے لی تھی جانے کی

مائی نے آتے ہی اس کو بے یقینی سے دیکھا پھر اس کا ماتھا چوما

رب پاک ہر بری نظر سے بچائے میری گڈی کو آج تو ماروی کو مات دے رہی ہے مائی

نے کہا۔۔۔۔۔

میں کہا حسین ہوں مائی جو آپ ایسے کہہ رہی ہیں وہ تو بہت خوبصورت تھی عائزہ نے کہا

۔۔۔۔۔

پر اس میں وفا کی خوبصورتی نہیں تھی وہ تجھ میں ہے تو وفادار ان سب سے اور اس سے

بھی تیرے اندر عشق سمایا ہوا ہے اور عشق انسان کو نکھار دیتا ہے اس نکھار جیسا کہیں

نکھار نہیں ہوتا ہے میری گڈی مائی نے کہا۔۔۔۔۔

اب چلیں ادا انتظار کر رہے ہو گئے عائزہ نے کہا۔۔۔

ہاں چل ہم چلتے ہیں پھر وہ چلی گئی درگاہ پر وہاں ابھی محفل شروع نہیں ہوئی تھی کریم

بخش نے انکو آتا دیکھ کر ان کے آیا۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ مالک سائیں میری گڈی نو بری نظر سے بچانا کریم بخش نے اس کے

سر ھا تھ رکھ کر دعا دی۔۔۔۔

پھر اس کو کسی نے آواز دی وہ چلا گیا اور گانے والی جگہ پر بیٹھ گیا اس نے گانا شروع کیا

سوالی ہوں میں خالی ہوں

سوالی ہوں میں خالی

حق

اسان عاشق مست جلالی ہوں

سوالی ہوں میں خالی

اسان عاشق مست جلالی

حق

اس دو بار اور یہ فقرہ دھرایا

اس کی حق کی آواز پر عائزہ کا اندر سے کچھ۔ہل رہا تھا اس پر سحر طاری ہوتا ہی تھا آج کچھ

اور ہی آرہا اندر۔۔۔۔۔۔۔

کھاتے ہون نا پیتے ہون

مرتے ہوں نا جیتے ہوں

اللہ او اللہ

اسان حوب ھجر و چ رہنے دے ہوں

اسان وی نشئے داموالی

سوالی ہوں میں خالی

سب رقص نے لگے اس کو بھی کچھ ہونے لگا۔۔۔

سوالی ہوں میں خالی ہوں

حق اللہ

وہ اب مست ہو کے گانے لگا

سوالی ہوں میں خالی

حق

عائزہ اٹھی اس نے رقص کرنا شروع کر دیا

کریم نے اس کو مسکرا کر دیکھا اور تیز آواز میں کہا حق اللہ ھو

حق

اس کا ڈوپٹہ اتر گیا بال کھول گئے تھے وہ ناچتی جارہی تھی وہ اپنے ہوش میں تھی وہ کسی اور دنیا میں پہنچ گئی۔۔

وقاص ایک ھوٹل پر بیٹھا چائے پی رہا دور سے اسکو بھی گانے کی آواز آرہی تھی۔۔۔

ایک بندہ آیا اس کے پاس اوئے شہرت بابو تیری بہن درگاھ پر جوگن کی طرح ناچ رہی ہے اس آدمی نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

وقاص غصے سے لال ہو گیا اس نے اسی سے پوچھا کہاں ہے درگاہ ؟؟؟؟؟؟؟

اس طرف ہے سیدھے جاؤ سامنے ہے اس آدمی نے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ غصے پاگل ہو کے جا رہا تھا درگاہ پہنچ کر سب سے پہلے نظر اس کی عائزہ پر پڑی اس کو جیسے دورا پڑ گیا تھا سب پیچھے کرتا ہوا وہ تک پہنچا ایک زور کا تھپڑ مارا اس کو وہ نیچے جا کر گری

سب رک گئے گانا بند ھو گیا کریم بخش بھاگ کر اس تک اس کو اٹھانے لگا تو وقاص چلایا دور ہٹ یہاں سے یہ بول کر اس نے عائزہ کو بالوں سے پکڑ کر اٹھایا چل اٹھا چل گھر اس کو کھینچتا ہوا وہاں سے لے گیا پیچھے مائی اور کریم۔ بخش بھی آرہے تھے۔۔۔۔

چھوڑ اس معصوم کو کیا کر رہا تو لڑکے مائی نے کہا۔۔۔

یہ معصوم ہے اس نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا یہاں آ کر اب نیا شر ماشروع کیا اس نے وقاص نے کہا

ادا چھوڑ اس کو بچی ہے یہ اپنے بس تھوڑی تھی یہ بیخودی میں ناچ رہی تھی الہی بخش نے کہا۔۔۔۔

عائزہ چپ چلی جا رہی تھی گھر سے کچھ دور اس کی ٹانگیں جواب دے گئی تو وہ اس گھسیٹا ہوا اندر لا یا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ماں باپ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیاہوا ہے وقاص کیا کیا اس نے جو ایسے لا رہا اس کو اس کے باپ نے کہا۔۔۔۔۔

اس نے کونے میں لا کر اس کو پھینکا پھر بولا یہ آپکی لاڈلی درگاہ پر ناچ رہی تھی ملنگوں کے ساتھ ابو اس نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

کیا اس کی ماں نے کہا اور کتنا ذلیل کروائی گئی تو ہمیں عائزہ اس کی ماں نے کہا۔۔۔۔۔

اس نے کچھ کیا میں بھائی سے پوچھ کر لے گئی تھی اس کو وہاں یہ بیخودی میں ناچ رہی تھی اس کا کیا قصور اس میں بہن مائی نے کہا۔۔۔۔۔

کیوں ناچ رہی یہ ہاں کیا بیخودی ہاں سارے ڈرامے ہیں اس کے یہ کر تو یہ ثابت کر رہی ہے نا ہے تو تو درد کی ماری ہوئی ہے یاد آ رہی ہے تجھے بھی اپنے عاشق کی بول وقاص نے چلا کہا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں آ رہی ہے یاد اس کی ہاں ہاں میں چاہتی ہوں اس کو آپ کے لیے ابو بھائی آپ کے لیے سب اپنے اندر رکھا میں نے اف تک نہیں کی میں نے صرف چپ رہ کے خاموش رہ کے چاہا ہے اس کو اس دن کلاس روم میں اس کو انکار کر دیا تھا آپ لوگوں کے لیے ابو آپکی عزت کے لیے پر کسی نے باہر سے دوازہ بند کر دیا تھا جب کھولا تو تماشا

نے تماشا بنا دیا تھا ابو آپ بتائیں کیا آپ کو بتایا نہیں تھا اس دن شاہ جہاں نے کے جو ہوا ہے سب نتاشا نے کیا ہے عائزہ نے چلا کر کہا۔۔۔۔۔

ہاں اس نے بولا تو تھا یہ سب اس کے ابو بولے ہی تھے وقاص پھر بولا۔۔۔۔

اب تو یہ نیا ڈرامہ کرے گئی کلاس روم تو اس کو انکار نے گئی تھی یا منہ کالا کرنے شرم نہیں آئی تجھے اس اور نا آج آ رہی ہے کے سب سامنے اقرار کر رہی اپنی محبت کا تو وقاص نے کہا۔۔۔۔

بھائی برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے میں سب کچھ سہا چپ چاپ آپ کی امی کی ابو کی سب کی پر میں بھی انسان ہوں بھائی میں آپ سب کے اس انسان کو نا امید کیا جو میرے لیے درگاہ پر جا کر بیٹھ گیا اور آپ سب مجھے آج یہ دن دیکھا رہے ہے یہ ہے ابو میری وفاداری کا صلہ جو میں نے آپ سب کی یا یہ سزا ہے جو میں اس کا دل دکھایا آپ سب کے لیے ہاں یہ اسی کی سزا ہے عائزہ اب رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ماں باپ چپ ہو گئے تھے وقاص یہاں وہاں کچھ ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔

کیا ڈھونڈ رہا ہے تو لڑکے مائی نے پوچھا اس سے

زنجیریں ڈھونڈ رہا ہوں اس کو باندھ دوں گا اب یہ بھاگ بھی سکتی ہے جو عزت بچی ہے وہ بھی چلی جائے گی وقاص نے کہا۔۔۔۔

بے فکر رہے نہیں جاؤں گی میں یہاں سے بھائی عائزہ نے کہا۔۔۔

پر اس کو زنجیر مل گئی تھی وہ بڑھا عائزہ کی طرف۔۔۔۔

پاگل تو نہیں ہے تو ادا وہ معصوم ہے بچی ہے ایسا نا کر کریم بخش نے کہا۔۔۔

چھوڑ مجھے تو کون ہوتا ہے ہمارے بیچ آنے والا اہاں وقاص نے کہا۔۔۔۔۔

بھائی ہوں اس کا بہن ہے میری یہ نا کر ظلم اس معصوم پر ادا نا کر اس نے آگے ھاتھ جوڑے کریم بخش نے۔۔۔۔۔

اتنے پتھر دل نا بنو تم سب بھائی سمجھاؤ اس کو آہ نا لگ جائے اس معصوم کی مائی نے کہا عائزہ کے باپ کو۔۔۔۔

چھوڑے مائی نا کریں ان فریاد آئے باندھ لیں خوش کریں خود کو آپ بھائی عائزہ نے کہا

۔۔۔۔۔

اس بھائی آگے آیا اور اس کو باندھ دیا اب باب تو دیکھتا ہوں کیسے ناچتی ہے اب تو وقاص نے کہا۔۔

اب میں گاؤ گا ہی نہیں تو یہ ناچے گئی کیسے ادا کریم بخش نے روتے ہوئے کہا اور اس کے پاس آیا جو باندھی ہوئی تھی پھر بولا میری اماں گڈی ہو سکے تو مجھے معاف کرنا میں کچھ نہیں کر پایا تیرے لیے وہ رونے لگا کریم بخش نے کہا اور روتا ہوا وہاں چلا گیا۔۔۔۔۔

آہ لگے گئی تم لوگوں کو اس کی دیکھ لینا حیرت تو مجھے تم پر ہے تو کیسی ماں ہے تو اس کی ماں ہے بھی کے نہیں مائی نے عائزہ کی امی کو کہا پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

پہنا دی زمانے نے زنجیریں مجھ کو

پھر نکل نا سکا میرے دل سے تجھ کو

عائزہ نے کہا

++++++++++++++++++++++++

وہ گہری نیند میں تھا کے زور سے چلا کر اٹھا عائزہ

کیا ہوا بھائو تو ٹھیک ہے نا کیا کوئی خواب دیکھا کیا تو نے رحیم علی نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

میں دیکھا وہ رو رہی تھے وہ زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے شاہ جہاں نے اس کا ڈوپٹہ اپنے سینے سے لگا کر کہا۔۔۔۔۔۔

اللہ پاک خیر کرے گا بھائو خواب تھا اور کچھ نہیں رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ کسی مصیبت میں ہے مجھے لگتا ہے میرا دم گھٹ رہا ہے یار شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

پریشان نہ ہو رب خیر کرے گا چل سو جا واپس رحیم علی نے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو لیٹا اس سر پر ھاتھ سہلانے لگا کے وہ سو جائے۔۔۔۔۔

پر وہ ڈوپٹہ سینے سے لگا کر رو تھا۔۔۔۔۔۔۔

+++++++++++++++++++

ساتھ ماہ بعد

کریم بخش نے گانا چھوڑ دیا تھا عائزہ باہر آتی نہیں تھی وہ بس زنجیر میں باندھی رہتی تھی آج بھی باندھی تھی کے اس ماں کو بخار تھا ابو اور بھائی تین دن سے شہر گئے ہوئے تھے آئے تھے سامان لینے گئے تھے پتہ نہیں کیوں آئے تھے اس امی انہی سوچ میں بخار میں تپ رہی تھی جب عائزہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر پوچھا۔۔۔

کیا ہوا ہے امی آپ کو؟؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ زنجیر کے ساتھ ان تک گئی ھاتھ لگا کر دیکھا ان کو بخار تھا۔۔۔۔۔۔

امی آپ کو تو بخار ہے اتنا وہ پریشان ہو گئی اس نے آواز لگائی مائی مائی ادا ادا یہاں آئے عاہزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

کریم نے اتنے دن بعد اس کی آواز سنی تھا وہ بھاگتا ہوا آیا اس تک۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری امان گڈی کریم بخش نے کہا؟؟؟؟؟؟

ادا امی کو بخار آگیا ہے عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

تب تک مائی بھی آگئی دوائی ہے میرے پاس لاتی ہوں میں مائی نے کہا اور دوائی لینے چلی گئی۔۔۔

اس نے پانی بھر کر اپنے دوپٹے سے اپنی امی منہ گیلہ کیا۔۔۔۔۔

مائی دوائی لائی وہ کھلادی ان کو بخار نا اترا تو الہی بخش نے کہا میں ڈاکٹر کے کر آتا ہوں شہر سے وہ چلا گیا دو گھنٹے بعد آیا ڈاکٹر کے ساتھ اس کی ماں کو ڈرپ لگی بخار کچھ کم۔ ہوا تو اس نے مائی کو کہا زنجیر کھول دیں میں نماز پڑھ لوں اب عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

کریم بخش نے اس زنجیر کھول دی وہ چلی گئی نماز پڑھنے تو مائی نے اس کی امی سے دیکھ میں نا کہتی تھی یہی تجھے کام آئی گئی ایک دن بیٹے کا بھی اپنا مقام ہوتا ہے پر بیٹی تو ہوتی ہی ماں باپ کی ہے اس نے اتنا کچھ سہہ ہے اب اس پر رحم کرو بہن اب تو اس کا ساتھ دے بہن تو مائی نے ھاتھ جوڑے اس کے آگے۔۔۔۔

عائزہ کی امی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تب باہر سے آواز شہر والے بھائو کو کسی نے گاڑی ماردی ھے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے لا رہے ہیں اس کو۔۔۔۔

اس کی ماں کو جیسے کرنٹ لگا اس نے ڈرپ اتری اور باہر بھاگی۔۔۔۔

سامنے سے لوگ لا رہے تھے وقاص اور اسکے ابو کو

کیا ہوا اس کو یہ سب کیسے ہوا کچھ بولیں نا آپ؟؟؟؟

ایک گاڑی نے ٹکر ماری اس کو پھر وہ بھاگ گیا ٹانگ دو جگہ سے ڈاکٹر کہہ رہے بہت مشکل سے سہی ھو گئی وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

اس کی نے اوپر دیکھ کر کہا ہم واقعی خطاکار ہیں اگر تیرے بندوں کا دل دکھتا ہے تو آپ ایسے ہی انصاف کرتے ہیں۔۔۔۔۔

تو نے عائزہ کی اسی ٹانگ پر زنجیر باندھی تھی ناو قاص دیکھ اس کا انصاف تیری یہی ٹانگ ٹوٹی ہے اس نے ھمیشہ سب اللہ پاک پر چھوڑا پھر وہ اس کو کیسے چھوڑتا ہم دونوں کا دل تو اسی رات پگل گیا تھا جب تو اس کو بالوں سے پکڑ کر گھر لایا تھا پر دھمکی کی وجہ سے میں یہ چپ تھے کے بیٹے سے ناھا تھ دھو بیٹھے ہم اس امی رونے لگی۔۔۔۔

کریم بخش جا اس کا زنجیر کھول دے اس کی اور لے جا اس کو شاہ جہاں کے پاس وقاص نے کہا۔۔۔

کریم بخش بھاگتا ہوا گیا اندر اور لے آیا باہر بھائی کو اس حال میں دیکھ کر وہ تڑپ گئی

۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بھائی کو وہ سہی سے چل نہیں پا رہی تھی زنجیر نے پاؤں میں زخم کر دیے تھے وہ آئی بھائی تک۔۔۔

اس کے بھائی نے اس کے آگے ھاتھ جوڑ دیے مجھے معاف کر دے میری بہن میں نے بہت ظلم کرے ہیں تم بھائی ہو کے خود تیری پاک دامنی پر انگلی اٹھی تیری پاک محبت کو غلط سمجھا میں اسی سزا دی ہے مجھے اللہ پاک نے وہ روتے ہوئے بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی معافی نا مانگو آپ مجھ سے آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے جو ہوا تھا اس بعد ہر بھائی یہی کرتا ہے عائزہ نے کہا اس کے ھاتھ چومتے ہوئے۔۔۔

کریم بخش جا اس کو لے جا شاہ جہاں کے پاس وہ اس کا انتظار کر رہا ہے اب تک وقاص نے کہا۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ بھائی وہ گیا نہیں اپنے گھر عائزہ نے حیرت سے پوچھا؟؟؟؟؟؟

نہیں وہ گیا وہ وہی ہیں تیرے انتظار میں میرے ایک نے بتایا تھا مجھے ایک ماہ پہلے جب میں سوچا کے واپس جا کے وہاں کام کرتا اس کو کال کی تو اس نے بتایا کے وہ لڑکا جو وڈیوز میں تھا اب تک درگاھ پر بیٹھا ہے اور اسکا ایک بندا ہر دوسرے دن آ کے محلے والوں سے ہمارا پوچھتا کے ہم آئے ہیں کے نہیں کب واپس آئے گئے پھر جب میں یہ سنا تو واپس جانے ارادہ چھوڑ دیا وقاص نے کہا۔۔۔۔۔۔

عائزہ حیرت میں ڈوبی تھی کے اس نے آتے وقت اس کو کہا تھا گھر چلا جائے پھر کیوں بیٹھا ہے وہ وہاں پر میں ساری آس اس کی توڑ کر آئی تھی پھر کیوں پر ادا نے کہا تھا نا عاشق کبھی بھی اپنی آس

چھوڑتے سہی کہا تھا ادا نے وہ وہاں تھا اب وہ جائے اس کے پاس وہ جیسے اندر سے خوش ھو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امان مائی جاتیار میری گڈی کو آج اس وہ جوڑا پہنانا جو تو نے ماروی کی شادی کے لیے بنوایا تھا کریم بخش نے کہا۔۔۔

ہاں کیوں میں آج اپنی گڈی کو کنوار (دلہن) بنا کر بھیجو گئی چل اٹھ میرے ساتھ چل وہ اس اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔۔۔

+++++++++++++

چاچا چاچا یہ دیکھو میں نے کیا پہنا ہے رحیم علی کی چھوٹی بیٹی اس کے پاس کے بولی جو کام لگا ہوا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ عائزہ کا ڈوپٹہ اوڑھ کر اس کو دیکھا رہی تھی۔۔۔۔

یہ کہاں سے لیا میری گڑیا نے اس نے اس کو اپنے پاس کر کے کہا۔۔۔۔

وہاں پڑا تھا آپ کے بستر کے پاس یہ کسی کا کا چاچا ڈوپٹہ اس میں خوشبو کتنی پیاری ہے نا وہ بولی۔۔۔۔

ہے کسی پیارے انسان کا میری گڑیا اسی کی خوشبو ہے یہ شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے رحیم علی آگیا وہاں۔پر یار بھائو سرکار آگئے ہیں تمہارا پوچھ رہے ہیں رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

اوئے نازو تو نے یہ کیوں پہنا چل دے بھائو کو واپس اس نے ڈانٹا اپنی بیٹی کو۔۔۔۔

نہیں ڈانٹ نہیں میری گڑیا کو اچھا لگ رہا ہے اس پہ یہ ڈوپٹہ شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

نہیں چاچا آپ یہ واپس لو امی کہتی ہے کسی کی ذاتی چیز نہیں کیا کرتے آپ نیچے ہو چاچا میں باندھتی ہوں آج آپ کو سر پر یہ اس نے کہا۔۔۔

وہ مسکرا کر نیچے ہوا اس نے باندھ دیا تھا اس نے پھر اس کا ماتھا چوما پھر کہا اللہ پاک میری اس پیاری گڑیا کو کسی اچھے دل والے دل والے کے سر کا تاج بنانا شاہ جہاں نے دل سے دعا دی اس کو چل تجھے سرکار سے ملتا ہوں شاہ جہان نے اس کا اس کا ھاتھ پکڑ لے گیا

درگاھ پر ہر سال کی طرح اس سال بھی قوالی کی محفل ہو رہی تھی بابا جی نے ساری زمیداری اس کو دی تھی اب وہ درگاھ کے ہر چھوٹے بڑے کام دیکھتا تھا کوئی درد والا آ کے اس دعا کا بھی کہتا تھا وہ مسکرا کر آسمان کو دیکھ کر اسے دعا دیتا تھا۔۔۔

++++++++++++++++++++++++++++++++

وہ تیار ہو کے باہر آئی تو سب کی آنکھیں حیرت سے کھول گئی ایک کشش آ گئی تھی اس میں۔۔

اسکی امی کے آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ اس کے پاس گئی اس کا ماتھا چوما اللہ پاک میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے اسکی ماں نے دعا دی۔۔۔۔

پھر اسکے ابو پاس آئے اور اسکے سر پر ھاتھ رکھ کر جا تو خیر خوش رہ اپنی زندگی اور ہمیں معاف کرنا تم۔میری بیٹی وہ بولے۔۔۔۔۔

چل اب میری اماں گڈی گاڑی نکل جائے گئی شہر کی پھر کریم بخش نے کہا۔۔۔۔۔

وہ اپنے بھائی کے پاس گئی اس سے اجازت لی اس نے اس کا ھاتھ چوما پھر کہا اللہ پاک تیرا اور شاہ جہاں کا جوڑا ایسے ہی بنا کر رکھے جو جدا ہو کر بھی ایک دوسرے جدا نہیں تھے وقاص نے کہا۔۔۔۔

اور انشاءاللہ بھائو نا کبھی ہو گئے جدا آمین ثم آمین کریم بخش نے کہا۔۔۔۔

پھر وہ نکل گئے لوڈر پر بیٹھے تھے دونوں۔۔۔۔

++++++++++++++++++++++++

آج صبح سے کوا پتہ نہیں کیوں یہاں ہی بیٹھا ہوا ہے جیسے کسی کے آنے کا پیغام دے رہا ہو رحیم علی نے کہا۔۔۔

ہاں کوا جب ایسے کرے تو سمجھو کوئی آنے والا ہے

یہ پرندے بھی تو اللہ پاک کے پیارے ہوتے ہیں نا الٰہی بخش نے کہا۔۔۔۔

بولے منڈیر رے تے کوا

کسی کے آنے کا دے سندس

میں اس لگا کر بیٹھا ہوں

کہیں سے آجائیں میرے محبوب

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

ھجر کا بھی ایک وقت ہوتا یہ ختم ہو ہی جاتا ہے ملن کا بھی اپنا سکون ہے اور کا بھی اپنا درد پر کوئی بھی چیز بری نہیں ہوتی ہے سب اچھا ہی ہوتا ہے ہمارے لیے برا بھی ہمیں بہت کچھ سکھا کر جاتا ہے برے کو برا نا بولا اس سے سکھ لو کچھ اچھا نکل لو اس سے تم بابا جی نے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جی وہ قوال آ گئے ہیں رحیم علی نے کہا۔۔۔۔

چلو پھر محفل شروع کرو آنے والے بھی تب تک آجائیں گے بابا جی نے کہا پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

سب انکے ساتھ وہاں آ گئے قوال نے اجازت مانگی پھر قوالی شروع کی۔۔۔۔۔

دل کی دنیا کو جو برباد کیا کرتا ہے

اسی بے درد کو دل یاد کیا کرتا

شاہ جہاں کو لگا یہ جیسے اس کی دل بات ہے۔۔

جب کبھی وہ ظلم ایجاد کیا کرتا ہے

سب پہلے وہ مجھے یاد کیا کرتا ہے

سب نے نعرے لگائے واہ جناب واہ۔۔

کچھ عجب لطف بے داد کیا کرتا ہے

بالوں پر نوچ کر آزاد کیا کرتا ہے

شاہ جہاں کی آنکھوں کے سامنے سارے منظر آرہے تھے جب وہ پہلی بار اس ٹکرائی تھی۔۔۔

پھر ھوٹل میں نے اس نے پہلی بار اس سے بات کی اس اپنے دل کا حال کا حال بتایا۔۔

پھر وہ کلاس روم بند ہو گئے اس نے انکار کر دیا اس کو۔۔۔۔

پھر اس کے ابو کا لے جانا اس کو وہاں سے۔۔۔

وہ سڑک پر اسکی گاڑی پیچھے بھاگ رہا تھا پاگلوں کی طرح وہ سب اس کی آنکھوں کے سامنے ایسے گھوم رہا تھا جیسے کوئی فلم چل رہی ہو اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔۔۔

اس کی بے داد کو دل یاد کیا کرتا کیوں

سب کہا واہ جناب واہ۔۔۔۔۔

اس کی بے داد کو دل یاد کیا کرتا

کے شب ھجر وہ

کے شب ھجر وہ

دم بے دم یاد آئے

باہر ایک رکشہ رکا اس سے کریم بخش اور عائزہ اترے عائزہ بھاگتی ہوئی اندر گئی۔۔۔

ہاں ہاں شب ھجر وہ دم ب دم یاد آئے

شاہ جہاں کا دل زور سے دھڑکا اس کو بیچینی ہوئی

قوال نے زور سے آواز نکلی

شب ھجر وہ ہ ہ ہ ہ

دم ب دم یاد آئے

آئے ہائے سرکار ایک آدمی نے آٹھ کہا۔

شب ھجر وہ ہ ہ ہ دم ب دم یاد آئے

ارے بہت یاد آکر بھی کم یاد آئے

عائزہ نے یہاں وہاں نظر گھومائی اتنے سارے لوگوں میں وہ اس کو بابا جی کے ساتھ

ایک کونے بیٹھا نظر آیا قوال کی آواز تیز تھی بہت اس نے چلا کر کہا

شاہ جہاں شاہ جہاں

سب ایک ساتھ وہاں مڑے بابا جی الہی بخش رحیم علی سب آواز کی طرف دیکھنے لگے

شاہ جہاں جیسے اس کو دیکھا اس پر سکتا طاری ھوگیا تھا قوال چپ ھوگیا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہ جہاں اسی طرح اٹھ کر اس تک آیا پھر بولا

تم آگئی ہو عائزہ یا یہ میرا خواب ہے وہم یا

خیال یار ہے شاہ جہاں نے کہا۔۔۔۔

نہیں میں شاہ جہاں میں حقیقت میں آئی ہوں نا خواب ہے نا وہم نا خیال یار میں تمہاری

عائزہ تم نے کہا تھا نا میں

میں آگئی دیکھ لو آگئی میں عائزہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ وہی بیٹھ گیا نیچے عائزہ اس کے پاس گئی اس ساتھ نیچے بیٹھ گئی اس ھاتھ پکڑے اور

چوم کر اپنی آنکھوں سے لگائے پھر بولی۔۔۔

ہاں میں بھی تم کو چاہتی ہوں شاہ جہان کسی لمحے سے کس پل سے یہ مجھے نہیں پتہ پر

تمہاری نظروں نے مجھے بھی بے چین کیا جو جو تم محسوس کیا تھا وہ سب میں بھی کیا پر

چپ رہی کیونکہ میں لڑکی ہوں مجھے زیب نہیں دیتا تھا کے میں اپنے بھائی کی عزت کو

پامال کرتی ایک لڑکے سے اظہار محبت کرتی میں۔نے اپنی محبت کو رب چھوڑ دیا تھا اور

اسی رب کی کرنی دیکھو انہی باپ بھائی نے مجھے یہاں بھیجا ہے عائزہ نے سسکتے ہوئے کہا

شاہ جہاں اس کے ھاتھ اپنے پر رکھے ہوئے تھے وہ بھی رو رہا تھا بہت سب ان کو دیکھ رہے تھے

الہی بخش تو رہا تھا۔۔۔

رحیم علی نے اوپر دیکھ کر کہا میرے مولا تیرا اکرم تیرا شکر یارب العالمین۔۔۔۔۔

میں تو جاتے ہوئے بول گئی تھی نا چلے جانا پھر تم گئے کیوں نہیں عائزہ نے کہا؟؟؟؟؟؟؟؟

تم عورت جو ہونا عشق کی استاد ہو تم نا کر کے ہاں کر گئی تھیں جان شاہ جہاں اس نے مسکرا کہا۔۔

وہ کیسے عائزہ نے پوچھا؟؟؟؟؟؟؟

تم آخر میں لکھا تھا تمہاری عائزہ تم کچھ نا کہہ کر بھی بہت کہہ کر گئی تھی جان شاہ جہاں

اس نے اس کا ماتھا چوما تب بابا جی نے کہا۔۔۔۔۔

بے شک جو اللہ پاک پر چھورتے ہیں وہ ان کو نا امید نہیں کرتا بس یقین کامل ہو انسان کا

بابا جی نے کہا۔۔۔۔

عائزہ نے اٹھا کر ان کو سلام کیا پھر کریم بخش کو سب سے ملوایا پھر اس کو بولی ادا آج یہاں محفل آج گاؤ آپ بھی اتنے دن سے نہیں سنی آپ کی آواز میں نے عائزہ نے کہا۔۔۔۔

کیوں نہیں میری اماں گڈی بولے اور میں ناگاؤ کریم بخش جا کے بیٹھ گیا قوال کے ساتھ اس نے گانا شروع کیا۔۔۔۔

اسان ستل ہس نینڈ نشے وچ

اسان ستل ہس نینڈ نشے وچ

عاشق نام سڈا یا مست بنایا

عاشق نام سڈا یا مست بنایا

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

حق اللہ ھو

شاہ جہاں نے ابھی عائزہ کے ھاتھوں اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔

کریم بخش حق اللہ ھو پر لوگ رقص کرنے لگے

****

❤️ ختم شدہ ❤️

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews